قسمت کا لکھا
خانزادی
Novels Mania
Urdu Novels Mania Team©
www.urdunovelsmania.com

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_1

رنگ برنگی روشنیوں سے جمگ مگ روشن گھر، گارڈن میں لگے پھول،درخت بھی روشنیوں میں نہائے ہوئے تھے آج۔

حسن ہاوس میں آج خوشی کا ماحول چھایا ہوا تھا۔

آج اس گھر کی بڑی بیٹی انیسہ کی مہندی کا فنکشن ہے۔ ہر طرف خوشی کا ماحول چھایا ہوا ہے۔

ہر طرف ہنستے مسکراتے چہرے،ڈھول کی تھاپ پر رقص کرتے دولہے کے دوست۔

ڈھولک کی تھاپ پر گیت گنگاتی ہنستی مسکراتی لڑکیاں ہر طرف خوشی کا ماحول چھایا ہوا تھا۔

سٹیج پر دُلہا اور دُلہن کی رسمِ حنا جاری تھی۔

اچانک سے ساری لائیٹس بند ہو گئیں۔

ہر طرف گھما گھمی ہو گئی۔

لائٹ کیوں چلی گئی؟

کوئی جنریٹر چلاو بھئی' ہر طرف سے ایسی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔

اچانک داخلی راستے کی طرف روشنی ہوئی کوئی دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اندر کی طرف بڑھا۔

سب کی نظریں اسی طرف جم گئیں۔

مہرون پینٹ کوٹ،وائٹ شرٹ،اور مہرون لیدر کے شوز پہنے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ سجائے وہ آگے بڑھ رہا تھا۔

وہاج۔۔۔۔!!

منیبہ چلائی۔۔۔!

یاہو۔۔سب کزنز نے ایک ساتھ یاہو کا نعرہ لگایا بلند آواز میں۔

لائٹس پھر سے روشن ہو گئیں۔

یہ آئیڈیا حمزہ اور ولی تھا۔

بس وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ وہاج آ رہا ہے۔

تھینکس بڈیز"

وہاج ولی کے اور حمزہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بولا۔

تیرے شکریہ کی کوئی ضرورت نہی ہے ہمیں' آٹھ سال بعد واپس آئے ہو تم۔

اتنا تو کر ہی سکتے ہیں ہم۔ جواب حمزہ کی طرف سے آیا۔

وہاج سب سے باری باری ملنے لگے۔

منیبہ بے باقی سے وہاج کے گلے لگ گئی۔

وہاج حیرت سے بس اس کی حرکت کو دیکھتا رہ گیا۔

بھائیوں کے سامنے ہی اس نے یہ حرکت کر ڈالی۔

سلیولیس میکسی پہنے، میک سے تر چہرہ وہاج کو شدید الجھن ہونے لگی منیبہ کے اس حلیے سے۔

واوو۔۔۔واٹ آسرپرائز وہاج۔

تم نے بتایا ہی نہی کہ تم آنے والے ہو،

اگر تم بتا دیتے تو بہت اچھا ساویلکم کرتے ہم تمہارا۔

منیبہ ایک ادا سے اپنے چہرے پر آئے بال پیچھے جھٹکتے ہوئے بولی۔

وہاج اس کی بات کا کوئی جواب نہی دیا۔

ماموں جان سے مل کر آتا ہوں میں' وہاج بہانا بناتے ہوئے وہاں سے چل پڑا۔

وہاج خوش اخلاقی سے سب سے ملنے لگا۔

احمد صاحب کے گلے لگتے ہی اپنی ماما کا پوچھنے لگا۔

ماموں جان مام کدھر ہیں؟

www.urdunovelsmania.com

وہ اندر گئی ہے شاید جاؤ مل لو جا کر!

انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

وہاج اِدھر اُدھر دیکھنے لگا'

اس کی نظریں جس چہرے کی تلاش میں تھیں وہ اسے کہی نظر نہی آئی۔

وہ سر جھٹکتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

آٹھ سال بعد اس گھر میں واپس آیا تھا وہ'سب بہت خوش تھے اس کے آنے سے۔

مگر جس کے لیے وہ واپس آیا تھا وہ اسے کہی دکھائی نہی دے رہی تھی۔

وہ اندرونی حصے کی جانب بڑھا تو اس کی نظر ممانی پر پڑی۔

اسلام و علیکم ممانی جان!

وہاج کی آواز پر وہ پلٹی اور ساکت رہ گئیں۔

ان کو یقین نہی آرہا تھا کہ ان کے سامنے وہاج کھڑا ہوا۔

وعلیکم اسلام۔۔۔وہ گھبرا چکی تھیں۔

وہاج بیٹا تم اچانک یہاں اتنے سال بعد!

وہ بول رہی تھیں اور آواز میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔

کیا ہوا ممانی جان آپ کو میرا آنا اچھا نہی لگا کیا؟

وہاج کے چہرے کی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی۔

نہیں۔۔وہاج میں تو بہت خوش ہوں تمہیں دوبارہ واپس دیکھ کر'وہ وہاج کا کندھا تھپکتے ہوئے بولیں۔

وہاج مسکرا دیا۔

وہاج۔۔۔!

وہاج کی ماما سیڑھیاں اترتے ہوئے حیران ہوئیں وہاج کو سامنے دیکھ کر۔

وہاج مسکراتے ہوئے ان کی طرف بڑھا۔

وہ تیزی سے نیچے اتریں۔

وہاج کو گلے سے لگا لیا۔

میرا بچہ"

وہاج کا ماتھا چومتے ہوئے بولیں۔

وہاج نے بھی مسکراتے ہوئے ان کے ہاتھ چوم لیے۔

بہت یاد کرتا تھا آپ کو ترس گیا تھا اس لمس کے لیے۔

وہاج ماں کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

اب آپ کا بچہ ایک ہنڈسم بوائے بن چکا ہے مام اب تو بچہ نا بولا کریں۔

وہاج مسکراتے ہوئے بولا تو وہ بھی مسکرا دیں۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

اب آپ کو چھوڑ کر کہیں نہی جانے والا میں" آئی پرامس۔

وہاج ماں کی آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے بولا۔

اچھا آجاو اب سب باہر انتظار کر رہے ہو گے وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔

ڈیڈ نہی آئے؟

وہاج کے سوال پر ان کے باہر کی طرف بڑھتے قدم رکے۔

نہی وہ گھر پر ہی ہیں کل تک آجائیں گے۔

ٹھیک ہے آپ چلیں میں آتا ہوں ڈیڈ سے بات کر لوں۔

ٹھیک ہے کر لو بات!

جلدی آجانا باہر۔۔وہ مسکراتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئیں۔

وہاج فون کان سے لگاتے ہوئے ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

عمارہ۔۔۔!

اے لڑکی کہاں رہ گئی ہو؟

ایک تو یہ لڑکی کوئی بھی کام ٹھیک سے نہی کرتی۔

جہاں بیٹھ جائے وہی کی ہو کر رہ جاتی ہے۔

عمارہ۔۔!

جیسے ہی وہاج ڈرائنگ روم سے باہر نکلا ممانی کو عمارہ کا نام لے کر چلاتے ہوئے سُنا۔

آخر کار وہ جب بول بول کر تھک گئیں تو باہر کی طرف بڑھ گئیں۔

وہاج سامنے لگے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ ممانی جان کا رویہ آج بھی ویسے کا ویسا ہے عمارہ کے لیے وہاج کو یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوا۔

وہ انہی سوچوں میں گُم بیٹھا تھا جب اس کی نظر سیڑھیوں سے نیچے آتی عمارہ پر پڑی۔

پنک اور اورنج گولڈن ستاروں سے سجا لہنگا پہنے، ماتھے پر بندیا سجائے، بالوں کو ایک سائیڈ سے آگے کندھے پر ڈالے۔

ایک ہاتھ سے اپنا لہنگا سنبھالے اور دوسرے ہاتھ سے پلیٹ سنبھالے نظریں جھکائے سیڑھیاں اترتی آ رہی تھی۔

وہاج بس وہیں بیٹھے اسے دیکھتا رہ گیا۔

آٹھ سال پہلے جب وہ یہاں سے گیا تھا تب عمارہ ایسی بلکل بھی نہی تھی۔

وہ ایسے ہیوی کپڑے اور میک اپ، جیولری بلکل پسند نہی کرتی تھی۔

لیکن اب وہ پہلے والی عمارہ نہی رہی تھی جو سکول یونیفارم میں گھبرائی ہوئی سکول سے واپس آتی تھی۔

وہاج بھائی۔ پلیز یہ سوال حل کروا دیں۔

پلیز میری ہیلپ کر دیں۔

اور وہاج کا اسے غصے سے گھورنا۔

عمارہ مجھے بھائی مت بولا کرو!

بھائی نہی ہوں میں تمہارا!

تو کیا لگتے ہیں آپ میرے؟

اب بھائی کو بھائی نہی بولوں گی تو اور کیا بولوں گی۔

عمارہ چڑ جاتی۔

بس وہاج بولا کرو تم!

آپ مجھ سے پورے تین سال بڑے ہیں۔

میں میٹرک میں ہوں اور آپ سیکنڈ ائیر میں'

آپ بڑے ہیں مجھ سے آپ کو وہاج نہی کہہ سکتی میں۔

تو پھر ٹھیک ہے جاو یہاں سے میں بھی تمہاری مدد نہی کروانے والا۔

لیکن کیوں وہاج بھائی؟

میں آپ کو بھائی کیوں نہی بول سکتی؟

یہ تمہیں سہی وقت آنے پر پتہ چلا جائے گا۔

ابھی لاو سمجھادوں تمہیں۔۔لیکن!

یہ لاسٹ ٹائم ہے۔ دوبارہ اگر مجھے بھائی بولا تو میں کبھی تمہاری مدد نہی کروں گا۔

تھینک یو۔۔ عمارہ جلدی سے رجسٹر وہاج کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

سارے سوال سمجھنے کے بعد رجسٹر بیگ میں رکھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔ پھر رُک گئی۔

تھینکس وہاج۔۔ بھائی!

وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی ہی تھی عمارہ کے وہاج کہنے پر لیکن اگلے ہی پل وہ مسکراہٹ غائب ہو گئی اس کے منہ سے پھر سے بھائی سُن کر۔

عمارہ ہنسے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

وہاج کے ہونٹوں پر آج بھی وہی مسکراہٹ پھیل گئی۔

عمارہ باہر کی طرف بڑھ گئی۔

اچانک وہ رُکی'

وہاج کی طرف پلٹی اور اس کے ہاتھ سے پلیٹ گرتے گرتے بچی۔

وہاج۔۔۔!

بے ساختہ اس کے ہونٹوں پر وہاج کا نام آیا۔

شاید وہ یہاں سے گزرتے ہوئے وہاج کی خود پر جمی نظروں کو محسوس کر گئی۔

اسی لیے اس کے قدم رک گئے۔

وہ پلٹے بنا نا رہ سکی۔

باقی اگلی قسط میں_امید ہے پہلی قسط پسند آئے گی آپ سب کو 😉

#قسمت_کا_لکھا 💞

#از_خانزادی 💞

#قسط_2 💞

وہاج مسکراتے ہوئے عمارہ کے سامنے آڑ کا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

جی وہاج ہی ہوں!

میرا نام یاد ہے عمارہ حسین کو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی مجھے۔

اوہ سوری!

عمارہ حسین نہی۔۔۔ عمارہ شاہزیب!

وہاج ایک ایک لفظ نفرت سے بول رہا تھا۔

ویسے آئے نہی آپ کے شوہرِ نامدار؟

آج بھی نہی بدلے آپ ویسے کے ویسے ہی ہیں۔

جیسے آٹھ سال پہلے یہاں سے گئے تھے۔

"میں تو سمجھی تھی آپ بہت بدل چکے ہو گے۔

لیکن نہی آپ بس ظاہری طور پر سب کو یہ دیکھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آپ بدل چکے ہیں۔

مگر اندر سے آپ آج وہی آٹھ سال پہلے والے وہاج ہی ہیں،

خوشی ہوئی آپ کو ایک لمبے عرصے بعد دوبارہ سامنے دیکھ کر۔

اوہ ریئلی؟

وہاج بھنویں اچکاتے ہوئے بولا۔

جیسے تصدیق کرنا چاہتا ہو عمارہ کی بات کی۔

میں چلتی ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے چچی جان بلا رہی تھیں مجھے۔

عمارہ رکو!

وہاج اس کا راستہ روکے سامنے جا رکا۔

بات کو پلٹنے کی کوشش مت کرو!

جو پوچھا ہے اس کا جواب دو!

شاہزیب کہاں ہے؟

وہ نہی آئے۔۔۔ عمارہ نے مختصر جواب دیا۔

کیوں؟

کیوں نہی آیا؟

میں نہی جانتی!

شاید کل تک آجائیں۔

"کیوں نہی جانتی تم عمارہ؟

"تمہارا شوہر ہے وہ'

اس کے بارے میں سب کچھ پتہ ہونا چاہیے تمہیں۔

تمہارا اس سے رابطہ بھی ہے یا نہی؟

وہاج کی بات پر عمارہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

نہی۔۔ایسی بات نہی ہے۔

وہ بہت مصروف رہتے ہیں بس اسی لیے نہی آسکے شاید۔

آپ چچی جان سے کیوں نہی پوچھ لیتے!

مجھے تم سے جاننا ہے سب کچھ عمارہ!

"تمہاری ضد کی وجہ سے دو زندگیاں برباد ہو گئیں اور تم آج بھی اسی ضد پر قائم ہو۔

یہ ضد چھوڑ کیوں نہی دیتی تم؟

مان جاو کہ تمہارا فیصلہ غلط تھا۔

"عمارہ میں آٹھ سال پہلے بھی تمہاری خاطر یہاں سے گیا تھا۔

آج آٹھ سال بعد بھی تمہارے لیے ہی واپس آیا ہوں،،

"ضد پر میں نہی آپ اٹکے ہوئے ہیں۔

وقت آگے بڑھ چکا ہے۔

آپ نے مجھے اپنی ضد بنا لیا ہے بس'

کسی بھی حال میں مجھے حاصل کرنا چاہتے ہیں آپ!

"عمارہ میں تمہیں حاصل نہی کرنا چاہتا میں تو بس!

تم یہاں کھڑی ہو!

میں کب سے تمہارا باہر انتظار کر رہی ہوں۔

مسز حسن کی آواز پر وہاج بولتے بولتے رک گیا۔

جی چچی جان میں بس آ ہی رہی تھی!

عمارہ ڈرتے ڈرتے بولی۔

وہاج کو بہت افسوس ہوا عمارہ کا گھبراہٹ بھرا لہجہ دیکھ کر۔

چلو پھر یہاں کیوں کھڑی ہو؟

تم بھی چلو وہاج!

نہی ممانی جان میری طبیعت کچھ ٹھیک نہی ہے۔

میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔

کیا ہوا بیٹا زیادہ طبیعت خراب ہے تو ڈاکٹر کو بلوا لوں؟

نہی ممانی جان بس زرا سا سر میں درد ہے سفر کی تھکان کی وجہ سے آرام کروں گا تو اچھا محسوس کروں گا۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی جاو اپنے کمرے میں آرام کر لو۔

جی۔۔۔وہاج سر جھٹکتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

تم بھی چلو ابھی تک یہی کھڑی ہو وہ گم سم سی کھڑی عمارہ کو دیکھتے ہوئے بولیں۔

عمارہ جلدی سے باہر کی طرف بڑھ گئی۔

وہاج اپنے کمرے میں آیا تو اس کی حیرت کی انتہا نا رہی۔

یہ کمرہ آج بھی ویسے کا ویسا ہی تھا جیسا وہ آٹھ سال پہلے چھوڑ کر گیا تھا۔

ہر چیز کی ترتیب پہلے جیسی ہی تھی۔

جیسے کسی نے بہت نفاست سے اس کمرے کی ایک ایک چیز کو سنبھال کر رکھا۔

عمارہ۔۔میں جانتا ہوں یہ تم ہی کر سکتی ہو۔

وہاج لمبی سانس لیتے ہوئے بیڈ پر گر سا گیا۔

عمارہ آخر کب تک مجھ سے پیچھا چھڑ واتی رہو گی۔

ایک طرف کہتی ہو مجھ سے محبت نہی کرتی اور دوسری طرف اپنی محبت یوں لٹاتی ہو۔

بس اب اور نہی۔۔۔!

"اس شاہزیب نام کی آگ میں مزید جھلسنے نہی دوں گا میں تمہیں۔

اب یہ قصہ ہی ختم کر دوں گا میں!

"مجھے حالات سے پیچھا نہی چھڑانا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہو گا"

وہاج تیزی سے اٹھ کر نیچے کی طرف بڑھ گیا۔

وہاج نیچے آیا تو اپنی ماما کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

"وہ دشمنِ جان بھی وہیں بیٹھی تھی۔

وہاج کو اپنے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے دیکھا تو وہاں سے اٹھ کر مہمانوں سے ملنے لگی۔

وہاج بس اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

وہاج کی امی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

وہاج مسکرا دیا۔

تم فکر مت کرو میں ہوں اپنے بیٹے کے ساتھ!

ان کی تسلی پر وہاج مسکرا دیا۔

یہ آپ کی تسلیاں ہی ہیں جو مجھ میں واپس آنے کی ہمت پیدا ہو سکی ہے۔

ورنہ میں تو ہمت ہار چکا تھا۔

ماں کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولا۔

انہوں نے پیار سے بیٹے کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

یار تم یہاں بیٹھے ہو میں تمہیں اندر ڈھونڈنے گیا ہوا تھا۔

حمزہ وہاج کے پاس آ کھڑا ہوا۔

کیوں مجھے کیوں ڈھونڈ رہے تھے تم؟

وہاج مسکراتے ہوئے بولا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وہ اس لیے کہ سارے فرینڈز تمہارا انتظار کر رہے ہو جلدی چلو۔

حمزہ اسے بازو سے کھینچتے ہوئے بولا۔

اچھا چلو یار ایک تو تم اور تمہارے دوست!

صرف تمہارے نہی ہمارے دوست!

حمزہ نے سامنے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔جہاں سب دوست بیٹھے تھے۔

سامنے فائزاور قاسم کو بیٹھے دیکھ کر وہاج کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نارہا۔

وہ دونوں تیزی سے وہاج کی طرف بڑھے اور ایک ساتھ اس کے گلے لگ گئے۔

بیتے لمحوں کی یادیں پھر سے تازہ ہونے لگیں۔

اب بس بھی کردو تم لوگ بچوں کی طرح رونے لگے ہو کیا؟

حمزہ ان کو الگ کرتے ہوئے بولا۔

تینوں مسکرادیئے۔

یقین نہی آرہا وہاج تم ہمارے سامنے ہو' قاسم وہاج سے پھر سے گلے لگتے ہوئے بولا۔

ہاں ویسے تصویروں میں تو دیکھتے ہی رہتے تھے مگر حقیقت می۔دیکھنے کی بات ہی الگ ہے۔

ہم اپنی خوشی الفاظوں میں بیان نہی کرسکتے فائز بھی مسکراتے ہوئے بولا۔

میں نے بھی بہت یاد کیا تم سب کو۔

آو بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

چاروں ٹیبل کی طرف بڑھ گئے۔

ویسا تم نے اچھا نہی کیا وہاج!

کم از کم آنے سے پہلے ہمیں بتا دو دیتے ایک اچھی سی سرپرائز ڈ پارٹی ارینج کرتے ہم تمہارے لیے۔

قاسم ناراض ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔

ہاں ہم سب ناراض ہیں تم سے!

جب ائیر پورٹ پہنچ گئے تب جا کر فون کیا ہے مجھے اس نے کہ مجھے آ کر یہاں سے لے جاو۔

حمزہ نے بھی اُن کی ہاں میں ہاں ملائی۔

اچھا بڈیز رئیلی سوری میں بس سب کو سرپرائز ڈ کرنا چاہتا تھا۔

جو خوشی اب تم سب کے چہروں پر دیکھنے کو مل رہی ہے۔اگر میں بتا کر آتا تو یہ کہاں نصیب ہونی تھی مجھے۔

تجھ سے باتوں میں نہی جیت سکتے ہم'

ہر بات کا جواب تیار رہتا ہے تمہارے پاس۔۔۔چاروں ہنس دیئے۔

اور پارٹی کا کیا ہے ہم کبھی بھی کر لیں گے۔

اب میں ہمیشہ کے لیے واپس آ گیا ہوں۔

جب دل چاہے دیتے رہنا پارٹی تم لوگ۔

وہاج نے مسکراتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔

سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔

مہندی کا فنکشن اختتام کی طرف بڑھ رہا تھا۔

مہمان آہستہ آہستہ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہونے لگے۔

دلہے والے بھی رخصت ہو گئے کچھ دیر بعد۔

بس اب مسز حسن کے بھائی اور بہنوں کی فیملیز تھیں یہاں۔

بس سارے کزنز مل کر ہلا گلا کر رہے تھے اب۔

لیڈیز اور مرد حضرات کمروں میں آرام کرنے جا چکے تھے۔

منیبہ اپنی کزنز کے ساتھ سٹیج کی شان بنی ہوئی تھی۔

کوئی روکنے ٹوکنے والا نہی تھا یہاں۔

وہاج بہت حیران تھا یہ سب کچھ دیکھ کر ماموں نے کبھی اپنی بیٹیوں پر کسی قسم کی پابندی نہی لگائی۔

اور دوسری طرف عمارہ تھی وہ بھی تو اسی گھر میں پلی بڑھی تھی پھر وہ ان سب سے کیوں الگ ہے۔

وہ ان جیسی بولڈ کیوں نہی ہے۔

وہ اس لیے کہ اس کی تربیت ہی ایسی کی گئی تھی بچپن سے۔

"اولاد کی عادتیں تربیتوں کی پہچان کروا دیتی ہیں۔

وہاج نے ادھر اُدھر نظر دوڑائی مگر عمارہ اسے کہیں نظر دوڑائی مگر عمارہ اسے کہیں نظر نہی آئی۔

اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

وہ اندر جا چکی تھی۔

وہاج بھی سب کو الوداع کہتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے میں گیا تو ٹیبل پر کھانا پڑا ہوا نظر آیا اسے اور ساتھ میں پین کلر بھی۔

اچھا۔۔۔ تو میری فکر ہو رہی ہے جناب کو!

وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

وہاج نے کپڑے نکالنے کے لیے جیسے ہی اپنا بیگ کھولا حیران رہ گیا۔

سارا بیگ خالی تھا۔اس نے بیگ کو اچھی طرح الٹ پلٹ کر دیکھا کہ شاید غلطی سے کسی اور کا بیگ تو نہی لے آیا۔

مگر نہی وہ بیگ اسی کا تھا۔

وہاج نے الماری کھول کر دیکھی تو مسکرا دیا۔

اس کے سارے کپڑے سلیقے سے الماری میں رکھے ہوئے تھے۔

"یہ لڑکی پاگل کر دے گی مجھے"

وہاج مسکراتے ہوئے ٹراوزر اور ٹی شرٹ نکالتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا۔

www.urdunovelsmania.com

باہر کا کر کھانا کھایا اور ٹیبلیٹ کھا کر سونے کے لیے لیٹ گیا۔

کمرے کی لائٹ بند کر کے لیمپ آن کر دیا اس نے۔

کمرے میں اب ہلکی سی روشنی تھی۔

کچھ دیر بعد اسے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پڑی وہاج کے کانوں میں۔

وہ جاگ رہا تھا مگر بازو آنکھوں کے اوپر رکھے سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی سونے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔

عمارہ چپ چاپ بنا کوئی شور پیدا کیے کمرے میں داخل ہوئی اور برتن اٹھا کر باہر کی طرف بڑھ گئی۔

وہاج اس کے کمرے سے جاتے ہی اٹھ کر بیٹھ گیا۔

عمارہ تم جتنا چاہے دور بھاگ لو مجھ سے مگر میں سب جانتا ہوں تمہیں میری کتنی فکر ہے۔

ایک بار یہ شادی ختم ہو جائے پھر سب ٹھیک کر دوں گا۔

وہ مسکراتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ گیا۔

اگلی صبح وہاج نماز پڑھ کر گھر واپس آیا تو پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ دور کرسی پر بیٹھی عمارہ نظر آ گئی اسے۔

سفید چادر اچھی طرح چہرے کے ارد گرد لپیٹے ہوئے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ابھی نماز پڑھ کر آئی ہو۔

اس کا میک اپ سے پاک روشن مسکراتا چہرہ وہاج کے قدم خود بخود اس کی طرف بڑھنے لگے۔

اسلام و علیکم!

وہاج اچانک سے اس کے سامنے جا رکا۔

عمارہ چونک گئی۔

آپ۔۔؟

میرا مطلب آپ اتنی جلدی اٹھ گئے۔

مجھے تو لگا تھا آپ کو دیر تک جاگنے کی عادت ہے۔

وہاج سفید شلوار قمیض پہنے قمیض کے بازو فولڈ کیے ہوئے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ سجائے عمارہ کے سامنے کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا۔

عمارہ اس کی مسکراتی آنکھوں کا سامنا نا کر سکی وہ نظریں جھکا گئی۔

وہ سمجھ گئی وہاج نماز پڑھ کر آیا ہے۔

وہاج کی نظر اس کی گود میں بیٹھے خرگوش پر پڑی۔

تم ابھی تک خرگوش کے ساتھ کھیلتی ہو!

ابھی تک یہ عادت نہی بدلی تمہاری۔

وہاج نے اس کے ہاتھ سے خرگوش لے کر اٹھالیا۔ سو سویٹ۔

خرگوش کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

جی۔۔ عمارہ نے مختصر جواب دیا۔

کچھ عادتیں زندگی بھر نہیں بدلتی۔

جیسے آپ آج بھی سفید شلوار قمیض میں نماز پڑھتے ہیں۔

آپ کی یہ عادت ابھی تک نہیں بدلی۔

"جیسا کہ تم میرا آج بھی اتنا ہی خیال رکھتی ہو جتنا آٹھ سال پہلے رکھتی تھی۔

"آٹھ سال گزرنے کے باوجود تم نے میرے کمرے کی ایک بھی چیز اِدھر سے اُدھر نہیں ہلنے دی۔

میری ہر ایک چیز کو سنبھال کر رکھا۔

"ایسا تو ایک بیوی ہی کر سکتی ہے اپنے شوہر کے لیے"

عمارہ کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑنے لگا۔

اس نے سوچا نہیں تھا کہ وہاج ہر ایک چیز کو اتنی باریکی سے نوٹ کرے گا۔

عمارہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

بس کر دیں وہاج!

اب آپ حد سے گزر رہے ہیں۔

"میں شاہزیب کی منکوحہ ہوں"

آپ شاید یہ بات بھول رہے ہیں۔۔ مگر میں آپ کو یاد کروا دوں کہ میرا نکاح شاہزیب سے ہو چکا ہے آٹھ سال پہلے۔

"ایک زبردستی کا نکاح!

وہاج نے عمارہ کو ٹوکا۔ وہ خرگوش کو زمین پر آزاد کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایک زبردستی کا بندھن جس میں تم آٹھ سال پہلے بندھی تھی۔

جو میرے گلے کا پھندا بن گیا۔

"میری محبت کو پاؤں تلے روند کر تم اس بندھن میں بندھ گئی۔

"کیا مل گیا تمہیں بھی اس زبردستی کے بندھن سے؟

بس دکھ ہی تو ملے ہیں!

نا عزت ملی نا اپنائیت۔

بس عمارہ اب اور نہی!

اس زبردستی کے رشتے کو ختم کر دو اب!

"یہ میری زندگی ہے وہاج احمد!

"آپ ہوتے کون ہیں میری زندگی کے فیصلے کرنے والے"

ایک لمحے میں عمارہ وہاج کو اس کی حیثیت باور کروا گئی۔

"سہی کہا تم نے!

"یہ بات مجھ سے پوچھنے کی بجائے اپنے آپ سے پوچھو' جواب مل جائے گا تمہیں۔

تمہاری زندگی میں میری کیا اہمیت ہے یہ میں کل رات اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں۔

وہ سب بس انسانیت کے ناطے کیا میں نے۔۔

بس کر دو عمارہ!

وہاج نے اسے مزید بولنے سے روکا۔

"آپ کو جو سمجھنا ہے سمجھتے رہیں مجھے کوئی فرق نہی پڑتا"

عمارہ تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

"تمہیں فرق پڑتا ہے عمارہ اور یہ بات بہت جلد ثابت کروں گا میں۔

وہاج بھی اندر کی طرف بڑھ گیا۔

(جاری ہے)

امید ہے آج کی قسط بھی پسند آئے گی آپ سب کو۔بتانا مت بھولیے گا 😊

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_3

وہاج کمرے میں آ کر سٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

درمیان میں بڑا سا پردہ لگا کر ایک طرف سٹڈی روم بنایا ہوا تھا۔اور دوسری طرف بیڈ روم۔

وہی الماریاں،وہی بکس،ہر چیز اپنی جگہ پر تھی۔

وہاج کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا ٹیبل پر سر رکھ کر سوچوں میں گم ہو گیا۔

"تم کہتی ہو مجھ سے محبت نہی کرتی'

یہ محبت نہی تو اور کیا ہے عمارہ؟

"یہ محبت نہی تو اور کیا ہے؟

"انسانیت!

وہاج مسکرایا۔

"نہی عمارہ اسے انسانیت نہی محبت کہتے ہیں"

"وہ محبت جو تمہارے دل میں میرے لیے ہے' جو تم کئی سالوں سے دل میں چھپائے بیٹھی ہو"

مجھے آج بھی یاد ہے تمہاری آنکھوں کی وہ خوشی جو میری محبت کا اظہار سن کر تمہاری آنکھوں میں اتری تھی۔

"عمارہ کا میٹرک کا آخری پریکٹیکل تھا آج' وہ جیسے ہی گھر آئی وہاج کے کمرے کی طرف بھاگی۔

وہاج بھائی۔۔۔!

وہاج بھائی۔۔!

وہی بات جس سے وہاج کو چڑ تھی وہ بولتی چلی جا رہی تھی۔

وہاج سٹڈی روم میں بیٹھا پڑھ رہا تھا۔

اس کے کانوں میں عمارہ کی آواز پڑھی تو سر تھام کر رہ گیا۔

"یہ لڑکی پتہ نہی کب مجھے بھائی بولنا چھوڑے گی!

نہی اب اور نہی!

"آج اس پاگل لڑکی کو بتا ہی دیتا ہوں کہ میں بھائی نہی ہوں اس کا۔

عمارہ سٹڈی روم میں داخل ہوئی۔

وہاج بھائی کیا بات ہے؟

میں کب سے آوازیں دے رہی ہوں آپ کو اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔

کم از کم آواز ہی دے دیں آپ کہ یہاں بیٹھے ہیں۔

وہاج میز پر کہنی ٹکائے دایاں ہاتھ گال پر ٹکائے فرصت سے عمارہ کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

وہاج بھائی۔۔۔!

عمارہ چلائی۔

وہاج مسکرا دیا۔

آؤ بیٹھو عمارہ!

عمارہ کو کرسی پر بیٹھنے کو بولا۔

عمارہ جلتی بھنتی کرسی پر بیٹھ گئی۔

کب سے آوازیں دے رہی ہوں آپ کو وہاج۔۔۔۔!

اس سے پہلے کہ عمارہ بھائی بولتی وہاج کرسی کھینچتے ہوئے اس کے قریب ہوا اور منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

عمارہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے وہاج کو دیکھنے لگی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"عمارہ ایک بات آج میری کان کھول کر سُن لو میں تمہارا بھائی نہی ہوں۔

"آج کے بعد مجھے بھائی نہی بولنا تم!

مسکراتے ہوئے وہاج نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا۔

بھائی نہی ہیں آپ میرے تو اور کیا ہیں؟

عمارہ وہاج کی طرف نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں تمہارا ہونے والا شوہر ہوں اور شوہر کو بھائی نہی بولتے"

عمارہ منہ پر ہاتھ رکھ کر وہاج کی طرف دیکھنے لگی۔

وہاج مسکرا دیا۔

"اب سمجھ آ گئی کیوں برا لگتا ہے مجھے تمہارا مجھے وہاج بھائی کہنا۔

آپ بہت برے ہیں وہاج بھ۔۔۔!

عمارہ پھر سے وہاج بھائی بولنے لگی تھی۔

وہاج کے گھورنے پر رک گئی۔

بھاڑ میں جائیں آپ!

عمارہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی۔

وہاج نے اسے دوبارہ کرسی پر بٹھا دیا۔

دونوں ہاتھ کرسی پر جمائے عمارہ کی طرف جھکا۔

"بھاڑ میں بھی چلا جاوں گا مگر شرط یہ ہے کہ تم وہاں بھی میرے ساتھ چلو گی 'عمارہ وہاج بن کر۔

عمارہ وہاج کی نظروں کا سامنا نہی کر سکی۔ وہ نظریں جھکا گئی۔

عمارہ!

وہاج نے بہت پیار سے دھیمے لہجے میں عمارہ کا نام پکارا۔

عمارہ نے نظریں اٹھا کر وہاج کی طرف دیکھا۔

وہاج کی آنکھوں میں کچھ عجیب سی چمک تھی آج۔

عمارہ کو اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی۔

"آئی لو یو

مجھ سے شادی کرو گی؟

بنو گی "عمارہ وہاج؟

عمارہ حیرت بھری نگاہوں سے وہاج کو بولتے ہوئے سُن رہی تھی۔

ایسے لگ رہا تھا جیسے سب کچھ خاموش ہو گیا ہو۔

عمارہ کے کانوں میں بس وہاج کی آواز گونج رہی تھی۔

عمارہ شرما کر نظریں جھکا گئی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

شرما رہی ہو تو اس کا مطلب میں ہاں سمجھوں؟

عمارہ مسکرا دی اور مسکراتے ہوئے وہاج کی طرف دیکھا۔

وہاج کو اس کا جواب مل گیا۔

عمارہ نے دونوں ہاتھ وہاج کے سینے پر رکھتے ہوئے زور سے دھکا دیا اسے۔

وہاج واپس اپنی کرسی پر جا گرا۔

عمارہ جلدی سے اٹھ کر باہر کی طرف بڑھی۔

پھر رُک کر پلٹی۔

"بہت برے ہیں آپ وہاج!

عمارہ بھائی نہی بولی اور تیزی سے وہاں سے نکل گئی۔

وہاج مسکرا دیا۔

"پاگل لڑکی!

مسکراتے ہوئے پھر سے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

آج بھی یہ سب یاد کرتے ہوئے وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

وہاج وہی ٹیبل پر آنکھیں بند کیے سو گیا۔

کچھ دیر بعد اس کے کانوں میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

وہاج اٹھ کر بیڈ روم کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا پھر رُک گیا۔

اس نے تھوڑا سا پردہ ہٹا کر دیکھا تو سامنے عمارہ تھی۔

وہ ناشتہ بنا کر لائی تھی۔ ٹرے کو بڑے آرام سے ٹیبل پر رکھا اور دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی باہر کی طرف بڑھنے لگی۔

عمارہ۔۔۔!

وہاج کی آواز سن کر اس کے باہر کی طرف بڑھتے قدم رک گئے۔

وہ گھبراتی ہوئی واپس پلٹی۔

وہاج چلتے ہوئے اس کے سامنے آرکا۔

"یہ ناشتہ بھی انسانیت کے ناطے لے کر آئی ہو کیا؟

عمارہ نے حیرانگی سے وہاج کی طرف دیکھا۔

آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟

انسانیت کے علاوہ بھی ہمارے درمیان ایک رشتہ ہے۔

اچھا۔۔۔۔کون سا رشتہ ہے ہمارے درمیان مجھے تو لگا تھا تم سارے رشتے ختم کر چکی ہو۔

وہاج کے چہرے پر ایک غم سا تھا۔

آپ بھول رہے ہیں مگر مجھے یاد ہے۔

ہمارے درمیان مہمان اور میزبان کا رشتہ ہے۔

آپ اس گھر کے مہمان ہیں اور میں اس گھر کی بہو۔

میرا فرض بنتا ہے ہر مہمان کا خیال رکھنا۔

اگر ہمارے درمیان بس یہی رشتہ ہے تو میں اس رشتے کو ابھی ختم کر دیتا ہوں۔

مجھے نہی رکھنا ایسا رشتہ!

"ابھی کے ابھی جا رہا ہوں میں یہاں سے'

وہاج الماری کی طرف بڑھ کر اپنا بیگ پیک کرنے لگا۔

"میری ہی غلطی تھی جو میں واپس آیا' تم خوش ہو اپنے گھر میں تو خوش رہو۔

میرا یہاں کیا کام؟

آپ کا یہاں بہت کام ہے۔ سب کو آپ کی ضرورت ہے!

عمارہ پریشان ہوتے ہوئے بولی۔

میں یہاں سب کے لیے نہی صرف تمہارے لیے آیا تھا۔

لیکن اب مجھے لگ رہا ہے کہ میں نے یہاں آ کر غلطی کر دی ہے۔

کیونکہ جس کے لیے میں آیا ہوں اسے تو میری ضرورت ہی نہی ہے۔

آپ یہاں سے نہی جا سکتے!

عمارہ وہاج کے ہاتھ سے کپڑے کھینچتے ہوئے دوبارہ الماری میں ہینگ کرنے لگی۔

بس کر دیں اب آپ یہ سب کچھ!

آپ کیوں نہی سمجھ رہے کہ اب کچھ نہی ہو سکتا۔

وقت گزر چکا ہے!

آپ اس بے نام رشتے سے خود کو آزاد کیوں نہی کر دیتے۔

ایک پرچھائی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں آپ!

وہ پرچھائی جس کی کوئی منزل ہی نہی ہے۔

عمارہ کپڑے ہینگ کرتے ہوئے مصروف سی بولی۔

"گزرا ہوا وقت پھر سے لوٹ سکتا ہے عمارہ!

اگر تم میرا ساتھ دو۔

"تمہاری زندگی خوشیوں سے بھر دوں گا میں!

وہ ساری خوشیاں جو میں نے اپنے دل میں تمہارے لیے سجائی تھیں۔

بچپن سے لے کر اب تک میرے دل میں بس تمہارا ہی عکس ہے۔

"یہ عکس تب ہی مٹ سکتا ہے جب یہ دل بند ہو گا"

عمارہ تیزی سے وہاج کی طرف پلٹی۔

۔"اللہ نا کرے آپ کو کچھ ہو۔

میری زندگی بھی آپ کو لگ جائے۔

عمارہ وہاج کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

وہاج مسکرا دیا۔

عمارہ حوش میں آئی۔

تیزی سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

آپ ناشتہ کر لیں میں یہ کپڑے ہینگ کر دیتی ہوں۔

عمارہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔

"جانتی ہو عمارہ تم محبت کرتی ہو مجھ سے مگر اظہار نہی کرتی۔

مگر میں جان گیا ہوں تمہارے دل میں میری محبت زندہ ہے۔

اس محبت کو منزل تک پہنچاؤں گا میں۔

بہت کھیل کھیلے ہیں سب نے ہمارے ساتھ اب مزید کسی کو کوئی کھیل نہی کھیلنے دوں گا میں۔

وہاج دل ہی دل میں سوچتے عمارہ کو دیکھتے ہوئے ناشتہ کرنے صوفے کی طرف بڑھ گیا۔

ناشتے میں اس کے پسندیدہ آلو کے پراٹھے دیکھ کر وہاج ایک نظر عمارہ پر ڈالتے ہوئے مسکرا دیا۔

"پاگل لڑکی!

عمارہ نے مڑ کر وہاج کی طرف دیکھا۔

کچھ کہا آپ نے؟

عمارہ نے شاید سن لیا۔

نہی۔۔۔وہاج مسکراتے ہوئے ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

عمارہ نے سارے کپڑے پھر سے سیٹ کر کے ہینگ کر دیئے۔

دوبارہ ایسا مت کرنا آپ۔۔۔میں دوبارہ الماری نہی سیٹ کرنے والی آپ کی۔

خود ہی کرنی پڑے گی آپ کو۔

عمارہ مسکراتے ہوئے بولی۔

وہاج بھی مسکرا دیا۔

منیبہ الجھے بال لیے،نائٹ ڈریس پہنے کمرے میں داخل ہوئی۔

ہائے ہینڈسم!

ہاتھ ہلاتے ہوئے وہاج کے ساتھ آبیٹھی۔

وہاج کے چہرے پر غصے کے اثرات ظاہر ہونے لگے۔

تم یہاں کیا کر رہی وہاج کے کمرے میں؟

جیسے ہی اس کی نظر عمارہ پر پڑی غصے سے چلائی۔

وہاج کے لیے ناشتہ لائی تھی میں تو سوچا ان کی الماری بھی سیٹ کر دوں۔

عمارہ گھبراتے ہوئے بولی۔

کر لی الماری سیٹ؟

منیبہ کڑوے تیور لیے عمارہ کی طرف بڑھی۔

جی۔۔۔ عمارہ نے مختصر جواب دیا۔

تو جاؤ یہاں سے میرے سر پر کیوں سوار کھڑی ہو۔

عمارہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہاج ناشتہ ختم کر چکا تھا۔ ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے منیبہ کی طرف بڑھا۔

منیبہ یہ کون سا طریقہ تھا بات کرنے کا؟

وہاج غصے سے اس کے چہرے پر نظریں جمائے بولا۔

کیوں کیا ہوا؟

یہ اسی لائق ہے!

مفت کی روٹیاں توڑ رہی ہے ہمارے سر پر بیٹھ کر۔

عمارہ تمہاری بڑی بھابی ہے منیبہ!

تم کس لہجے میں بات کر رہی تھی اس سے۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔منیبہ بے باقی سے ہنسنے لگی۔

بھابی۔۔مائی فٹ!

جب شاہزیب بھائی نے ہی اس کو کبھی بیوی کا درجہ نہی دیا تو ہم کیسے بھابی مان لیں اس کو۔

اس کی اہمیت اس گھر میں کسی پرانی، گھسی پٹی چیز سے کم نہی ہے۔

تم بھی زیادہ ترس مت کھاو اس پر شادی پر آئے ہو شادی انجوائے کرو۔

منبہ آگے بڑھ کر وہاج کا بازو تھامنے ہی لگی تھی کہ وہاج نے اس کا ہاتھ پیچھے کر دیا۔

دور رہو مجھ سے!

نکل جاو میرے کمرے سے!

وہاج نے اسے باہر جانے کا راستہ دکھایا۔

تم مجھے باہر جانے کو کہہ رہے ہو مجھے؟

منیبہ کو جیسے صدمہ لگا۔

لڑکےمرتے ہیں مجھ پر اور تم مجھے کمرے سے نکال رہے ہو۔

خوش قسمت ہو تم جو میں خود چل کر آئی ہوں تمہارے پاس۔۔ورنہ جہاں سے میں گزر جاوں لڑکے پیچھے پیچھے چلتے ہیں دل تھام کر۔

شٹ اپ۔۔۔اینڈ گیٹ آوٹ!

وہاج اس کی طرف دیکھے بنا غصے سے چلایا۔

"مجھے ایسی خوش قسمتی نہی چاہیے۔

اور گندگی کو دیکھ کر مکھیاں تو منڈ لاتی ہی ہیں۔

تمہاری مثال اس گندگی جیسی ہی ہے۔

تم اپنا جسم ظاہر کر کے غیر مردوں کے سامنے جاتی ہو۔

اور وہ سارے مرد تمہارے حسن کے نہی تمہارے جسم کے بھوکے ہیں۔

یہ باتیں تمہاری سمجھ میں نہی آنے والیں۔

کیونکہ تم ان مکھیوں کی عادی بن چکی ہو۔"

"چلی جاو یہاں سے!

"تم یہ سب اس عمارہ کی وجہ سے کہہ رہے ہو ناوہاج؟

ہر وقت سر پر ڈوپٹا۔۔بہن جی بن کر گھومتی پھرتی ہے ہر وقت اسی لیے تو بھائی نے اس کو آج تک نہی اپنایا۔

بس۔۔۔۔اب ایک اور لفظ نہی سنوں گا میں عمارہ کے بارے میں۔

کمی عمارہ میں نہی تمہارے بھائی میں ہے جو آج تک عمارہ کی خوبیوں کو پہچان نہی سکا۔

وہ عمارہ کے لائق ہی نہی ہے۔

وہ ایک گھٹیا اور بزدل انسان ہے۔

مگر اب اور نہی میں عمارہ کے ساتھ مزید ناانصافیاں نہی ہونے دوں گا۔

اوہ۔۔کیا کر لوگے تم؟

منیبہ بے باقی سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

کیا کر لوگے تم؟

شادی کروگے عمارہ سے۔۔۔ چچچچچ۔

مگر شادی کیسے کروگے تم وہ تو میرے بھائی کے نکاح میں ہے۔

وہاج غصے سے منیبہ کی طرف بڑھا اور اسے بازو سے کھینچتے ہوئے دروازے کے باہر لا کر اس کا بازو چھوڑ دیا۔

غصے سے دروازہ بند کر دیا۔

منیبہ غصے سے پیر پٹختے ہوئے وہاں سے چل پڑی۔

دوپہر کو گھر میں پھر سے شور شرابہ ہونا شروع ہو گیا۔

سوئے ہوئے مہمان جاگنے لگے۔

وہاج کے کمرے کا دروازہ ناک ہوا۔

وہاج لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔

لیپ ٹاپ ٹیبل پر چھوڑتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔

سامنے وہاج کے بابا کھڑے تھے۔

وہاج کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

جلدی سے ان کے گلے لگ گیا۔

اوہ ڈیڈ۔۔ آئی مس یو سو مچ۔

آئی مس یو ٹو سویٹ ہارٹ۔ انہوں نے وہاج کا ماتھا چوم لیا۔

آٹھ سال بعد ان کا لختِ جگر ان کے سامنے تھا۔

دونوں کمرے میں آکر بیٹھ گئے۔

وہاج کی ماما بھی وہی آ گئیں۔

آتے ہی بیٹے کے پاس بیٹھ گئے۔ میری تو کوئی فکر ہی نہی ہے۔

وہ ناراض ہوتے ہوئے بولیں۔

ڈیڈ آئی تھنک مام جیلس ہو رہی ہیں۔

وہاج مسکراتے ہوئے بولا۔

ڈونٹ وری پھوپھو جان میں ہوں ناں آپ کے ساتھ عمارہ اچانک سے وہاں آ گئی۔

ہاں لگے رہو تم دونوں باپ بیٹا میری بیٹی آ گئی ہے۔

پھر چاروں ایک ساتھ ہنس دیئیے۔

عمارہ پھوپھو کے کندھے پر سر رکھ کر مسکرا دی۔

انہوں نے پیار سے عمارہ کا ماتھا چوم لیا۔

پرفیکٹ۔۔۔!!

ہے ناں ڈیڈ۔۔؟

ہممم۔۔انشااللہ۔

وہ بھی مسکراتے ہوئے وہاج کے کندھے سے کندھا ٹکراتے ہوئے بولے۔

وہاج بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا دیا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

(جاری ہے)

باقی اگلی قسط میں۔۔۔امید آج کی قسط بھی اچھی لگے گی آپ سب کو۔

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_4

وہاج بھی اٹھ کر اپنی ماما کے پاس بیٹھ گیا دوسری طرف۔

میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔

ماں کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولا۔

اور میں بھی!

وہاج کے بابا نے بھی ہاتھ اٹھا دیئے۔

مطلب ہم سب ایک ساتھ ہیں۔

عمارہ مسکراتے ہوتے ہوئے بولی۔

جی ہاں بہت جلد۔

وہاج کی آواز پر عمارہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

وہ مسکرا دیا۔

پھوپھو ہم چلیں پھر بہت کام ہیں ہم دونوں کو۔

عمارہ وہاج کی بات کا مطلب سمجھ چکی تھی۔

اسی لیے جلدی سے بات پلٹنے لگی۔

ہاں بھئی چلتے ہیں ہم ان مرد حضرات کو تو کوئی کام ہے نہی۔

لیکن ہمیں بہت کام ہیں۔ وہ دونوں مسکراتی ہوئیں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

وہ دونوں باپ، بیٹا بھی مسکرا دیئے۔

اچھا بھئی میں چلتا ہوں اپنے کمرے میں۔

آرام کر لوں کچھ دیر۔

شام کو ملتے ہیں پھر!

وہاج کے بابا بھی باہر کی طرف بڑھ گئے۔

وہاج مسکراتے ہوئے لیپ ٹاپ پھر سے گود میں رکھے کام کرنے میں مصروف ہو گیا۔

پورے گھر میں شور شرابہ پھیلا ہوا تھا۔

حمزہ اور ولی وہاج کے کمرے میں داخل ہوئے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

ہیلو۔۔۔دونوں مسکراتے ہوئے وہاج کے پاس آبیٹھے۔

اسلام و علیکم۔۔وہاج نے مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

اوہ۔۔ہاں و علیکم اسلام۔

دونوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ویسے وہاج اتنے سال ہو گئے تمہیں پاکستان سے دور رہتے ہوئے۔پھر بھی تم بدلے نہی۔

آج بھی ویسے کے ویسے ہی ہو۔

وہی سلام کرنے کا انداز،مدھم سا لہجہ،چہرے پر مسکراہٹ۔

تم اتنے اچھے کیوں ہو؟

ولی مسکراتے ہوئے بولا۔

وہاج نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا۔

"ایمان دل میں ہوتا ہے"

کوئی فرق نہی پڑتا آپ پاکستان میں ہیں یا امریکہ میں۔

"اگر آپ کے دل میں ایمان زندہ ہے۔تو چاہے کوئی لاکھ کوشش کرلے۔آپ کے دل سے ایمان ختم نہی کر سکتا۔"

بے شک!

ولی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ہم یہ پوچھنے آئے تھے کہ اگر شاپنگ پر جانا ہے تو آجاو چلتے ہیں۔

نہی۔۔۔مجھے کسی چیز کی ضرورت نہی ہے۔تم لوگ جاو۔

وہاج کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

یہ ہمارے آتے ہی لیپ ٹاپ کیوں بند کر دیا تم نے؟

کسی سے چیٹ کر رہے تھے کیا؟

حمزہ آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

وہاج نے اسے گھورا۔

ہاں میں نے بھی نوٹ کیا ہے وہاج بتاو ناں؟

ولی نے بھی حمزہ کا ساتھ دیا۔

نکل جاو دونوں میرے کمرے سے'وہاج دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

نہی ہم ایسے تو نہی جائیں گے پہلے بتاو ہمیں کون تھی وہ؟

حمزہ ڈھٹائی سے صوفے پر لیٹتے ہوئے بولا۔

وہاج حیرانگی سے دونوں کی طرف دیکھنے لگا۔

شرم کرو تم دونوں کیسی جاہلانہ باتیں کر رہے ہو۔بڑا ہوں میں تم دونوں سے کم از کم عمر کا ہی لحاظ کر لو۔

www.urdunovelsmania.com

عمر کون؟؟

ولی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

وہاج مسکرا دیا۔

تم دونوں جو سوچ رہے ہو ایسا کچھ نہی ہے میں بس ضروری کام کر رہا تھا۔

ولی اور حمزہ مسکرا دیئے۔

ہم بھی بس مزاق کر رہے تھے بھائی۔

حمزہ مسکراتے ہوئے بولا۔

ہاں ہاں جانتا ہوں۔۔جاو اب تم دونوں شاپنگ پر۔

شام کو ملتے ہیں۔

وہاج پھر سے لیپ ٹاپ آن کرتے ہوئے بولا۔

اوکے بھائی۔۔۔دونوں مسکراتے ہوئے جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ویٹ!

وہاج کی آواز پر دونوں بھائی رک گئے۔

شاہزیب نہی آیا ابھی تک؟

وہاج لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

دونوں نے پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

شاہزیب بھائی نہی آئیں گے۔

حمزہ لمبی سانس لیتے ہوئے بولا۔

کیوں؟

وہاج آنکھیں سکوڑتے ہوئے بولا۔

یہ تو مام ڈیڈ ہی بتا سکتے ہیں آپ ان سے ہی پوچھ لیں۔

حمزہ نے جلدی سے جواب دیا۔

دونوں تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

وہاج بس لب بھینچ کر رہ گیا۔

تو اس کا مطلب ہے۔ماموں جان بھی سب جانتے ہیں۔

شاہزیب کے کارناموں سے انجان نہی ہیں وہ!

سب کچھ جانتے ہوئے بھی عمارہ کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں میں برابر کے شریک رہے وہ۔

بس یہ شادی ختم ہو جائے ایک بار 'اس کے بعد میں عمارہ کو ایک دن نہی رہنے دوں گا یہاں۔

بہت ظلم سہہ لیے اس نے اب اور نہی!

"عمارہ کے لیے چاہے مجھے سارے زمانے سے کیوں نا لڑنا پڑے میں لڑوں گا،

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"عمارہ کو اب میری ہونے سے کوئی نہی روک سکتا"

وہاج لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کا رخ ممانی کے کمرے کی طرف تھا۔

کمرہ میں تو نہی تھیں وہ۔

وہاج جیسے ہی ان کے کمرے سے باہر نکلنے لگا عمارہ سے ٹکرا گیا۔

وہاج کا سر اچانک پلٹنے پر عمارہ کے ماتھے پر جا لگا۔

عمارہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے تارے ناچتے ہوئے دکھائی دیئے۔

اوہ۔۔۔ آئی ایم سوری عمارہ!

وہاج نے عمارہ کے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔

اٹس اوکے!

عمارہ نے وہاج کا ہاتھ ہٹانے کے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا ہی تھا کہ منیبہ کمرے میں داخل ہوئی۔

عمارہ اور وہاج کو اتنے قریب دیکھ کر وہ پیر پٹختی وہاں سے نکل گئی۔

اٹس اوکے!

میں ٹھیک ہوں۔

عمارہ نے وہاج کا ہاتھ ہٹا دیا۔ اور ماتھا مسلتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

عمارہ دیکھ کر چلا کرو اگر چوٹ لگ جاتی تو پھر!

وہاج کی آواز پر عمارہ پلٹ کر مسکرا دی۔

آپ میری اتنی فکر مت کیا کریں"

عمارہ بول کر پلٹ گئی۔

وہاج تیزی سے عمارہ کی طرف بڑھا۔

اس کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھ دیا دل کے قریب۔

یہ سب اتنا اچانک ہوا عمارہ کچھ سمجھ ہی نہی پائی۔

وہ حیران سی وہاج کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

"جس دن یہ دل دھڑکنا بند ہو جائے گا ناں اس دن فکر کرنی چھوڑ دوں گا میں' لیکن جب تک اس دل کی دھڑکن چل رہی ہے میں تمہاری فکر کرتا رہوں گا۔"

"اس دل پر میرا اختیار نہی ہے یہ جب بھی دھڑکتا ہے تمہارا نام لیتا ہے' اس کی ہر ایک دھڑکن پر تم قبضہ جما چکی ہو۔"

تو کیسے فکر نا کروں میں تمہاری؟

عمارہ کی نظریں اپنے ہاتھ پر مظبوطی سے جمے وہاج کے ہاتھ پر تھم سی گئیں۔

وہاج کے دل کی دھڑکن اسے اپنے ہاتھ پر محسوس ہو رہی تھی۔

دل میں اِک عجیب سی خواہش جاگی کہ کاش یہ لمحے یہی تھم جائیں۔

"کاش یہ شخص میرا نصیب بن جائے"

مگر اگلے ہی پل ایک خیال دل و دماغ پر چھا گیا۔

""قسمت کا لکھا""۔۔ قسمت کا لکھا کوئی نہی مٹا سکتا اور میری قسمت میں شاہزیب ہیں وہاج نہی!

عمارہ نے اپنا ہاتھ آزاد کروالیا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

کمرے سے باہر نکلتے ہی اس کا ٹکراو مسز حسن سے ہو گیا۔

کیا کر رہی ہو عمارہ دیکھ کر نہی چل سکتی تم!

آئی ایم سوری چچی جان!

وہ میں نے آپ کو دیکھا نہی!

آپ کے کپڑے اندر رکھ دیئے ہیں میں نے۔

بس اتنا بول کر عمارہ تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

ایک تو یہ لڑکی بھی ناں!

کوئی کام ٹھیک سے نہی کرتی ضرور کوئی نا کوئی الٹا کام کیا ہو گا اس نے۔

تب ہی تو اتنی جلدی میں تھی۔

وہاج اپنے خالی ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔ جس میں چند لمحے پہلے عمارہ کا ہاتھ تھا۔

کیا ہوا وہاج؟

کوئی کام تھا بیٹا؟

مسز حسن کی آواز پر وہاج چونک گیا اور ظبط سے مٹھی بند کر لی۔

جی ممانی جان آپ سے ہی کام تھا مجھے۔

وہاج ایک لفظ چباتے ہوئے بولا۔

ہاں بیٹا بولو کیا کام تھا۔ وہ مصروف سے انداز میں بولیں۔

شاہزیب کے بارے میں پوچھنا تھا آپ سے!

وہاج کی آواز پر وہ گھبرا کر پلٹیں۔

ککککیا پوچھنا ہے وہاج تم نے شاہزیب کے بارے میں؟

ان کی آواز کی گھبراہٹ دیکھ کر وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

شاہزیب کہاں ہے ممانی جان؟

وہاج کی آواز پر وہ حیرانگی سے وہاج کی طرف دیکھنے لگیں۔

کیا ہوا ممانی جان آپ چپ کیوں ہیں؟

میں نے کچھ غلط تو نہی پوچھ لیا۔۔۔شاہزیب کا ہی پوچھا ہے۔

مہندی کے فنکشن میں بھی نظر نہی آیا وہ مجھے اور اب بارات کا وقت آنے میں بھی چند گھنٹے رہ گئے ہیں۔

لیکن ابھی تک شاہزیب نظر نہی آرہا مجھے۔

اب وہ کیا جواب دیتیں وہاج کو کوئی جواب جو نہی تھا ان کے پاس۔

وہ اس کو کمپنی کی طرف سے چھٹی نہی مل سکی ورنہ آنا تھا اس نے۔

جب کوئی اور جواب نا ملا تو یہی بول دیا۔

کیا مطلب ممانی جان؟

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ شاہزیب کو چھٹی نا ملے۔ پچھلے ساڑھے سات سالوں میں وہ ایک بار بھی نہی آیا پاکستان۔

تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کو چھٹی نا ملی ہو؟

بڑی بہن کی شادی ہے اور وہ نہی آیا۔

یہ بات مجھے کچھ سمجھ نہی آرہی۔

وہی تو میں خود حیران ہوں۔ اس سے کہہ رہی ہوں کہ واپس آجائے پاکستان۔

یہ کیسی نوکری ہے جو بندہ اپنوں کی خوشی میں شامل ہی نہ ہو سکے۔

تم بھی سمجھانا اس کو واپس آجائے۔

وہ بات گول مول کرتی ہوئیں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

وہاج لب بھینچتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

شام کو سب لوگ ہال کے لیے نکل گئے۔

بارات آنے میں ایک گھنٹہ باقی تھا ابھی۔

سارا گھر خالی ہو چکا تھا۔

وہاج ابھی تک اپنے کمرے میں بیٹھا تھا۔

اس کا دل نہی کر رہا تھا جانے کو۔

پانی پینے کے لیے کچن کی طرف بڑھا۔

اچانک اس کے کانوں میں سسکیوں کی آواز گونجی۔

آواز عمارہ کے کمرے سے آ رہی تھی۔

وہاج تیزی سے کمرے کی جانب بڑھا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔

عمارہ ڈریسنگ ٹیبل پر سر گرائے آنسو بہا رہی تھی۔

اس کے پاس ایک ڈریس پڑا تھا۔ جس پر استری کے جلنے سے بڑا سا سوراخ بنا ہوا تھا۔

وہاج کو عمارہ کے رونے کی وجہ سمجھ آ گئی۔

اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر اپنی تیز ہوتی دھڑکن کو سنبھالا اور عمارہ کی طرف بڑھا۔

عمارہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر آہستہ آواز میں عمارہ کا نام پکارا۔

عمارہ۔۔۔!

اپنے ہاتھ پر کسی لمس کے احساس پر عمارہ نے تیزی سے سر اوپر اٹھایا۔

سامنے وہاج کھڑا تھا رف سے حلیے میں۔

بکھرے بال، نیند کے غمار سے بھری آنکھیں۔ عمارہ بجلی سی تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہاج آپ یہاں؟

آپ ہال نہی گئے؟

عمارہ کو جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نہی آرہا تھا کہ وہاج سامنے ہے۔

ہاں میں نہی گیا میرا دل نہی چاہ رہا تھا جانے کو۔

لیکن تم یہاں بیٹھی کیوں رو رہی ہو تمہیں تو اس وقت وہاں ہونا چاہیے تھا ناں؟

عمارہ پھر سے رونے لگی اور اپنا ڈریس اٹھا کر وہاج کے سامنے رکھ دیا۔

پتہ نہی یہ کیسے جل گیا مجھے اچھی طرح سے یاد ہے میں استری بند کر کے سائیڈ پر رکھ کر کمرے سے باہر گئی تھی۔

سمجھ نہی آرہا کہ کیسے جل گیا۔

تو اس میں رونے والی کون سی بات ہے عمارہ؟

تم کوئی اور ڈریس پہن لو!

میرے پاس اور کوئی نیا ڈریس نہی ہے وہاج۔

عمارہ شرمندگی سے سر جھکاتے ہوئے بولی۔

اگر میں کوئی اور ڈریس پہن بھی لوں تو چچی جان ناراض ہو جائیں گی۔

چچی جان نے وہ انیسہ آپی کا ڈریس دیا ہے مجھے لیکن وہ سلیو لیس ہے۔

آپ تو جانتے ہیں میں ایسے کپڑے نہی پہنتی۔

پھر بھی چچی جان نے مجھ سے کہا کہ جلدی سے یہ پہن کر تیار ہو جاوں اور ہال پہنچ جاوں۔

واٹ۔۔۔؟

وہاج چلایا۔۔ کیا ہو گیا ہے ممانی جان کو؟

تمہیں اکیلا چھوڑ کر چلی گئیں!

اگر میں گھر پر موجود نا ہوتا تو تم اکیلی جاتی۔

وہاج کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔

اچھا چلو چھوڑو عمارہ تم رونا بند کرو پلیز؛

عمارہ کو آنسو بہاتے دیکھ وہاج نے اپنا غصہ ختم کیا۔

چلو میرے ساتھ ہم مارکیٹ چلتے ہیں۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے۔ تمہیں جیسا ڈریس چاہیے خرید لینا۔

میرے ہوتے ہوئے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

تم میری گاڑی میں بیٹھو میں دو منٹ میں آیا۔

وہاج تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

گاڑی کی چابیاں اور پرس اٹھا کر گاڑی کی طرف بڑھا۔

عمارہ پہلے سے ہی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔

عمارہ کو فرنٹ سیٹ پر اپنے ساتھ بیٹھے دیکھ کر وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

آج سے آٹھ سال پہلے جب ایف ایس سی کے امتحان پاس ہونے پر جب اس کے بابا نے اسے یہ کار گفٹ کی تو اس کی بہت خواہش تھی کہ عمارہ کو اپنے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر لانگ ڈرائیو پر جائے۔

مگر ایسا نہی ہو سکا۔۔ عمارہ اور شاہزیب کے نکاح کی خبر سن کر وہاج کے سارے خواب چکنا چور ہو گئے۔

لیکن آج آٹھ سال بعد اس کی یہ خواہش پوری ہو گئی۔ مگر عمارہ کو ابھی عمارہ وہاج بننے میں کچھ وقت اور لگے گا۔

وہاج نے گہری سانس لیتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ مارکیٹ پہنچ کر گاڑی پارک کر دونوں اندر کی طرف بڑھے۔

عمارہ کو کچھ سمجھ نہی آرہا تھا کونسا ڈریس خریدے۔

وہ اتنی بڑی مارکیٹ میں پہلی بار آئی تھی۔ وہ تو چھوٹی موٹی دکانوں سے اپنے لیے کپڑے خریدنے کی عادی تھی۔

یہاں پر کپڑوں کے ریٹ دیکھ کر ہی عمارہ پیچھے ہٹی جا رہی تھی۔

وہاج عمار کے ساتھ ساتھ چلتا جا رہا تھا۔

کیا ہوا عمارہ کوئی ڈریس اچھا نہی لگا؟

وہاج گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوا بولا۔

ہاں۔۔۔ہم کسی اور مارکیٹ چلتے ہیں۔

کیوں یار را اتنے اچھے کلرز ہیں۔ڈیزائنز بھی اچھے ہیں۔

ہم لیٹ ہو رہے ہیں عمارہ۔

ڈِریسز تو اچھے ہیں مگر پرائس!

عمارہ بولتے بولتے رک گئی۔

کیا مطلب پرائس ٹھیک تو ہے۔

وہاج اس کی بات حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

پرائس بہت زیادہ ہیں یہاں۔

عمارہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔

تو تم سے کون کہہ رہا ہے پیمنٹ کرنے کو۔۔وہاج نے افسوس سے عمارہ کی طرف دیکھا۔

تم نا رہنے ہی دو عمارہ!

وہاج آگے بڑھ کر خود ڈریس پسند کرنے لگا عمارہ کے لیے۔

عمارہ بس دور کھڑی دیکھنے لگی۔

وہاج ایک بلیک کلر کی لانگ فراک جس پر گولڈن کلر میں ہیوی کام ہوا تھا لے کر عمارہ کی طرف بڑھا۔

یہ دیکھو عمارہ میرا خیال ہے یہ ٹھیک ہے۔

وہاج عمارہ کے سامنے کرتے ہوئے بولا۔

عمارہ سامنے شیشے میں دیکھ رہی تھی۔وہاج کی چوائس بہت اچھی تھی۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کا پسندیدہ رنگ بلیک ہی تھا۔

عمارہ نے سرہاں میں ہلا دیا۔

تب ہی ایک لڑکی وہاں آئی۔

واوو۔۔۔سر یہ کلر بہت سوٹ کرے گا آپ کی وائف کو۔۔ایک دم پرفیکٹ۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

تھینکس۔۔۔!

عمارہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ وہاج نے مسکراتے ہوئے تھینکس بول دیا۔

وہ لڑکی وہاں سے آگے بڑھ گئی۔

عمارہ بس صدمے کی سی حالت میں وہاج کو دیکھنے لگی۔

وہاج مسکراتے ہوئے پیمنٹ کرنے چلا گیا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی عمارہ بولنے لگی۔

آپ نے بتایا کیوں نہی اس لڑکی کو کہ میں آپ کی وائف نہی ہوں۔

وہاج نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکا دیئے۔

اب اس میں میرا کیا قصور!

ہم دونوں ایک ساتھ اچھے لگتے ہیں تو اس بیچاری نے بول دیا۔

لیکن آپ کو اسے بتانا چاہیے تھا ناں!

اٹس اوکے یارر۔۔۔ریلکیس

ابھی ہمارے پاس ان سب باتوں کے لیے وقت نہی ہے ہمیں تیار ہو ہال پہنچنا ہے۔

وہاج بات پلٹ گیا۔

عمارہ بھی خاموش ہو گئی۔

گھر پہنچ کر دونوں اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

عمارہ نے کمرے میں جا کر شاپنگ بیگز کھولے تو اس میں ایک نہی دو ڈریسز تھے۔

ایک پرپل کلر میں الگ ڈیزائن میں لانگ فراک بھی تھا۔

عمارہ نے مسکراتے ہوئے وہ ڈریس الماری میں رکھ دیا اور تیار ہونے لگی۔

وہاج بھی بلیک پینٹ کوٹ پہنے دس منٹ بعد تیار ہو کر نیچے آ گیا۔

عمارہ کا انتظار کرنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد ہی عمارہ تیار ہو کر نیچے آ گئی۔

بلیک فراک کے ساتھ میچنگ گولڈن جویلری، گولڈن سینڈل، بال سٹریٹ کیے ہوئے، ڈوپٹا ایک سائیڈ پر کندھے پر ڈالے، ہاتھوں میں چوڑیاں پہنتے ہوئے وہ وہاج کے پاس آ رکی۔

لائٹ سے میک اپ میں بھی وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

وہاج کی نظر چند لمحوں کے لیے عمارہ پر ٹک سی گئی۔

پھر نظر لگ جانے کے ڈر سے وہ مسکراتے ہوئے نظریں جھکا گیا۔

عمارہ چوڑیاں پہن کر وہاج کی طرف متوجہ ہوئی۔

چلیں۔۔۔!

عمارہ وہاج کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

بارات آنے میں بس دس منٹ رہ گئے تھے۔

وہاج ایک نظر گھڑی پر ڈالتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔

عمارہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔

گاڑی میں بیٹھ کر دونوں ہال کے لیے روانہ ہو گئے۔

www.urdunovelsmania.com

باقی اگلی قسط میں۔۔امید ہے آج کی اپیسوڈ بھی اچھی لگے گی آپ سب کو 😊

#قسمت_کا_لکھا 💞

#از_خانزادی 💞

#قسط_5 💞

دونوں ایک ساتھ ہال میں داخل ہوئے۔سب کی نظریں ان دونوں کی طرف اٹھیں۔

داخلی راستہ اس وقت خالی تھا۔

بارات لیٹ ہو چکی تھی۔

اسی لیے سب کی نظریں داخلی راستے پر ہی جمی تھیں۔

گھر والے تو سب حیرت زدہ ہی رہ گئے عمارہ اور وہاج کو ایک ساتھ آتے دیکھ۔

سب سے زیادہ جلن اس وقت منیبہ کو ہو رہی تھی۔

کیونکہ اس کا بنایا ہوا منصوبہ تباہ ہو چکا تھا۔

عمارہ کا ڈریس اسی نے تو جلایا تھا۔ تاکہ عمارہ انیسہ کا سلیو لیس ڈریس پہن کر آئے۔

اور منیبہ وہاج کو عمارہ کی پاکیزگی کا طعنہ دے سکے۔

مگر ایسا نہی ہوا۔۔۔یہاں تو سب الٹا ہو گیا۔

وہ جو وہاج کے دل میں عمارہ کے لیے بدگمانیاں پیدا کرنا چاہتی تھی۔

الٹا دونوں کی دوستی مزید گہری ہو گئی تھی۔

منیبہ جلتی بھنتی اپنا شرارہ سنبھالتی ہوئی عمارہ کی طرف بڑھی۔

عمارہ پھوپھو اور وہاج کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔

کہاں تھی تم؟

اتنی دیر سے کیوں آئی ہو؟

وہاج کے ساتھ کیوں آئی ہو تم!

اسے اور بھی ضروری کام ہوتے ہیں۔ تمہیں رسیو اور ڈراپ کی زمہ داری نہی اٹھارکھی اس نے۔

خوامخواہ اس کا اتنا ٹائم ضائع کروادیا تم نے۔

تمہاری وجہ سے وہ بھی لیٹ ہو گیا۔

اب اپنی منحوس شکل لے کر یہاں کیوں کھڑی ہو۔

جاو برائیڈل روم میں ماما کب سے تمہاراانتظار کر رہی ہیں۔

منیبہ ساری بھڑاس عمارہ پر نکالنے لگی۔

شٹ اپ منیبہ!

وہاج عمارہ کے سامنے آرکا۔

خبردار!

خبردار۔۔۔اب اگر تم نے عمارہ کے لیے ایک لفظ بھی بولا تو اچھا نہی ہو گا۔

حسن صاحب اور وہاج کے باباہال سے باہر چلے گئے تھے انتظامات دیکھنے۔

ولی اور حمزہ بھی یہاں نہی تھے۔وہ بھی ان کے ساتھ ہی تھے۔

سارے مہمان مڑ مڑ کر منیبہ کی تیز چلتی زبان دیکھ رہے تھے۔

تو کیا کر لوگے تم وہاج؟

منیبہ کسی کی بھی فکر کیے بغیر بولی۔

تو میں تمہارا لحاظ نہی کروں گا منیبہ!

بھول جاو گا کہ تم مجھ سے چھوٹی ہو اور میرا تم سے کوئی رشتہ ہے۔

اچھا۔۔۔سب سمجھ رہی ہوں میں کیا چل رہا ہے تم دونوں کے درمیان۔

شاہزیب بھائی کو سب بتا دوں گی میں۔

پھر دیکھنا وہ واپس آ کر کیا حشر کرتے تم دونوں کا۔

منیبہ اب حد سے آگے بڑھ رہی تھی۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم منیبہ ایسا کچھ نہی ہے!

تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

ہم دونوں بس اچھے دوست ہیں اور کچھ نہی!

عمارہ آگے بڑھ کر صفائیاں پیش کرنے لگی۔

تم سے ماما ہی نپٹیں گی!

منیبہ منہ سکوڑتے ہوئے بولی۔

میں جاتی ہوں چچی جان کے پاس منیبہ پلیز تم اس بات کو یہیں ختم کر دو۔

عمارہ جیسے التجا کر رہی تھی۔

اسے ڈر تھا کہی اس کے اس کھوکھلے رشتے پر کوئی آنچ نا آ جائے۔

وہاج نے افسوس سے عمارہ کی طرف دیکھا۔

عمارہ۔۔!

وہاج نے عمارہ کو پکارا۔۔۔!

عمارہ نے وہاج کی طرف دیکھا۔

وہاج نے سر نفی میں ہلا دیا۔

عمارہ مت کرو ایسا!

اپنی عزتِ نفس کو مزید مجروح نا کرو ان بے حس لوگوں کے سامنے۔

اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں جیسے عمارہ کو سمجھانا چاہا۔

عمارہ تیزی سے وہاں سے چلی گئی۔وہاج کی نظروں کا سامنا نہی کرنا چاہتی تھی وہ۔

وہاج بس عمارہ کو جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

پھو پھو جان آپ سمجھالیں وہاج کو!

اب یہ حد سے آگے بڑھ رہا ہے۔

عمارہ میری بھابھی ہے۔ میری مرضی میں اس کے ساتھ جیسے مرضی سلوک کروں۔

یہ کون ہوتا ہے بولنے والا؟

منیبہ وہاج کی ماما کو مخاطب کرتے ہوئے بولی۔

وہاج کی ماما اب تک خاموش تماشائی بنی سب دیکھ رہی تھیں۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتیں۔ وہاج آگے بڑھا۔

مجھے پورا حق ہے بولنے کا!

جانتی ہو کیوں؟

کیونکہ بہت جلد میں تمہاری بھابی سے شادی کرنے والا ہوں۔

وہاج چہرے پر مسکراہٹ سجائے منیبہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

جاو بتادو جا کر اپنے شاہزیب بھائی کو سب کچھ!

اس سے بولو ہمت ہے تو آ کر روک لے اس شادی کو"

وہاج کی بات پر منیبہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

یہ کیا بکواس ہے وہاج؟

منیبہ چلائی۔

اس سے پہلے کہ وہاج کچھ کہتا۔ بارات آ گئی۔

ہر طرف بارات آ گئی۔۔۔بارات آ گئی۔۔ شور مچ گیا۔

تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گی!

منیبہ اپنا شرارہ سنبھالتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

شیور!

وہاج نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکا دیئے۔

بس کردو وہاج۔۔وہاج کی ماما مسکراتے ہوئے بولیں۔

جی جی۔۔ٹھیک ہے مام"

وہاج نے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے اور دونوں مسکراتے ہوئے بارات کے استقبال کے لیے چل پڑے۔

وہاج وہی جا رکا جہاں عمارہ کھڑی تھی۔

عمارہ نے وہاج کو گھورا۔۔۔۔!

پلیز وہاج آپ کہی اور جا کر کھڑے ہو جائیں۔

منیبہ پہلے ہی ہم پر شک کر رہی ہے۔

اس کو چھوڑو تم عمارہ اس کی عادت ہے۔۔۔وہاج ڈھٹائی سے عمارہ کے ساتھ کھڑا رہا۔

کوئی بھی دیکھنے والا تو یہی سمجھتا کہ دونوں میاں بیوی ہیں۔

وہاج کا مسکرا کر عمارہ سے باتیں کرنا اور اس کے ساتھ رکنا۔

عمارہ کو یہ سب اچھا نہی لگ رہا تھا۔

وہ بہت ڈری سہمی سی کھڑی تھی وہاج کے حصار میں۔

وہاج کو عمارہ کا گھبرانا، شرمانا بہت اچھا لگ رہا تھا۔

وہ بہت انجوائے کر رہا تھا عمارہ کی اس حالت کو۔

جبکہ دوسری طرف منیبہ کا جلن سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر وہاج کو بہت خوشی محسوس ہوئی۔

جیسے ہی بارات ہال میں داخل ہوئی سب لڑکیوں نے گلاب کی پتیاں نچھاور کرنی شروع کر دیں۔

وہاج بھی پاس کھڑی بچی کی پلیٹ میں سے پتیاں اٹھا کر عمارہ پر نچھاور کرنے لگا۔

عمارہ وہاج کو گھور کر وہاں سے آگے بڑھنے لگی۔۔ تب ہی وہاج نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

عمارہ کو حیرتوں کا جھٹکا لگا وہاج کی اس حرکت پر۔

وہاج یہ کیا حرکت ہے؟

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔!

عمارہ چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجائے مہمانوں کو سلام کر رہی تھی۔

اس کا ہاتھ مسلسل وہاج کی گرفت میں تھا۔

وہاج اس کی آواز کو اگنور کیے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑا رہا۔

عمارہ نے اپنی ہیل وہاج کے شوز پر رکھ دی۔

وہاج نے پھر بھی ہاتھ نہی چھوڑا۔

عمارہ حیرت سے وہاج کی طرف دیکھنے لگی۔

وہاج نے مسکراتے ہوئے عمارہ کی طرف دیکھا۔

www.urdunovelsmania.com

"چپ چاپ یہاں کھڑی رہو میرے ساتھ۔۔ورنہ ہاتھ نہی چھوڑوں گا میں۔

باقی انجام کی زمہ دار تم خود ہی ہو گی۔

"مجھے تو جانتی ہی ہو تم!

میں انجام سے نہی ڈرتا' جو دل میں آئے کر دیتا ہوں۔

وہاج عمارہ کے کان کے پاس ہلکی آواز میں بول رہا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے!

نہی جاتی میں کہی اور۔۔اب تو میرا ہاتھ چھوڑ دیں آپ۔

کوئی دیکھے گا تو کیا سوچے گا!

عمارہ رو دینے کو دی تھی۔

وہاج کو اس کی حالت پر ترس آ ہی گیا۔

وہاج نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

سارے مہمان اندر جا چکے تھے۔

عمارہ نے پاس کھڑی ننھی بچی کے ہاتھ سے پھولوں والی پلیٹ پکڑی اور ساری پتیاں وہاج کے سر پر ڈال دیں۔

وہاج اس حملے کے لیے تیار نہی تھا اور عمارہ سے اس جواب کی امید بھی نہی تھی اسے۔

وہ بس دھنگ سا کھڑا عمارہ کو ہنستے ہوئے دیکھنے لگا۔

آس پاس کھڑی سب لڑکیاں اس پر ہنس رہی تھیں مگر اسے کہاں پرواہ تھی۔

وہ تو ان لمحوں میں کھوسا گیا تھا۔

عمارہ کی یہ مسکراتی آنکھیں بہت لمبے عرصے بعد دیکھی تھیں اس نے۔

دل چاہ رہا تھا کہ ان لمحوں کو ہمیشہ کے لیے قید کر لے۔

یہ لمحے کبھی ختم ہی نا ہو۔

ارد گرد کی ساری آوازیں ساکن ہو چکی تھیں وہاج کے لیے۔

اس کے کانوں میں گونج رہی تھی تو بس عمارہ کی ہنسی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے عمارہ کے سوا یہاں کوئی اور ہے ہی نہی!

عمارہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔تب جا کر وہاج کا حصار ٹوٹا۔

اس نے اپنے ارد گرد سب کو خود پر ہنستے پایا تو ہوش میں آیا۔

منیبہ اچانک سے وہاں آگئی اور وہاج کے بالوں سے پتیاں ہٹانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ وہاج نے اس کا ہاتھ روک دیا۔

وہاج اپنے بالوں سے اور کپڑوں سے اچھی طرح گلاب کی پتیاں جھاڑتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

منیبہ غصے سے پیر پٹختی آگے بڑھ گئی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

کچھ دیر بعد کھانے کا دور چلا' پھر دلہن کو دلہے کے ساتھ لا کر بٹھا دیا گیا۔

اس کے بعد گفٹس اور سیلفیز کا دور چلا۔

پھر رخصتی ہوئی۔۔۔اور فنکشن ختم!

سب اپنے اپنے گھروں کو چل دیئے۔

عمارہ واپسی پر بھی وہاج اور پھوپھو کے ساتھ گھر آئی۔

سب لوگ تھکے ہارے اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

عمارہ جیولری اتارنے کے بعد انہی کپڑوں میں تھکی ہاری سی ٹیرس پر آ بیٹھی۔

رنگ برنگی روشنیوں اور چاندنی کی روشنی میں چمکتا یہ ٹیرس اسے بہت بھلا لگ رہا تھا۔

وہ اکثر راتوں کو یونہی اکیلی ٹیرس پر دیر رات تک چاندنی کی روشنی ٹہلتی رہتی۔

مگر آج وہ اکیلی نہی تھی!

اس کی زندگی کے اکیلے پن اور اس کے دکھوں کو ختم کرنے کوئی آچکا تھا۔

"وہاج احمد"

وہ دھیرے سے عمارہ کے پاس آ بیٹھا۔

"یہ چاندنی کی روشنی،چاندنی راتیں،جگمگاتے جگنو،سب تمہیں پسند ہیں ناں؟

وہاج کی آواز پر عمارہ تیزی سے پلٹی۔۔اور اپنا ڈوپٹہ اچھی طرح کندھوں پر پھیلا لیا۔

آپ یہاں۔۔۔؟

وہ بھی اس وقت!

عمارہ وہاج کو اس طرح اپنے قریب بیٹھے دیکھ کر گھبرا گئی۔

وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی عمارہ کی گھبراہٹ دیکھ کر۔

ڈرو مت عمارہ!

کچھ نہی کہتا میں۔۔۔

عمارہ کا چہرہ چاندی کی روشنی میں دمک رہا تھا۔

وہاج کے لیے اس کے چہرے سے نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔

عمارہ مسکرا دی۔

جانتی ہوں آپ مجھے کچھ نہی کہیں گے'

مگر میں اس دنیا سے ڈرتی ہوں!

ہم دونوں کو اس وقت ایک ساتھ دیکھ کر بہت سے سوال اٹھیں گے۔

اور مجھ میں اتنی ہمت نہی کہ میں سب کے سوالوں کے جواب دے سکوں۔

"وہ چاند سی روشن لڑکی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

پھولوں سی نازک لڑکی۔

گھبرائی ہوئی سی لڑکی۔

وہ چاند سی روشن لڑکی۔

ڈرتی ہے تجھے اپنانے سے۔

ڈرتی ہے سارے زمانے سے۔

ڈرتی ہے غم اپنانے سے۔

وہ چاند سی روشن لڑکی۔

وہ ڈرتی ہے مجھے اپنانے سے۔

ڈرتی ہے میرے کھوجانے سے۔

چاند سی روشن راتوں میں۔

ڈرتی ہے میرے ہی سائے سے۔

وہ چاند سی روشن لڑکی۔

نہی سمجھتی میرے افسانے کو۔

درجاتی ہے دنیا والوں سے۔

کرتی ہے مجھ سے پیار بہت۔

پر ڈرتی ہے زمانے سے۔

وہ چاند سی روشن لڑکی۔

وہاج کسی حصار کے زیرِاثر عمارہ کے چہرے پر آئے بال کان کے پیچھے سمیٹتے ہوئے بولتا چلا گیا۔

عمارہ کچھ سمجھ نہی پائی یہ سب کیا ہو رہا ہے۔وہ وہاج کی آنکھوں میں کھو سی گئی۔

جب ہوش آیا تو تیزی سے وہاں سے اٹھ کر اندر بھاگ گئی۔

اپنے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے آنسو بہانے لگی۔

"ہاں میں ہوں وہ چاند سی لڑکی۔

کرتی ہوں محبت اس دیوانے سے۔

مرتی ہوں اس پروانے پے۔

جلتی ہوں محبت کے آستانے میں۔

ہاں میں ڈرتی ہوں زمانے سے۔

ڈرتی ہوں تجھے کھو جانے سے۔

ہاں میں ڈرتی ہوں تیرے پاس آنے سے۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

ڈرتی ہوں نظریں ملانے سے۔

ہاں میں ڈرتی ہوں زمانے سے۔

کیونکہ میں ہوں وہ چاند سی لڑکی۔

جو جیتی ہے تنہائی میں۔

جو ڈرتی ہے زمانے سے!

عمارہ آنسو بہاتے ہوئے بولتی چلی گئی۔

وہاج آپ چھوڑ کیوں نہی دیتے یہ ضد!

مجھے بھول کیوں نہی جاتے!

کیوں واپس آ گئے ہیں پھر سے؟

جو نہی مل سکتا۔۔اس کی طلب چھوڑ کیوں نہی دیتے آپ۔

کیوں۔۔۔وہاج۔۔۔کیوں؟

آخر کیوں نہی بھلا پائے آپ اب تک مجھے؟

کیوں آگے نہی بڑھے اپنی زندگی میں؟

کیوں تکلیف دے رہے ہیں خود کو بھی اور مجھے بھی!

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

کیوں وہاج۔۔۔؟

عمارہ روتے ہوئے ایسے سوال کر رہی تھی جیسے وہاج اس کے سامنے ہو۔

وہاج اپنے خالی ہاتھ کو دیکھتا رہ گیا۔

"تمہاری خاطر آیا ہوں میں واپس عمارہ!

تمہیں اپنی زندگی بنانے کے لیے آیا ہوں واپس!

میں نہی بھول پایا تمہیں۔۔۔!

تم میری ایک یا دو دن کی محبت نہی یا پھر مہینوں کی۔۔!

نہی۔۔۔تم میری برسوں کی محبت ہو۔

بچپن سے لے کر اب تک بس ایک ہی چہرہ بھایا ہے دل کو۔

بس اسی لیے میں اپنی زندگی میں آگے نہی بڑھ سکا عمارہ۔

جب سے ہوش سنبھالا بس تمہیں ہی چاہا ہے۔۔ تو پھر کیسے بھول سکتا ہوں میں تمہیں۔

بس اب اور نہی!

اب اور دکھ نہی دیکھنے دوں گا میں تمہیں۔۔

اب غم دور ہو گے تمہارے اور خوشیاں آئیں گی زندگی میں۔

"میرا وعدہ ہے تم سے عمارہ"

وہاج اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

آج کی رات دونوں کے غم کی آخری رات تھی۔

امید ہے قسط اچھی لگی ہو گی آپ سب کو۔۔

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_6

وہاج کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے کھڑکی کے پاس جا رکا۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم کھڑا تھا کہ اچانک اس کی نظر کھڑکی کے شیشے پر پڑی۔

شیشے پر ابھرتا عکس دیکھ کر وہاج کی رگیں تن گئیں غصے سے۔

وہ غصے سے واپس پلٹا اور ایک زوردار تھپڑ منیبہ کے گال پر مارا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس حلیے میں میرے کمرے میں آنے کی اور وہ بھی رات کے اس وقت؟

منیبہ گال پر ہاتھ رکھے ساکن سی کھڑی تھی۔

وہاج اس پر ہاتھ اٹھائے گا ایسا اس نے کبھی سوچا بھی نہی تھا۔

وہ نائٹ ڈریس میں ملبوس وہاج کے سامنے کھڑی تھی۔

وہاج کی نظر اس کے چہرے پر ہی جمی رہی۔۔وہ غصے اور حقارت سے منیبہ کو گھور رہا تھا۔

دفع ہو جاو میرے کمرے سے!

وہاج غصے سے بولتے ہوئے واپس کھڑکی کی طرف پلٹ گیا۔

منیبہ غصے سے وہاج کی طرف بڑھی۔

عمارہ کو تو کبھی منع نہی کیا تم نے اپنے کمرے میں آنے سے!

وہ جب چاہے تمہارے کمرے میں آ سکتی ہے۔

میں کیوں نہی وہاج؟

منیبہ غصے سے چلائی۔

اپنی آواز بند رکھو منیبہ!

دفعہ ہو جاؤ ابھی اس وقت یہاں سے!

تمہیں تو اپنی عزت کی پرواہ نہی ہے۔ مگر مجھے اپنی عزت بہت پیاری ہے۔

وہاج اس کی طرف بنا پلٹے بولا۔

رہی بات عمارہ کی!

"تو ایک بات میں تمہیں صاف صاف بتا دیتا ہوں آج۔

"عمارہ میری بچپن کی محبت ہے"

"جب سے ہوش سنبھالا ہے بس عمارہ کو چاہا ہے میں نے اور آج بھی چاہتا ہوں۔

ممانی جان اور تمہارے دی گریٹ شاہزیب بھائی نے مل کر عمارہ کو مجھ سے دور کیا ہے۔

صرف اور صرف اپنے مفاد کی خاطر!

اپنے مفاد کی خاطر انہوں نے عمارہ کا نکاح کروادیا شاہزیب سے۔

"یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں عمارہ سے محبت کرتا ہوں۔

دھوکے بازی اور جھوٹ کا سہارا لے کر انہوں نے میری اور عمارہ کی زندگی کے آٹھ برس برباد کر دیئے۔

مگر اب اور نہی!

اب میں خاموش نہی رہوں گا۔

"اپنی محبت کے لیے جنگ لڑوں گا میں!

"پھر چاہے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔کچھ بھی۔۔!

میں اپنے ارادوں سے اب پیچھے نہی ہٹنے والا"

اوہ۔۔۔ چچچچ۔۔سو سیڈ!

تم چاہے جو مرضی کر لو عمارہ تمہاری نہی ہو سکتی۔

عمارہ میرے شاہزیب بھائی کے نکاح میں ہے۔

جب تک شاہزیب بھائی اسے طلاق نہی دیں گے تب تک تم اس سے شادی نہی کر سکتے۔

اور شاہزیب بھائی عمارہ کو کبھی طلاق نہی دینے والے۔

بہت افسوس ہو رہا ہے مجھے تمہارے لیے وہاج!

منیبہ۔۔۔ جھوٹے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

فکر مت کرو!

میں ہوں نا تمہارے ساتھ!

تم مجھ سے شادی کر لو۔۔۔!

عمارہ کو بھول جاو!

وہاج غصے سے منیبہ کی طرف پلٹا۔

لگتا ہے پہلے والے تھپڑ کا اثر ختم ہو چکا ہے اور خوراک چاہیے تمہیں۔

"تم جیسی پھول پھول پر منڈلانے والی تتلیاں گھر بسانے کے لائق نہی ہوتیں۔

اور رہی بات شاہزیب کے طلاق دینے کی۔۔۔ تو اس سے نمٹنے کا طریقہ ہے میرے پاس!

تم اپنے کام سے کام رکھو اور چلتی بنو یہاں سے۔

اوہ۔۔۔وہاج تم کب سمجھو گے۔

منیبہ وہاج کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی۔

وہاج نے غصے سے منیبہ کو بازو الگ کرنے کے لیے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

عمارہ دھنگ سی دروازے میں کھڑی دونوں کو دیکھتی رہ گئی۔

آئی ایم سوری!

عمارہ نے منہ دوسری طرف موڑ لیا۔

وہاج نے تیزی سے منیبہ کو خود سے دور دھکیلا۔

عمارہ جیسا تم سمجھ رہی ہو ایسا کچھ نہی ہے!

یہ منیبہ زبردستی۔۔۔!

وہاج تیزی سے عمارہ کی طرف بڑھا۔

اس سے پہلے کے وہاج مزید بولتا۔ عمارہ نے اپنی کمرے میں آنے کی وجہ بتا دی۔

آپ کا فون۔۔۔!

باہر ٹیرس پر رہ گیا تھا'

میں تو بس یہ واپس کرنے آئی تھی آپ کو۔

آئی ایم سوری۔۔ مجھے دروازہ ناک کر کے آنا چاہیے تھا۔

عمارہ کی آنکھوں میں ایک درد سا تھا'

ٹوٹے ہوئے یقین کا درد!

عمارہ جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہی ہے یارر۔۔۔!

پلیز میرا یقین کرو!

وہاج جیسے اسے اپنے سچے ہونے کا یقین دلا رہا تھا۔

اس کا لہجہ التجاوں بھرا تھا۔

آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں وہاج؟

آپ کی زندگی جیسے چاہے گزارے۔۔۔ مجھے کوئی مسلہ نہی۔

عمارہ چہرے زبردستی پر مسکراہٹ سجائے ایک نظر ڈھٹائی سے پیچھے کھڑی منیبہ پر ڈالتے ہوئے بولی۔

میں چلتی ہوں!

مجھے نیند آرہی ہے۔ صبح بہت کام ہیں۔

عمارہ وہاج کا فون ٹیبل پر رکھتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی۔

رکو عمارہ!

منیبہ کی آواز پر عمارہ پلٹی۔

جیسا تم سمجھ رہی ہو ناں بلکل ویسا ہی ہے!

میں اور وہاج دونوں شادی کرنے والے ہیں بہت جلد!

وہاج نے غصے اور حیرانگی سے منیبہ کی طرف دیکھا۔

"عمارہ یہ جھوٹ بول رہی ہے 'اس کی بات پر یقین مت کرنا تم۔

منیبہ ہنسنے لگی۔۔

کیا ہو گیا ہے وہاج؟

اٹس اوکے!

ہم عمارہ پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

وہ بات کرلے گی گھر والوں سے۔

تم بھی ناں۔۔بہت گھبراتے ہو۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

عمارہ بھابی۔۔۔ آپ کریں گی نا بات؟

بھابی کہنے پر عمارہ چونکی!

ہاں۔۔۔ میں کر دوں گی بات چچی جان سے!

آپ پریشان نا ہو وہاج!

عمارہ ظبط کی انتہا پر تھی۔

ایک ایک لفظ بولنا بہت بھاری لگ رہا تھا اسے۔

تھینکس بھابی۔۔۔!

منیبہ مسکراتے ہوئے بولی۔

وہاج نے بے یقینی سے عمارہ کی طرف دیکھا۔

عمارہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

وہاج منیبہ کی طرف پلٹا!

نکل جاؤ میرے کمرے سے فوراً!

کہی ایسا نا ہو میں تمہاری جان نکال دوں ابھی!

وہاج غصے سے چلاتے ہوئے بولا۔

منیبہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

جتنا مرضی یقین دلا لو تم اسے اپنی پاکیزگی کا۔

اب وہ تمہارا یقین نہی کرے گی!

ہماری قربت نے اس کے یقین کی کرچیاں بکھیر دی ہیں۔

ویسے چہرہ دیکھنے والا تھا عمارہ کا!

اب وہ اپنے ہی عاشق کی شادی کی بات کرے گی۔

ساتھ ہی منیبہ نے قہقہ لگایا۔

وہاج نے اس کا بازو تھاما اور کھینچتے ہوئے کمرے سے باہر اچانک اس کا بازو چھوڑ دیا۔

منیبہ کمرے کے دروازے کے باہر جا گری۔

وہاج نے غصے سے دروازہ بند کر دیا۔

منیبہ۔۔۔!

مسز حسن بھاگتی ہوئیں منیبہ کی طرف بڑھیں۔

منیبہ کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور ایک گیا۔

اس کے تو ہوش اڑ گئے۔

اب کیا جواب دے گی ماما کو کہ رات کے اس وقت نائٹ ڈریس پہنے کیا کر رہی تھی وہاج کے کمرے میں۔

انہوں نے منیبہ کو سہارا دے کر اوپر اٹھایا!

منیبہ ماں کے گلے لگ کر آنسو بہانے لگی۔

وہ اسے ساتھ لیے اس کے کمرے کی طرف بڑھیں۔

منیبہ۔۔ میری بچی ہوا کیا ہے آخر؟

تم وہاج کے کمرے کے باہر ایسے کیوں گری ہوئی تھی۔

ماما وہاج بہت برا ہے!

میں اس کے کمرے کے سامنے سے گزر رہی تھی کہ وہ زبردستی مجھے بازو سے کھینچتے ہوئے کمرے میں لے گیا۔

میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی وہاج نے!

منیبہ پھر سے ماں کے گلے لگتے ہوئے جھوٹے آنسو بہانے لگی۔

میں بہت مشکل سے خود کو بچا کر نکلی ہوں وہاج کے کمرے سے۔ماما شاید اس نے آپ کو آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

وہاج کی اتنی ہمت!

اس نے میری بیٹی پر بری نگاہ ڈالی۔

میں اسے معاف نہی کروں گی۔ابھی تمہارے بابا سے بات کرتی ہوں اور دھکے مار کر یہاں سے نکلواوں گی اسے۔

بلکہ پولیس کے حوالے کروں گی۔

مسز حسن غصے سے پھنکاری۔

پولیس کا نام سن کر منیبہ کے ہاتھ پیر پھول گئے۔

نہی۔۔۔ماما آپ ایسا کچھ مت کریں۔

آپ کو میری قسم ہے!

ایسے تو سب سے زیادہ بدنامی میری ہی ہو گی۔

بس ایک اور دن کی تو بات ہے۔ پھر ویسے ہی چلے جانا ہے انہوں نے یہاں سے۔

لیکن ماما۔۔۔میں خود سے بھی شرمندہ ہو چکی ہوں۔

وہاج نے اچھا نہی کیا میرے ساتھ!

میرا تو مرنے کو دل چاہ رہا ہے!

منیبہ ماں کے کندھے پر جھوٹے آنسو بہاتے ہوئے بولی۔

نہی میری بچی!

اللہ نا کرے کہ تمہیں کچھ ہو۔

میں ہوں ناں تمہارے ساتھ!

تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہی ہے۔

تم جیسا چاہو گی ویسا ہی ہو گا۔

نہی کرتی میں کسی سے بھی بات۔

تم پریشان مت ہو۔ رونا بند کر دو اب۔

میں اپنی نازوں سے پلی بیٹی کو ایسے روتے ہوئے نہی دیکھ سکتی۔

وہ منیبہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔

ماما آپ بابا سے میری اور وہاج کی شادی کی بات کریں۔

میں وہاج سے بہت محبت کرنے لگی تھی!

مگر آج اس نے جو میرے ساتھ کیا ہے۔ ہم دونوں بہت قریب آچکے ہیں۔

میں اب وہاج کے ساتھ ہی زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔ کسی اور سے شادی نہی کر سکتی میں۔

بس اب یہی حل نظر آرہا ہے مجھے اس دکھ سے باہر نکلنے کا۔

کسی اور شخص کے ساتھ زندگی نہی گزار سکوں گی میں!

منیبہ یہ کیسا حل نکالا تم نے؟

مسز حسن کو منیبہ کی دماغی حالت پر شک ہوا۔

اس شخص کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہو جس نے تمہاری عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

کیسے گزارو گی زندگی اس کے ساتھ؟

www.urdunovelsmania.com

تم سو جاو!

تم تھکی ہوئی لگ رہی ہو مجھے!

جو ہوا اسے بھول جاو!

نہی ماما میں نہی بھول سکتی!

آپ بابا سے بات کریں بس!

وہاج کو مجھے اپنی عزت بنانا ہی پڑے گا۔

جو سلوک اس نے میرے ساتھ کیا ہے ناں۔۔مجھے پورا حق ہے کہ میں اس سے نکاح کروں۔

اب کسی اور شخص کو اپنی زندگی میں شامل نہی کر سکتی میں!

مجھ سے نکاح کرنا ہی پڑے گا وہاج کو!

ورنہ میں اس کی جان لے لوں گی اور اپنی بھی!

مسز حسن نے چونک کر منیبہ کی طرف دیکھا۔

منیبہ یہ سب تم کیا کہہ رہی ہو؟

ایسا کیسے ممکن ہے بیٹا؟

زبردستی رشتے نہی جوڑے جاتے!

وہاج تمہیں کبھی خوش نہی رکھ پائے گا بیٹا!

کیوں ماما؟

کیوں نہی خوش رکھ سکے گا وہ مجھے؟

میری عزت پر ہاتھ ڈال سکتا ہے تو نکاح کیوں نہی کر سکتا؟

منیبہ بنا سوچے سمجھے جو دل میں آیا بہتان لگاتی چلی گئی۔

اچھا۔۔۔میں کرتی ہوں بات تمہارے بابا سے اس بارے میں!

یہ شادی کا فنکشن تو گزر جانے دو خیر سے۔

باقی جیسے تمہاری مرضی!

مسز حسن ہار مانتے ہوئے بولیں۔

اب سو جاو تم!

میں چلتی ہوں!

منیبہ کا ماتھا چومتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گئیں۔

منیبہ کا دل تو خوشی سے جھوم اٹھا۔

ایک تیر سے دو شکار!

عمارہ کے دل میں وہاج کے لیے نفرت بھر دی اور ماما کے دل میں بھی وہاج کے لیے نفرت کا بیج بو کر اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔

"عمارہ کمرے میں آ کر پھر سے آنسو بہانے لگی۔ وہ دوبارہ ٹیرس پر اس لیے گئی تھی تا کہ وہاج کو سمجھا سکے۔

اسے سمجھائے کے اپنی زندگی میں آگے بڑھے۔۔ مگر جب عمارہ وہاں پہنچی تو وہاج وہاں نہی تھا۔

لیکن وہاج اپنا فون وہیں بھول گیا تھا۔

عمارہ نے فون اٹھالیا اور وہاج کے کمرے کی طرف بڑھی۔

مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی روح تک کانپ گئی۔

وہاج اور منیبہ کی قربت دیکھ کر عمارہ رخ موڑنے پر مجبور ہو گئی۔

"میں کیوں آنسو بہا رہی ہوں؟

اس کی زندگی ہے جس کے ساتھ مرضی گزارے۔ اور مجھے تو یہ سب سوچنا بھی نہی چاہیے۔

میرے لیے وہاج کے بارے میں سوچنا بھی گناہ ہے۔

میرا نکاح ہو چکا ہے شاہزیب کے ساتھ!

اس کی امانت ہوں میں!

آج نہی تو کل۔۔۔ آخر تو شاہزیب کو میرے پاس واپس آنا ہی ہے۔

کیا ہوا اگر آج تک مجھ سے کبھی فون پر بات نہی کرتے وہ۔

مجھ سے ملنے نہی آئے کبھی!

تو کیا ہوا۔۔۔؟

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

رشتہ تو باقی ہے ناں!

شاہزیب میرے شوہر ہیں یہی حقیقت ہے۔

میرے دل میں بس ان کا ہی مقام ہونا چاہیے۔

کیا ہوا اگر وہ مجھے یاد نہی کرتے؟

میں تو ان کو یاد کرتی ہوں ناں!

عمارہ پھر سے رونے لگی۔

اب کی بار وہ وہاج کے لیے نہی۔۔شاہزیب کے لیے رو رہی تھی۔

شاہزیب نے نکاح کے بعد سے لے کر اور یہاں سے جانے کے بعد ایک بار بھی پلٹ کر نہی دیکھا۔

ایک بار بھی اس نے گھر والوں سے نہی کہا کہ میری عمارہ سے بات کروادیں۔

اس نے ایک بار بھی عمارہ کا حال نہی پوچھا کہ کس حال میں ہو!

زندہ ہو یا مر گئی ہو!

وہ تو بس نکاح کے نام پر عمارہ کو پوری زندگی کے لیے اس گھر میں قید کر کے چلا گیا۔

عمارہ نے کبھی کسی سے شکوہ نہی کیا شاہزیب کی اس بے رخی کا۔

کبھی کسی سے اپنے حق کے لیے بات نہی کی۔

کبھی اپنے حق کے لیے آواز نہی اٹھائی!

شاید ڈرتی تھی کہ کہیں اس گھر کا آخری سہارا بھی نا چھن جائے اس سے۔

ماں باپ کی موت کے بعد ان سب کو ہی اپنا سب کچھ مان لیا عمارہ نے۔

عمارہ تب فرسٹ ائیر میں تھی جب اچانک وہاج اسے کالج سے لینے کے لیے پہنچا۔

عمارہ جلدی سے وہاج کی طرف بڑھی!

کیا ہوا۔۔اس طرح اچانک کیوں لینے آ گئے آپ مجھے؟

سب خیریت تو ہے ناں؟

وہاج عمارہ کا بازو تھامتے ہوئے اسے گاڑی تک لے آیا۔

عمارہ گاڑی میں بیٹھوں ہمیں ابھی گھر جانا ہے جلدی!

لیکن ہوا کیا ہے؟

وہاج نے عمارہ کی کسی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

عمارہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

گاڑی گھر کے تھوڑی دور ہی روک دی وہاج نے۔۔کیونکہ گھر کے باہر بہت رش تھا۔

عمارہ کے دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی۔

وہ تیزی سے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکلی اور گھر کی طرف دوڑی۔

سامنے گیراج میں رکھی دو میتیں دیکھ کر عمارہ وہی گر گئی۔

نہی۔۔اس نے سر نفی میں ہلا دیا۔

وہ چیخ رہی تھی۔۔رو رہی تھی۔

مگر اس کے ماما،بابا نہی اٹھے۔

صبح ہی تو وہ ان سے مل کر گئی تھی۔

وہ دونوں آج ایک ضروری میٹنگ کے لیے جانے والے تھے۔

گھر سے نکلتے ہوئے عمارہ نے کبھی سوچا نہی تھا کہ اپنے ماں,باپ کو دوبارہ اس حال میں دیکھے گی وہ۔

سب کچھ ختم ہو گیا عمارہ کے لیے۔۔۔اس کی زندگی تو جیسے رک سی گئی۔

وہاج نے اس کا ساتھ نہی چھوڑا۔

وہاج اپنے ماما اور بابا سے اس بارے میں بات کر چکا تھا۔

وہ لوگ چاہتے تھے کہ چالیسویں کے ختم کے بعد بات کریں گے وہ دونوں۔

مگر مسز حسن یہ ساری باتیں سن چکی تھیں۔

ان کے دماغ نے تیزی سے سوچنا شروع کیا۔

اگر عمارہ کی شادی وہاج سے ہو گئی تو عمارہ کی ساری جائیداد وہاج کی ہو جائے گی۔

مسز حسن نے بنا کسی سے بات کیے حسن صاحب کے ساتھ مل کر اپنے بڑے بیٹے شاہزیب کا نکاح عمارہ سے کروا دیا۔

حسن صاحب کو جائیداد والی بات نہی بتائی۔۔بس روتے ہوئے یہ دہائی دی کہ عمارہ ان کے بڑے بھائی اور بھابی کی آخری نشانی ہیں۔

وہ اسے کھونا نہی چاہتیں۔

وہاج کو ولی نے فون پر سب کچھ بتا دیا۔وہاج اس وقت یونیورسٹی میں تھا۔

اس پر یہ خبر کسی قیامت کی طرح ٹوٹی۔

وہ جلدی سے گھر پہنچا مگر دیر ہو چکی تھی۔

عمارہ حسین اب عمارہ شاہزیب بن چکی تھی۔

وہاج تیزی سے عمارہ کے کمرے کی طرف بڑھا۔

بے یقینی سے عمارہ کی طرف دیکھا۔اور سر نفی میں ہلا دیا۔

"عمارہ تم نے دھوکا کیا میرے ساتھ!

وہاج آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے تیزی سے وہاں سے نکل پڑا۔

وہ وہاں نہی رکا۔۔بلکہ اپنا سامان پیک کرتے ہوئے اپنے گھر اسلام آباد جانے کی تیاری کرنے لگا۔

کبھی سوچا نہی تھا زندگی ایسے رخ پلٹے گی۔

عمارہ کے ساتھ مستقبل کے سارے خواب چکنا چور ہو چکے تھے اس کے۔

عمارہ وہاج کے کمرے کے دروازے میں کھڑی التجائی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

www.urdunovelsmania.com

وہاج تیزی سے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھا۔

عمارہ اس کے پیچھے بھاگی۔

وہاج رک جائیں پلیز!

عمارہ نے وہاج کو پکارا۔۔ مگر وہ نہی رکا۔

غصے سے بیگ پچھلی سیٹ پر پھینکا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

عمارہ گاڑی کے سامنے آ رکی!

نہی۔۔۔ آپ مجھے ایسے چھوڑ کر نہی جا سکتے!

وہاج غصے سے گاڑی سے باہر نکلا۔

عمارہ کا بازو تھامتے ہوئے اسے گاڑی کے سامنے سے ہٹایا۔

عمارہ۔۔۔ میں کس کے لیے رکوں؟

مجھے جانے دو!

مت روکو مجھے!

دعا کرو کہ اس چہرے کو تم دوبارہ کبھی نا دیکھ سکو۔

نہی۔۔۔ عمارہ نے بھیگی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔

میں مجبور تھی وہاج!

عمارہ نے صفائی پیش کرنی چاہی مگر وہاج اس کی بات سنے بغیر ہی گاڑی میں بیٹھ کر تیزی سے گاڑی بھگا کر لے گیا۔

عمارہ بے بسی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

وہاج نے گھر پہنچ کر سب کچھ اپنی ماما کو بتا کر خود کو کمرے میں بند کر لیا۔

مسز احمد نے اسی وقت بھائی کو فون لگایا۔

مگر آگے سے انہیں یہ جواب سننے کو ملا کہ یہ موقع تھا ایسا کہ ہم خوشی منا کر نکاح کرتے۔

بس ایک سادہ سی نکاح کی رسم تھی چند گواہوں کے ساتھ!

انہوں نے غصے سے فون کال کاٹ دی۔

سادہ سی رسم!

بھائی کیسے بتاوں آپ کو آپ کی یہ سادہ سی رسم میرے بیٹے کے لیے وبالِ جان بن چکی ہے۔

اس دن کے بعد وہاج اس گھر میں واپس نہی گیا۔

چند ماہ بعد وہاں سے امریکہ چلا گیا۔

باقی پڑھائی وہاں ہی مکمل کی اور اب آٹھ سال بعد واپس آیا اس گھر میں۔

عمارہ کی خاطر!

۔____

باقی اگلی قسط میں۔۔امید ہے آج کی قسط پسند آئے گی آپ سب کو

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_7

اگلے دن وہاج صبح صبح ہی گھر سے نکل گیا۔

عمارہ پورا دن وہاج کے کمرے سے نکلنے کا انتظار کرتی رہی۔مگر وہ باہر نہی آیا۔

اس نے پھوپھو کو وہاج سے فون پر بات کرتے ہوئے دیکھا۔

تو پتہ چلا کہ وہاج صبح سے گھر میں نہی ہے۔

وہ اسے گھر بلا رہی تھیں۔ ولیمے کے فنکشن کے لیے۔

مگر وہاج انکار کر رہا تھا۔

آخر تھک ہار کر انہوں نے فون بند کر دیا۔

کیا ہوا پھوپھو سب خیریت ہے ناں؟

عمارہ ان کے پاس آ بیٹھی!

ہاں بیٹا سب خیریت ہے۔ بس یہ وہاج نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔

صبح سے باہر نکلا ہوا ہے دوستوں کے ساتھ۔

اب فون کر کے گھر بلا رہی ہوں تو کہہ رہا ہے۔ آج کا فنکشن اٹینڈ نہی کر سکے گا۔

بھائی صاحب پوچھ رہے ہیں کب سے وہاج کا۔

اب ان کو کیا جواب دوں میں؟

پھوپھو آپ پریشان نا ہو۔

وہاج آجائیں گے۔ کوئی ضروری کام ہو گا۔

آپ جا کر تیار ہو جائیں پھوپھو۔

سب تیار ہو چکے ہیں۔ بس ہم دونوں ہی رہ گئی ہیں۔

www.urdunovelsmania.com

ہاں میں جاتی ہوں!

تم بھی آجاؤ تیار ہو کر میرے بچی۔

وہ عمارہ کو پیار کرتی ہوئیں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

عمارہ کی نظر پھوپھو کے فون پر پڑی!

عمارہ نے فون اٹھالیا۔

لاسٹ ڈائیلنگ وہاج کی تھی۔

عمارہ نے وہاج کا نمبر ڈائل کیا۔

مام۔۔۔میں آپ سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں میں نہی آرہا۔ پھر کیوں آپ بار بار فون کر رہی ہیں۔

آپ پلیز بابا اور اپنی چہیتی عمارہ کے ساتھ چلی جائیں۔

"میں ان کی چہیتی عمارہ ہی بات کر رہی ہوں!

عمارہ کی آواز پر وہاج چونک گیا۔

عمارہ۔۔۔!

تم نے مجھے کال کی۔۔؟

وہاج کو یقین نہی آرہا تھا کہ عمارہ نے اسے کال کی ہے۔

جی میں نے آپ ہی کو کال کی ہے وہاج!

کہاں ہیں آپ صبح سے ؟

میں تو سمجھ رہی تھی آپ اپنے کمرے میں ہیں صبح سے۔

مگر ابھی پتہ چلا آپ گھر پر ہی نہی ہیں۔

کب تک آ رہے ہیں آپ۔۔۔؟

عمارہ سوال پر سوال کر رہی تھی۔

وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تم مجھے مِس کر رہی تھی ناں؟

وہاج کی آواز پر عمارہ کو چپ لگ گئ۔

نہی۔۔میں آپ کو کیوں یاد کروں گی!

وہ تو پھوپھو پریشان ہو رہی تھی اسی لیے میں نے سوچا میں فون کر کہ کہہ دوں آپ کو آنے کے لیے۔شاید

میری بات مان لیں آپ۔

وہاج لمبی ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا عمارہ کے جواب پر۔

ٹھیک ہے تم نے کہہ دیا جو کہنا تھا؟

میرا جواب اب بھی وہی ہے جو پہلے تھا۔

خدا حافظ!

www.urdunovelsmania.com

وہاج۔۔!

وہاج کال کاٹنے ہی لگا تھا کہ عمارہ بول پڑی۔

پلیز آپ آجائیں ناں!

پھوپھو بہت پریشان ہیں۔

عمارہ نے پھر سے کوشش کی۔

اور تم عمارہ۔۔۔۔؟

کیا تم پریشان نہی ہو میرے لیے؟

وہاج نے عمارہ کو پھر سے کشمکش میں ڈال دیا۔

عمارہ سوچ میں پڑ گئی۔

پھوپھو پریشان ہیں تو میں بھی پریشان ہوں۔

آپ تو جانتے ہی ہیں پھوپھو کو پریشان نہی دیکھ سکتی میں۔

"اس کا مطلب تم پھوپھو کے لیے پریشان ہو میرے لیے نہی؟

وہاج نے پھر سے سوال کر ڈالا۔

سوری عمارہ!

میں نہی آسکتا۔۔۔تم مام کے ساتھ چلی جانا۔

وہاج نے عمارہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی کال کاٹ دی۔

عمارہ نے دوبارہ کال ملائی تو وہاج کا نمبر بند تھا۔

عمارہ مایوس ہوتے ہوئے تیار ہونے میں مصروف ہو گئی۔

کچھ دیر بعد عمارہ تیار ہو کر نیچے پہنچ گئی۔

وہاج کا لایا ہوا گرے ڈریس پہنے۔

بالوں کا خوبصورت جوڑا بنایا ہوا۔۔ساتھ میں ماتھے پر ماتھا پٹی۔

کانوں میں جھمکے اور گلے میں خوبصورت ہار،ہاتھوں میں چوڑیاں۔

پاوں میں پائلز اور ہیلز!

ہلکے سے میک اپ میں بھی اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔

وہ تھی ہی اتنی پیاری اسے زیادہ میک اپ لگانے کی ضرورت ہی نہی پڑتی تھی۔

سفید رنگت، لمبی گھنی پلکیں،بڑی بڑی آنکھیں،اور اس کے ہونٹ کے پاس بناتِ ل،اسے سب سے نمایاں بناتا تھا۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ سادگی میں بھی اپنی مثال آپ لگ رہی تھی۔

دوسری طرف منیبہ تھی۔جس کے لمبے بال کھلے ہوئے۔

سلیو لیس ڈریس،ڈوپٹے کا تو کوئی نام و نشان ہی نہی تھا۔

حیا نام کی کوئی چیز ہی نہی تھی اس میں۔

بات سن اے لڑکی!

مسز حسن نے عمارہ کو مخاطب کیا۔

جی چچی جان!

عمارہ بہت ادب سے ان کی طرف مڑی۔

وہ عمارہ کو لے کر مہمانوں سے زرا دور جا رکیں۔

یہ اتنے مہنگے کپڑے کہاں سے آئے تمہارے پاس؟

کل بھی تم نے جو جوڑا پہنا تھا وہ بھی بہت مہنگا تھا۔

جو میں نے تمہیں انیسہ کا جوڑا دیا تھا وہ تو نہی پہنا تم نے!

یہ دو نئے جوڑے کیسے خریدے تم نے؟

اتنے سارے پیسے کہاں سے آئے تمہارے پاس؟

ان کے سوالات پر زرتشہ گھبرا گئی۔

چچی جان وہ میں سلیولیس کپڑے نہی پہنتی آپ تو جانتی ہیں ناں!

ہاں ہاں وہ تو میں جانتی ہوں' تم بات کو گول مول مت کرو۔

یہ کپڑے کہاں سے آئے تمہارے پاس یہ بتاو مجھے!

www.urdunovelsmania.com

"میں نے گفٹ کیے ہیں یہ ڈریس عمارہ کو!

پیچھے سے آنے والی آواز پر عمارہ چونک کر پلٹی!

وہاج گرے پینٹ کوٹ، وائٹ شرٹ پر گرے واسکٹ اور گرے ہی ٹائی پہنے، چہرے پر مسکراہٹ سجائے عمارہ کے برابر آرکا۔

دونوں کے ڈریسز کلر آج بھی میچنگ تھے۔

عمارہ حیران رہ گئی وہاج کو اپنے ساتھ کھڑے دیکھ کر۔

مسز حسن کے چہرے کے تیور بدلے وہاج کو سامنے دیکھ کر۔

ان کو منیبہ کی رات والی حالت یاد آ گئی۔

وہ بنا کچھ بولے آگے بڑھ گئیں۔

پھر واپس پلٹیں۔

آجاو تم دیر ہو رہی ہے 'بیٹھو جا کر گاڑی میں!

ان کا رخ عمارہ کی طرف تھا۔

"ممانی جان آپ پریشان مت ہو!

"عمارہ میرے ساتھ جائے گی میری گاڑی میں!

آپ کو کوئی پریشانی تو نہی؟

وہاج کی بات وہ چونکی!

نہی۔۔۔کوئی پریشانی نہی ہے۔

لے جاو اپنے ساتھ اسے۔

وہ بگڑے تیوڑ لیے آگے بڑھ گئیں۔

وہاج عمارہ کی طرف پلٹا، چہرے پر مسکراہٹ سجائے۔

چلیں مسز!

میرا مطلب مسز شاہزیب۔۔۔

عمارہ نے ناراضگی سے وہاج کی طرف دیکھا۔

آپ تو کہہ رہے تھے کہ نہی آنا آپ نے؟

عمارہ ناراضگی سے بولی۔

واپس چلا جاوں' اگر میرا آنا اچھا نہی لگا تمہیں؟

وہاج بدمزہ ہوتے ہوئے بولا۔

نہی۔۔۔میرا وہ مطلب نہی تھا!

ویسے میں حیران ہوں۔ آپ نے بھی جھوٹ بولنا سیکھ لیا ہے۔

عمارہ کا لہجہ تھوڑا طنزیہ تھا۔

"وقت بہت کچھ سکھا دیتا ہے عمارہ!

تم بھی تو جھوٹ بولتی ہو مجھ سے!

کیا جھوٹ بولتی ہوں میں؟

عمارہ کو تو جیسے صدمہ لگا وہاج کی بات پر۔

نہی کچھ نہی پھر کبھی بتاوں گا۔ چھوڑو یہ سب!

بہت پیاری لگ رہی ہو!

وہاج عمارہ کی تعریف کرنے لگ پڑا۔

ہاں وہ تو میں جانتی ہوں!

آپ بات کو پلٹنے کی کوشش مت کریں۔

یہ بتائیں میں نے کیا جھوٹ بولا ہے آپ سے؟

یہی کہ تم مجھے مِس کر رہی تھی صبح سے!

وہاج کی بات پر عمارہ نظریں چرا گئی۔

چلیں ہمیں دیر ہو رہی ہے وہاج!

عمارہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔

وہاج نے کندھے اچکا دیئے۔

www.urdunovelsmania.com

وہاج کی ماما اور بابا بھی وہیں آ گئے۔

ماشاءاللہ۔۔۔ دونوں کتنے اچھے لگ رہے ہیں ایک ساتھ!

وہاج کی ماما اس کے بابا کے کان میں آہستہ سے بولیں۔

ہاں جی۔۔۔ وہ بھی مسکرا دئیے۔

وہ آگے بڑھیں اور باری باری دونوں کا ماتھا چوم لیا۔

اللہ میرے بچوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ہر بری نظر سے بچائے۔۔ آمین

آمین۔۔۔ وہاج کے آمین کہنے پر عمارہ نے چونک کر وہاج کی طرف دیکھا۔

وہاج مسکرا دیا۔

پھوپھو نے ایسا کیوں کہاں عمارہ کچھ سمجھ نہی سکی۔

مگر پھوپھو کی آنکھوں کی چمک عمارہ کو کچھ اور ہی سمجھانا چاہ رہی تھی۔

وہی جو وہ سمجھنا نہی چاہتی تھی۔

پتہ نہی آجکل پھوپھو کو بھی کیا ہو گیا ہے!

عمارہ دل ہی دل میں سوچنے لگی۔

ارے چلو بھئی دیر ہو رہی ہے سب ہال کے لیے نکل چکے ہیں۔

وہاج کے بابا کی آواز پر سب مسکراتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔

وہاج نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور وہاج کے بابا اس کے ساتھ بیٹھ گئے فرنٹ سیٹ پر۔

عمارہ اور وہاج کی ماما پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔

وہاج کی نظر بار بیک ویو مرر سے نظر آتے عمارہ کے مسکراتے چہرے پر بھٹک رہی تھی۔

وہ مسکراتے ہوئے گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔

"اسے لگتا ہوں میں اِک افسانہ سا۔

"اس کی آنکھوں کی مستی۔

آنکھیں بولتی ہیں اِک افسانہ سا۔

اس کی آنکھوں میں سمایا میں۔

وہ جو ہنستی ہے تو ہنستا ہوں میں۔

میں لگتا ہوں اب دیوانہ سا۔

کہتی ہے وہ مجھے پاگل ہوں میں!

مگر نہی سمجھتی پاگل کیوں ہوں میں۔۔

اس کی آنکھوں کہتی ہیں اِک افسانہ سا۔

اسے لگتا ہوں میں اِک افسانہ سا۔

وہاج گاڑی پارک کر کے واپس آیا تو وہ سب اندر کی طرف بڑھ گئے۔

ہال میں اونچی آواز میں بجتے سپیکرز کا شور پھیلا ہوا تھا۔

وہ لوگ ایک خالی ٹیبل کی طرف بڑھ گئے۔

ولی اور حمزہ بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔

ہم چلتے ہیں کہی اور بچوں کے درمیان ہمارا کیا کام!

مسز احمد مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

احمد صاحب بھی ان کے ساتھ چل پڑے۔

کہاں تھے آپ صبح سے؟

حمزہ کال ڈرنک کا گلاس بھرتے ہوئے بولا۔

بس ایسے ہی دوستوں کو ساتھ مصروف تھا۔

وہاج نے مختصر جواب دیا۔

آو نا وہاج بھائی سٹیج پر چلتے ہیں۔ ولی وہاج کا بازو تھامتے ہوئے بولا۔

نہی نہی۔۔۔میں یہی ٹھیک ہوں بڈیز تم لوگ انجوائے کرو۔

مجھے عمارہ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے اکیلے میں۔۔!

اوکے برو۔۔۔وہ دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔

عمارہ گھبرا گئی۔

مجھ سے کیا بات کرنی ہے وہاج آپ کو؟

عمارہ گھبراتے ہوئے بولی۔

یہاں نہی۔۔۔!

آو باہر چل کر بات کرتے ہیں یہاں بہت شور ہے۔

وہاج عمارہ کا ہاتھ تھامے اسے ہال کے ساتھ بنے گارڈن میں لے گیا۔

دور ایک درخت کے پاس لگے بینچ پر دونوں بیٹھ گئے۔

وہاج آپ کیا کر رہے ہیں یہ سب؟

اگر کسی نے دیکھ لیا تو خوامخواہ کوئی ایشو بن جائے گا۔

عمارہ گھبراتے ہوئے بولی۔

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے عمارہ!

تم سے زیادہ فکر ہے مجھے تمہاری عزت کی۔

سب کا دھیان سٹیج کی طرف ہی تھا جب ہم یہاں آئے ہیں۔

عمارہ مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے ممانی جان کے بارے میں!

پھپھی جان کے بارے میں؟

عمارہ نے سوچ بھری نگاہوں سے وہاج کی طرف دیکھا۔

ہاں عمارہ ممانی جان کے بارے میں اور شاہزیب کے بارے میں۔

لیکن اس سے پہلے تمہیں مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا۔

وہاج نے اپنا ہاتھ عمارہ کی طرف بڑھایا۔

کیا وعدہ۔۔؟

عمارہ نے سوالیہ نظروں سے وہاج کی طرف دیکھا۔

عمارہ تمہیں مجھ پر یقین کرنا ہو گا!

میری کہی ہر بات پر یقین کرنا پڑے گا تمہیں۔

تو بولو کرو گی میرا یقین؟

وعدہ کرتی ہو مجھ سے؟

عمارہ حیران و پریشان سی وہاج کو دیکھنے لگی۔

وہاج آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟

آپ جانتے ہیں میں خود سے زیادہ یقین کرتی ہوں آپ پر۔۔۔!

تو پھر اس سوال کا کیا مطلب ہوا؟

عمارہ نے وہاج کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

وہاج نے عمارہ کا ہاتھ مظبوطی سے تھام کر چھوڑ دیا۔

عمارہ کل رات تم نے کمرے میں جو کچھ دیکھا حقیقت اس کے برعکس ہے۔

منیبہ خوامخواہ میرے گلے پڑ رہی تھی۔

جو تم نے دیکھا ویسا بلکل نہی تھا۔

میں نے منیبہ کے کندھوں پر ہاتھ اس لیے رکھے تا کہ اسے خود سے دور ہٹا سکوں!

اسی وقت تم کمرے میں آ گئی۔۔اور تمہیں لگا کہ ہم دونوں۔۔۔۔اس سے آگے وہاج کچھ نہی بول سکا۔

جب سے میں واپس آیا ہوں تب سے ہی اس کی یہی حرکتیں رہی ہیں۔

اب تو وہ اپنی حدیں بھولنے لگی ہے۔

اسی لیے میں اب مزید یہاں رکنا نہی چاہتا۔

میں کل صبح ہی واپس جا رہا ہوں گھر!

مگر اکیلا نہی!

تم ساتھ چل رہی ہو میرے۔

"بس اب بہت ہو گیا عمارہ!

میں تمہیں مزید اس حال میں نہی دیکھ سکتا۔

میں آپ کے ساتھ کیسے جا سکتی ہوں،یہ میرا گھر ہے۔

"اپنے گھر اور گھر والوں کو چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں میں۔

ہاں میں مانتی ہوں شاہزیب کو میری فکر نہی ہے!

وہ تھوڑے لاپرواہ ہیں!

مگر آخر کار انہیں میرے پاس ہی واپس آنا ہے۔

"شاہزیب اب کبھی واپس نہی آنے والا عمارہ!

یہ گھر والے جن کو تم اپنا سمجھتی ہو۔

ان لوگوں نے بس ہمیشہ تمہیں اپنے مفاد کے لیے استعمال کیا ہے۔

"تمہاری خوشی یا غم سے کوئی فرق نہی پڑتا ان سب کو۔

"عمارہ آنکھیں کھولو!

اپنے ارد گرد دھیان دو۔۔کون اپنا ہے کون پرایا سب سمجھ آجائے گی تمہیں۔

کیا مطلب شاہزیب واپس نہی آئے گا؟

ہمارا نکاح ہوا ہے' میرے لیے واپس آنا ہو گا اسے۔

عمارہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہ کبھی واپس نہی آئے گا عمارہ!

"شاہزیب تمہیں طلاق دے چکا ہے!

ختم کر چکا ہے وہ اس رشتے کو!

اس نکاح کو ختم کر چکا ہے وہ۔۔۔ آج سے سات سال پہلے۔

عمارہ بے یقینی سے وہاج کی طرف دیکھنے لگی۔

اس نے سر نفی میں ہلایا۔

نہی۔۔۔ ایسا نہی ہو سکتا!

عمارہ نے وہاج کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا۔ اور وہاج کا گریبان تھام لیا۔

جو منہ میں آتا ہے بول دیتے ہیں آپ!

وہاج آپ کو کوئی حق نہی ہے کہ آپ میری زندگی میں دخل اندازی کریں۔

"آپ چلے جائیں میری زندگی سے!

سکون سے جینے دیں مجھے۔

میرے شوہر کو مجھ سے مت چھینیں آپ!

آپ اپنے مفاد کی خاطر شاہزیب پر الزامات لگا کر بدگمان کرنا چاہتے ہیں مجھ سے۔

آپ بس ہر حال میں مجھے حاصل کرنا چاہتے ہیں!

بس وہاج اب اور نہی!

چلے جائیں میری زندگی سے!

عمارہ وہاج کا گریبان چھوڑتی ہوئی تیزی سے وہاں سے نکل گئی۔

"باقی اگلی قسط میں۔۔۔امید ہے قسط پسند آئے گی آپ سب کو۔

تو کیا لگتا ہے آپ سب کو؟

"کیا واقعی شاہزیب طلاق دے چکا ہے عمارہ کو؟

اگر اس نے سات سال پہلے طلاق دی عمارہ کو۔۔تو اب تک عمارہ کیوں انجان رہی؟

کیا وہاج چلا جائے صبح عمارہ کے بغیر؟

یا پھر لڑے گا جنگ عمارہ کے ساتھ ہوئی ناانصافیوں پر؟

آپ سب کے جوابات کا انتظار رہے گ

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_8

وہاج حیران رہ گیا عمارہ کے رویے پر۔۔۔

عمارہ اس پر ہاتھ اٹھائے گی ایسا اس نے کبھی نہی سوچا تھا۔

وہاج بے یقینی سے عمارہ کو وہاں سے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

وہ کچھ دیر سوچوں میں گُم بیٹھا رہا۔ پھر وہی سے ہال سے باہر نکل گیا۔

کوٹ اتار کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر پھینک دیا۔

کھینچنے کے انداز میں ٹائی اتار کر پچھلی سیٹ پر پھینکی۔

واسکٹ اتار کر شرٹ کے اوپر والے دو بٹن اس قدر غصے سے کھینچے کہ بٹن ٹوٹ کر زمین پر گر گئے۔

شرٹ کے بازو بٹن کھول کر فولڈ کیے اور گاڑی سے پانی کی بوتل نکال کر منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے لگا۔

غصہ پھر بھی کم ہونے کا نام نہی لے رہا تھا۔

وہاج نے پانی کی بوتل پچھلی سیٹ پر پھینکی۔

ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے ڈیش بورڈ سے اپنا فون اٹھایا۔

اپنی مام کا نمبر ڈائل کیا۔

مسلسل بیل جا رہی تھی۔ مگر وہ فون ریسیو نہی کر رہی تھیں۔

وہاج نے ان کے نمبر پر ایک میسج سینڈ کیا۔ اور فون غصے سے ساتھ والی سیٹ پر پھینک کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔

اندر فنکشن اپنے عروج پر تھا۔

دلہا، دلہن سٹیج کی شان بنے ہوئے تھے۔

ہر طرف سے مبارک باد کی صدائیں آ رہی تھیں۔

کوئی سٹیج پر آ رہا تھا، کوئی جا رہا تھا۔

گفٹس دیئے جا رہے تھے۔

ہر طرف گہما گہمی پھیلی ہوئی تھی۔

تیز میوزک بج رہا تھا۔

مگر اس گہما گہمی کے ماحول میں بھی دور ایک کونے میں کرسی پر بیٹھی عمارہ سب سے انجان بیٹھی تھی۔

کسی نے اس کی طرف نہی دیکھا۔

ہر کوئی اپنے آپ کو سنوارنے میں مصروف تھا۔

سب کو اپنی اپنی پڑی تھی۔

عمارہ سب سے الگ ایک کونے میں بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔

وہ یہ بھی بھول چکی تھی وہ کہاں ہے اس وقت۔

سب سے بیگانی بیٹھی وہ آنسو بہاتے ہوئے اپنے ہاتھ کو تک رہی تھی۔

وہی ہاتھ جو اس نے وہاج پر اٹھایا تھا۔

وقت گزرتا گیا۔ سب مہمان اپنے گھروں کو روانہ ہونے لگے۔

وہ ویسے ہی سب سے بیگانی بیٹھی رہی۔

اچانک کسی نے اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔

وہ چونک کر پلٹی!

دل میں جس کا خیال تھا وہ سامنے ہو۔

ایسا ضروری تو نہی!

عمارہ۔۔۔بیٹا کہاں تھی تم؟

میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی۔

تم یہاں چھپ کر بیٹھی ہو۔

وہاج بھی نظر نہی آرہا مجھے۔۔!

تمہیں پتہ ہے کہاں ہے وہ؟

سامنے پھوپھو کھڑی تھیں وہاج نہی!

عمارہ نا سمجھی سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

وہ بول رہی تھیں۔ مگر عمارہ تو سن ہی نہی رہی تھی۔

وہ تو کسی اور ہی دنیا میں گُم لگ رہی تھی۔

عمارہ۔۔۔!

انہوں نے عمارہ کو کندھے سے تھام کر ہلایا۔

عمارہ چونکی!

جی پھوپھو جان۔۔۔؟

آپ کچھ کہہ رہی تھیں؟

عمارہ کیا ہوا ہے تمہیں؟

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں؟

وہ فکرمندی سے عمارہ کا ماتھا چھوتے ہوئے بولیں۔

جی پھوپھو میں بلکل ٹھیک ہوں!

سب چلے گئے کیا؟

عمارہ اِرد گرد نظر دوڑاتے ہوئے بولی۔

ہاں بیٹا سب چلے گئے ہیں۔

وہاج کی کوئی خبر نہی ہے۔

تم جانتی ہو وہاج کہاں ہے؟

کچھ بتا کر گیا کیا وہ تمہیں؟

نہی پھو پھو جان!

میں نہی جانتی وہاج کہاں ہیں۔وہ مجھے کچھ بھی بتا کر نہی گئے۔

عمارہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔

کیا ہوا عمارہ سب خیریت تو ہے ناں بیٹا؟

تمہاری آنکھیں کیوں سرخ ہو رہی ہیں۔

ایسا لگ رہا ہے جیسے تم رو رہی تھی۔

نہی۔۔۔پھو پھو جان ایسا کچھ نہی ہے۔۔۔دراصل آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔

بس اسی لیے آنکھوں سے پانی نکل آیا۔

ہم چلیں۔۔۔؟

www.urdunovelsmania.com
اردو ناولز مینیا

عمارہ بات پلٹتے ہوئے بولی۔

نہی عمارہ میں جانتی ہوں تم روتی رہی ہو۔

مجھے بتاو بیٹا کیا ہوا ہے؟

کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟

بھابی نے تو نہی کچھ کہہ دیا؟

نہی پھوپھو جان!

ایسا کچھ بھی نہی ہے!

کسی نے کچھ نہی کہا مجھ سے 'بس مجھے ماما، بابا بہت یاد آرہے تھے آج۔

بس اسی لیے تھوڑی اداس ہو گئی تھی میں۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات نہی۔

میری بچی۔۔۔ مت رویا کرو۔

میرے ہوتے ہوئے تمہیں اداس ہونے کی کوئی ضرورت نہی ہے۔

وہ عمارہ کا سر اپنے کندھے سے لگاتے ہوئے بولیں۔

عمارہ پھر سے رونے لگی۔

آپ سب کا ہی تو سہارا ہے مجھے!

آپ سب کے بغیر بہت تنہا ہو جاتی ہوں میں۔

ایسا مت سوچا کرو بیٹا تم!

ہم سب ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔ اور اب تو وہاج بھی واپس آ گیا ہے۔

وہ تمہاری خاطر ہی تو۔۔۔۔!

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی گاڑی کے ہارن پر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔

چلو چلتے ہیں تمہارے پھوپھا جی ٹیکسی لے آئے ہیں شاید۔

وہاج تو بتائے بغیر ہی چلا گیا۔

اب ٹیکسی پر ہی واپس جانے پڑے گا ہمیں۔

وہ دونوں باہر کی طرف بڑھ گئیں۔

وہاج کے بابا ان دونوں کا باہر ہی انتظار کر رہے تھے۔

وہ دونوں آ کر گاڑی میں بیٹھ گئیں۔ تو ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

گھر پہنچ کر عمارہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

گیارہ بج رہے تھے۔

عمارہ نے ایک نظر سامنے بند وہاج کے کمرے کے بند دروازے پر ڈالی۔

عمارہ بہت ہمت کرتے ہوئے بند دروازے کی طرف بڑھی۔

دروازہ ناک کیا۔۔۔!

مگر کوئی جواب نہی ملا۔

عمارہ نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھل گیا۔

عمارہ اندر داخل ہو گئی۔

وہاج کمرے میں نہی تھا۔

عمارہ وہیں سے واپس پلٹ گئی۔

کمرے کا دروازہ بند کیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

کپڑے تبدیل کیے اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

سونے کے لیے لیٹ تو گئی۔مگر نیند کے کوئی آثار نہی تھے آنکھوں میں۔

عمارہ افسوس کے دلدل میں دھنستی جا رہی تھی۔

افسوس اس بات کا ہو رہا تھا کہ اس نے وہاج پر ہاتھ اٹھایا۔

وہاج سچ بول رہا تھا!

یا پھر اسے کوئی غلط فہمی ہوئی تھی۔عمارہ سچ سے انجان تھی۔

جو بھی ہوا اسے وہاج پر ہاتھ نہی اٹھانا چاہیے تھا۔

اب وہ اپنی حرکت پر افسوس کر رہی تھی۔

مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔

وہاج جا چکا تھا۔

اسے وہاج پر اتنا تو یقین تھا کہ وہ جھوٹ نہی بول سکتا!

مگر اتنی بڑی بات وہاج نے کیوں کہہ دی عمارہ سمجھ پا رہی تھی۔

وہاج کیا ہو گیا ہے آپ کو؟

کیوں کر رہے ہیں آپ یہ سب؟

کیوں اتنے خود غرض بن رہے ہیں آپ۔۔؟

آپ تو مجھ سے محبت کرتے تھے ناں؟

اب بھی کرتے ہیں!

تو پھر کیوں میرا گھر اجاڑنا چاہتے ہیں آپ؟

کیوں مجھ سے شاہزیب کا نام چھین لینا چاہتے ہیں آپ؟

"قسمت کے فیصلے اللہ کے لکھے ہوتے ہیں' خدا کہ سوا انہیں کوئی نہی مٹا سکتا!

تو پھر کیوں وہاج۔۔؟

"کیوں لڑ رہے ہیں آپ قسمت کے لکھے کے ساتھ!

آپ جانتے ہیں اللہ کی یہی مرضی ہے۔

"ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے نہی بنے "

"ہماری منزل الگ ہے 'راستے الگ ہیں،،

تو پھر کیوں آپ غلط راستے پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

"بھول کیوں نہی جاتے آپ مجھے؟

عمارہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ ناک ہوا۔

عمارہ ڈوپٹہ سر پر ٹکاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی۔

دروازہ کھولا تو باہر پھوپھو کھڑی تھیں۔ کھانے کی ٹرے اٹھائے وہ مسکراتی ہوئیں کمرے میں داخل ہوئیں۔

میں جانتی تھی تم نے کھانا نہی کھایا ہو گا!

اسی لیے کھانا لے کر آئی ہوں۔

تم اپنا خیال بلکل بھی نہی رکھتی!

دیکھو تو سہی۔۔۔ کتنی کمزور ہو گئی ہو۔

عمارہ کا دل تو نہی چاہ رہا تھا کھانا کھانے کو۔ مگر پھوپھو کے اتنے پیار اور خلوص سے کھانا لانے پر عمارہ انکار نہ کر سکی۔

وہ مسکراتی ہوئی پھوپھو کے ہاتھ سے کھانا کھانے لگی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

وہ ایسے ہی عمارہ کو کھانا کھلاتی تھیں بچپن میں۔

عمارہ ان کے بھائی کی بہت لاڈوں اور منتوں والی اولاد تھی۔

باقی سب بچوں سے زیادہ عزیز تھی انہیں۔

جس دن عمارہ پیدا ہوئی اسی دن انہوں نے عمارہ کو گود میں لیتے ہوئے اسے اپنی بیٹی بنانے کا عہد کر لیا۔

عمارہ جب اس دنیا میں آئی وہاج اس وقت چار سال کا تھا۔

ماں کی گود میں عمارہ کو دیکھ کر اسے جلن سی محسوس ہونے لگتی۔

وہ کسی نا کسی طرح ماں سے اپنی ناراضگی ظاہر کرتا رہتا۔

کبھی شاہزیب سے جھگڑنے لگتا۔ تو کبھی انیسہ کے بال کھینچتا۔

کبھی ولی اور حمزہ کو تنگ کرنے لگتا۔

سارے گھر میں وہاج، وہاج ہو رہی ہوتی۔

وہاج نے یہ کر دیا، وہاج نے وہ کر دیا۔

ولی اور حمزہ دونوں جڑواں تھے۔

یہ دونوں عمارہ سے دو سال بڑے تھے۔

جبکہ وہاج، شاہزیب اور انیسہ تینوں ہم عمر تھے۔

شاہزیب اور انیسہ یہ دونوں بھی جڑواں تھے۔

منیبہ، عمارہ سے ایک سال چھوٹی تھی۔

وہاج کے بابا ان دنوں ملک سے باہر رہتے تھے۔

وہاج کے دادا اور دادی کی دیتھ ہو چکی تھی۔

اسی لیے ان کے لیے اکیلے وہاں رہنا مشکل ہو رہا تھا وہاج کے ساتھ۔

اسی لیے وہ اسلام آباد سے لاہور آ کر رہنے لگیں۔

وہاج جب جب ماں کی گود میں عمارہ کو دیکھتا اپنا غصہ دکھانا شروع کر دیتا۔

مسز احمد مسکرا کر اسے اپنے پاس بٹھا لیتیں۔

وہاج یہ دیکھو یہ ہماری گڑیا ہے۔

کتنی پیاری ہے ناں۔

وہ بہانے بہانے سے وہاج کو مخاطب کرتی رہتیں۔

شروع شروع میں تو وہاج رونا شروع کر دیتا یا پھر کھلونے اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگتا۔

مگر آہستہ آہستہ وہ عمارہ سے مانوس ہونے لگا۔

اس کی آنکھیں وہاج کو اچھی لگنے لگیں۔ وہ گول گول آنکھیں مٹکا کر وہاج کی توجہ اپنی جانب کھینچنے لگی۔

وہاج سکول سے آتے ہی عمارہ کے پاس چلا جاتا۔

وہ بھی ننھے ننھے قدم اٹھاتی وہاج کی طرف بڑھتی۔

ایک دن وہاج اس گول مٹول سی گڑیا کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

مسز احمد مسکراتے ہوئے ان کے پاس آ بیٹھیں۔

ان کو دیکھ کر عمارہ جلدی سے ان کی طرف بڑھی۔

مگر وہاج نے اس کا راستہ روک دیا۔

نہی۔۔۔ تم صرف میری گڑیا ہو!

تم کسی اور کے پاس نہی جا سکتی۔

مسز احمد مسکرا دیں۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے دونوں کو اپنے سامنے بٹھایا۔

جی وہاج بیٹا یہ آپ کی گڑیا ہے!

آپ کو ہمیشہ اس کے ساتھ رہنا ہے۔اس کا خیال رکھنا ہے۔

پرامس۔۔۔؟

مسز احمد نے وہاج کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

پرامس۔۔۔وہاج نے مسکراتے ہوئے اپنی ماما کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

عمارہ نے بھی اپنا ننھا ہاتھ وہاج کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

وقت اسی طرح تیزی سے گزرتا گیا۔دیکھتے ہی دیکھتے بچے بڑے ہونے لگے۔

جب وہاج آٹھویں جماعت کے پیپرز سے فری ہوا تو اس کے بابا پاکستان واپس آ گئے۔

وہاج کو اپنے گھر واپس جانا پڑا۔

مگر چند دنوں بعد ہی مجبوراً مسز احمد اسے لیے یہاں آ گئیں۔

وہاج کا وہاں دل ہی نہی لگ رہا تھا۔

تو پھر مجبوراً انہوں نے یہی لاہور میں ہی وہاج کا دوبارہ داخلہ کروا دیا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور عمر بڑھنے کے ساتھ وہاج کو اپنی زندگی میں عمارہ کی اہمیت سمجھ آنے لگی۔

مگر عمارہ اس کی فیلنگز کو سمجھنے سے قاصر تھی ابھی۔

آخر کار ایک دن وہاج نے ہمت کر کے عمارہ سے اپنے دل کی بات کہہ دی۔

اس دن کے بعد عمارہ بدلنے لگی۔

اب وہ وہاج کے سامنے آنے سے کترانے لگی تھی۔

وہاج اس کی ساری حرکتوں سے واقف تھا۔

بس مسکرا کر اگنور کر دیتا۔

عمارہ کے دل میں بھی وہاج کے لیے محبت پیدا ہونے لگی۔

اس کا شرمانا، گھبرانا، سامنے آنے سے کترانا وہاج سے چھپا نہی تھا۔

مگر وہ ابھی کوئی فیصلہ نہی کر سکتا تھا۔

وہ پڑھ کر کسی قابل بننا چاہتا تھا پہلے،اور عمارہ کی بھی پڑھائی مکمل کروانا چاہتا تھا۔

"قسمت کا لکھا کون جانتا تھا!

وہاج نے کہاں سوچا تھا کہ بہت جلد اس کی گڑیا اس سے چھین لی جائے گی۔

وہ تو بہت پرسکون تھا کہ اس کی گڑیا کو کوئی چھین نہی سکتا اس سے۔

عمارہ کے ماما،بابا کی اچانک موت پر عمارہ بکھر کر رہ گئی۔

چند دنوں بعد وہاج اکیڈمی سے واپس آیا تو شاہزیب کے کمرے سے آتی آوازوں پر اس کے قدم رک گئے۔

شاہزیب میری بات مان لو بیٹا!

اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے،ورنہ سب کچھ ہاتھ سے نکل جائے گا۔

بس نکاح ہی تو کرنا ہے۔

باقی جیسے تمہاری مرضی۔

دل چاہے تو دوسری شادی کر لینا،میں تمہیں نہی روکوں گی۔

ہر حال میں تمہارا ساتھ دوں گی۔

بس تم میری بات مان لو!

نہی ماما۔۔۔میں یہ نہی کر سکتا!

آپ ولی یا حمزہ میں سے کسی سے پوچھ لیں اگر وہ راضی ہوتے ہیں۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

مگر مجھ سے اس کام کی امید بلکل مت رکھنا آپ!

میں ابھی شادی نہی کرنا چاہتا!

شادی اور وہ بھی عمارہ سے!

ایمبوسبل۔۔۔!

یہ شاہزیب کی آواز تھی۔

عمارہ کے نام پر وہاج چونکا!

تو ممانی جان عمارہ اور شاہزیب کی شادی کی بات کر رہی ہیں۔

وہاج کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا!

یہ کیا کہہ رہے ہو تم شاہزیب؟

ممانی جان کی آواز اب غصے سے بھری تھی۔

ولی اور حمزہ چھوٹے ہیں، تم بڑے ہو۔

پہلے تمہاری شادی ہو گی۔ اور شادی کی بات نہی کر رہی میں۔

ابھی تو صرف نکاح کی بات کر رہی ہوں!

شادی جب تمہاری مرضی ہو تب کر لینا۔

تم بس نکاح کر لو عمارہ سے!

یہ میرا مسئلہ نہی ہے ماما!

آپ وہاج سے پوچھ لیں۔۔۔!

وہاج کرلے عمارہ سے نکاح!

عمارہ کو تحفظ ہی تو دینا ہے تو وہاج کیوں نہی!

ویسے بھی ان دونوں کی آپس میں بہت بنتی ہے۔اچھے لگیں گے دونوں ایک ساتھ۔

خبر دار۔۔۔۔۔!

خبر دار۔۔۔جو وہاج کا نام لیا تم نے!

عمارہ کا نکاح تم سے ہی ہو گا۔۔۔بھاڑ میں گیا تحفظ!

مجھے اپنی جائیداد کی فکر ہے۔۔۔اور تمہیں تحفظ کی پڑی ہے۔

اگر عمارہ کا نکاح وہاج سے کر دیا تو تمہارے بڑے پاپا کی ساری جائیداد جو اب عمارہ کی ہے وہاج کو مل جائے گی۔

اور میں کسی بھی صورت یہ جائیداد ہاتھ سے جانے نہی دوں گی۔

سن لو تم کان کھول کر۔۔۔!

جتنی جلدی ہو سکے مجھے اپنا فیصلہ بتا دو۔

نہی تو میرے غصے سے تو واقف ہی ہو تم!

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

وہ غصے سے کمرے سے باہر نکل گئیں۔

وہاج تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ مسز حسن نے پلٹ کر نہی دیکھا۔ ورنہ وہ وہاج کو ان کی اور شاہزیب کی باتیں سنتے دیکھ لیتیں۔

وہاج نے اسی وقت اپنی ماما کا نمبر ڈائل کیا اور ان کو ساری بات بتا دی۔

ان کو تو جیسے صدمہ لگا بھابی کی باتیں سُن کر۔

"وہاج تم فکر نہی کرو بیٹا عمارہ کا نکاح تم سے ہی ہو گا۔

میں ابھی بات کرتی ہوں تمہارے بابا سے۔۔۔!

اچھا کیا تم نے بتا دیا مجھے۔

ویسے بھی میں خود ہی بھائی صاحب سے اس بارے میں بات کرنے ہی والی تھی۔

میں نے بچپن سے ہی عمارہ کو تمہارے لیے چن رکھا تھا۔

میں تو بس ابھی گھر کے حالات دیکھ کر مناسب نہی سمجھ رہی تھی بات کرنا۔

مگر تم فکر نہی کرو۔

میں تمہارے بابا کو لے کر جلدی وہاں آوں گی۔

ٹھیک ہے مام۔۔۔ آپ جلدی آجائیں۔

میں کسی بھی حال میں عمارہ کو کھونا نہی چاہتا۔

آپ جلد از جلد عمارہ کا نکاح مجھ سے کروا دیں۔

اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔

وہاج دیوانہ وار بول رہا تھا۔

اس بات سے انجان کہ دروازے کے باہر کوئی اس کی باتیں سن رہا ہے۔

وہ مسز حسن تھیں۔۔۔وہ سکتے سی حالت میں دروازے کے باہر کھڑیں وہاج کی باتیں سن رہی تھیں۔

وہ تیزی سے شاہزیب کے کمرے کی طرف بڑھیں۔

"مام مجھے عمارہ کی جائیداد نہی،بس عمارہ چاہیے"

آپ ممانی جان سے بولیں وہ سب کچھ رکھ لیں!

"بس عمارہ کو مجھ سے دور مت کریں!

وہاج بیٹا پریشان نا ہو میری جان!

ہم ایک دو دن تک آ رہے ہیں وہاں۔

اپنا خیال رکھنا۔

خدا حافظ!

انہوں نے فون بند کر دیا۔

مگر اگلے دن جو ہوا وہاج کبھی سوچ بھی نہی سکتا تھا۔

ولی کا فون آیا وہاج کو!

کہاں ہو یار تم؟

گھر میں شاہزیب بھائی اور عمارہ کا نکاح ہے اور تم گھر پر ہی نہی ہو۔

جلدی پہنچو گھر!

وہاج سکتے میں رہ گیا۔

وہ ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے گھر پہنچا، مگر تب تک نکاح ہو چکا تھا۔

مسز حسن مٹھائی کی پلیٹ اٹھائے وہاج کی طرف بڑھیں۔

یہ لو وہاج مٹھائی کھاو!

عمارہ اور شاہزیب کے نکاح کی!

یہ الفاظ وہاج کی سماعتوں پر کانٹوں کی طرح چُبے۔

مسز حسن اور شاہزیب کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

حسن صاحب اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔

عمارہ بھی یہاں نہی تھی۔

وہاج سکتے سی کیفیت میں عمارہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"قسمت کا لکھا یہی تھا!

عمارہ وہاج کی قسمت میں نہی تھی۔شاہزیب کی قسمت میں لکھ دیا گیا تھا اس کو۔

وہاج کی گڑیا اس سے چھین لی گئی تھی۔

"مسز احمد عمارہ کو کھانا کھلاتے ہوئے ماضی میں کھو چکی تھیں۔

آخر کار آٹھ سال بعد ان کو پھر سے امید کی ایک کرن ملی تھی۔

وہاج آٹھ سال بعد واپس آیا اپنی گڑیا کی خاطر!

اب تم سو جاو آرام سے۔۔۔صبح ملتے ہیں۔

وہ عمارہ کو کھانا کھلا کر برتن سمیٹتے ہوئے چل پڑیں۔

عمارہ مسکراتے ہوئے دروازہ بند کرتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ گئی۔

کچھ دیر بعد اچانک سے عمارہ کو سر میں شدید قسم کا درد شروع ہو گیا۔

عمارہ کا دل گھبرانے سا لگا۔

وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

اس کا رخ کچن کی جانب تھا،تاکہ دوائی کھا سکے۔

اچانک اس کے کانوں میں فون کی رنگ ٹون کی آواز گونجی۔

کچن کے ساتھ بنے ڈرائینگ روم سے آ رہی تھی وہ آواز۔

عمارہ تیزی سے ڈرائینگ روم کی طرف بڑھی۔

سامنے صوفے پر پڑا پھوپھو کا فون بج رہا تھا۔

عمارہ صبح فون یہیں پر بھول گئی تھی وہاج سے بات کرنے کے بعد۔

عمارہ نے فون دیکھا تو وہاج کا نام جگمگا رہا تھا۔

عمارہ نے ڈرتے ڈرتے کال ریسیو کر کے فون کان سے لگا لیا۔

ہیلو۔۔!

آواز پر عمارہ چونکی!

یہ آواز وہاج کی نہی تھی۔

جی آپ کون؟

عمارہ گھبراتے ہوئے بولی۔

میم یہ جن کا فون ہے ان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔بہت بری طرح۔

گاڑی درخت سے ٹکرائی ہے۔

ان صاحب کو سر پر چوٹ لگی ہے۔

ان کو ہاسپٹل پہنچا دیا گیا ہے۔ان کی حالت بہت زیادہ خراب ہے۔

آپ اپنے گھر والوں کو بتا دیں۔

ہیلو۔۔۔میم آپ سن رہی ہیں؟

www.urdunovelsmania.com

عمارہ سکتے میں آچکی تھی۔

وہاج کا ایکسیڈنٹ!

نہِ۔۔۔اس نے سر نفی میں ہلایا۔

صوفے پر گر سی گئی۔فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر جا گرا۔

باقی اگلی قسط میں۔۔۔امید ہے آج کی قسط بھی اچھی لگی ہو گی آپ سب کو۔

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_9

عمارہ کا سر بہت وزنی ہو رہا تھا۔

وہ اپنے حواس میں نہی لگ رہی تھی۔۔۔وہ صدمے میں جا چکی تھی۔

وہاج کے ایکسیڈنٹ کی خبر اس کے لیے کسی قیامت سے کم نہی تھی۔

کال کٹ چکی تھی!

عمارہ صدمہ کی حالت پر نیچے گرے فون کو دیکھ رہی تھی۔

فون کی رنگ ٹون پھر سے بجنے لگی۔

رنگ ٹون کی آواز پر عمارہ چونک کر حوش میں آئی۔

وہ بہ مشکل خود کو سنبھالتے ہوئے فون کی طرف بڑھی۔

فون اٹھا کر ڈرائنگ روم سے باہر نکل کر پھوپھو کے کمرے کی طرف بڑھی۔

عمارہ کو ایک ایک قدم اٹھانا بہت بھاری لگ رہا تھا۔

اسے پتہ ہی نہی چلا کب اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

وہ بہ مشکل پھوپھو کے کمرے کی طرف بڑھی۔

کمرے کا دروازہ ناک کیا۔

ایک، دو، تین۔۔ آخر کار تیسری دفعہ دروازہ ناک کرنے پر وہاج کے بابا نے دروازہ کھولا۔

عمارہ کو روتے دیکھ وہ پریشان ہو گئے۔

کیا ہوا بیٹا سب خیریت تو ہے ناں؟

وہ بے چینی میں بولے۔

عمارہ نے سر ناں میں ہلا دیا۔

اس کے ہاتھ میں فون مسلسل بج رہا تھا۔

عمارہ نے وہ فون ان کی طرف بڑھا دیا۔

انہوں نے حیرانگی سے فون تھام لیا۔

سکرین پر انجان نمبر چمک رہا تھا۔

انہوں نے فون کان سے لگا لیا۔

ہیلو۔۔۔!

بس اتنا ہی بول سکے۔

اس سے آگے مزید ان میں بولنے کی ہمت نہی رہی۔

پھوپھو نماز پڑھ کر باہر آ گئیں۔

کیا ہوا عمارہ!

تم رو کیوں رہی ہو؟

وہ ایک نظر فون کان سے لگائے پریشان سے کھڑے احمد صاحب پر ڈالتے ہوئے عمارہ کی طرف بڑھیں۔

اوکے۔۔۔انہوں نے بس اتنا بولتے ہوئے فون کان سے ہٹا دیا۔

کیا ہوا سب خیریت تو ہے ناں احمد صاحب؟

آپ پریشان لگ رہے ہیں مجھے۔۔۔اور کس سے بات کر رہے تھے آپ؟

خیریت ہی تو نہی ہے بیگم!

وہ پریشان سے بولے۔

عمارہ الگ آنسو بہا رہی تھی۔

آخر ہوا کیا ہے؟

آپ کچھ بتا کیوں نہی رہے؟

میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔

وہ بھی پریشان ہو چکی تھیں۔

وہاج کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے!

سر پر چوٹ لگی ہے،،،

آئی سی یو میں ایڈمٹ ہے وہاج۔

وہ بہت ہمت کرتے ہوئے بولے۔

انہوں نے جیسے بم پھوڑا۔۔۔ان کے الفاظ ماں کے دل پر پتھر کی طرح برسے۔

کیا۔۔۔ایکسیڈنٹ!

کہاں ہے وہاج۔۔۔؟

میرا بیٹا ٹھیک تو ہے ناں۔۔۔؟

آپ مجھے اس کے پاس لے چلیں جلدی!

وہ اپنے حواس کھو بیٹھی تھیں ایکسیڈنٹ کا نام سن کر۔

ہاں ہم جا رہے ہیں ہاسپٹل۔۔۔!

تم پریشان مت ہو۔کچھ نہی ہو گا وہاج کو۔

سنبھالو خود کو!

میں حسن بھائی کو بتا کر آتا ہوں۔

وہ تیزی سے نیچے کی طرف بڑھے۔

عمارہ پھوپھو کی طرف بڑھی۔ان کو کمرے میں لے گئی۔

پانی کا گلاس ان کی طرف بڑھایا۔

مگر انہوں نے پانی پینے سے انکار کر دیا۔

اس وقت دونوں کی حالت ایک سی تھی۔

دونوں ہی وہاج کے لیے رو رہی تھیں،،،

دونوں کی آنکھیں برس رہی تھیں۔

پتہ نہی کس حال میں ہو گا میرا بچہ!

پھوپھو روتے ہوئے بول رہی تھیں۔

عمارہ ان کو چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر وہ مسلسل آنسو بہا رہی تھیں۔

پھوپھو پلیز چپ ہو جائیں!

کچھ نہی ہو گا وہاج کو۔۔۔!

ہم سب کی دعائیں ہیں ان کے ساتھ۔۔۔

آپ آئیں میں آپ کو نیچے لے چلوں۔۔ ہمیں ہاسپٹل جانا ہے۔

وہ ان کو لے کر نیچے کی طرف بڑھی۔

سب لوگ اٹھ چکے تھے۔

سب پریشان ہو چکے تھے۔ سوائے منیبہ کے!

حسن صاحب نے جلدی سے اپنی گاڑی نکالی، مسز حسن اور وہاج کے مام، ڈیڈ ان کے ساتھ ہاسپٹل کے لیے روانہ ہو گئے۔

عمارہ جانا چاہتی تھی۔ مگر چچی کے گھورنے پر رک گئی۔

ولی اور حمزہ کو گھر پر ہی رکنا پڑا۔ کیونکہ عمارہ اور منیبہ گھر میں اکیلی تھیں۔

شادی والا گھر تھا کچھ بھی ہو سکتا تھا!

اسی لیے حسن صاحب دونوں کو سختی سے گھر میں رکنے کی تاکید کرتے ہوئے ہاسپٹل کے لیے روانہ ہو گئے۔

عمارہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر آنسو بہانے لگی۔

اس ایکسیڈنٹ کا قصوروار وہ خود کو سمجھ رہی تھی۔

نا وہ وہاج پر ہاتھ اٹھاتی نا وہ غصے میں وہاں سے جاتا۔

"نا یہ ایکسیڈنٹ ہوتا۔

عمارہ آنسو بہاتے ہوئے اپنے آپ کو کوس رہی تھی۔

سب میری وجہ سے ہوا ہے!

پلیز وہاج مجھے معاف کر دیں۔

مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔

میں نے آپ پر ہاتھ اٹھایا۔

آپ کو برا بھلا کہا۔

جھوٹا بولا آپ کو!

آپ کو اپنی زندگی سے دور جانے کو بولا۔

مگر میں نے ایسا کچھ نہی چاہا تھا وہاج!

میں تو ہر وقت آپ کی سلامتی کی دعائیں کرتی آئی پچھلے آٹھ سالوں سے۔

ایسا کوئی پل نہی گزرا جب میں نے آپ کو یاد نا کیا ہو۔

"ہر پل، بس آپ کو یاد کیا!

آپ کی یاد میں راتیں جاگ کر گزاریں۔

کاش آپ مجھے تنہا چھوڑ کر نا جاتے۔

اپنے پیار کے جنگ لڑتے!

مگر آپ نے فرار کا راستہ چن لیا۔

مجھے غلط سمجھ کر اپنے دل میں میرے لیے بد گمانیاں پیدا کر لیں۔

آٹھ سال کے لیے مجھ سے دور چلے گئے۔

مگر آپ دور ہو کر بھی ہمیشہ میرے پاس رہے۔

"میں آپ کو کبھی بھلا نا پائی۔

ہاں میں مانتی ہوں وہاج!

"مجھے محبت ہے آپ سے!

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"آج میں سچے دل سے اپنی محبت کا اقرار کر رہی ہوں،

"میں مانتی ہوں میں نے آپ سے محبت کی ہے۔۔ مگر "قسمت کا لکھا" جو سامنے تھا۔

"قسمت کا لکھا مجھے ماننا پڑا۔ اور میں اس محبت سے دور بھاگتی آئی۔

وہاج میں نہی جانتی حقیقت کیا ہے!

"شاہزیب مجھے طلاق دے چکا ہے یا نہی!

میں نہی جانتی۔۔۔

میں بس اتنا جانتی ہوں۔ جب سے ہوش سنبھالا ہے بس آپ کو چاہا ہے۔

"محبت لفظ سے آپ نے آشنا کروایا مجھے!

مجھے محبت میں جینا سکھایا'

مگر ضروری نہی کہ محبت مل جائے۔۔۔!

"محبت میں دوری نا ہو تو محبت پھر محبت نہی لگتی۔

"محبت میں قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔۔

"محبت قربانی کا نام ہے۔

"محبت ایک جزبہ ہے!

ایک نام ہے ایثار کا!

میں نہی جانتی حقیقت کیا ہے وہاج۔

آپ مجھ سے دور رہیں چاہے پاس۔

مجھ سے محبت کریں یا نفرت۔

میں بس آپ کی سلامتی چاہتی ہوں۔

عمارہ آنسو پونچھتے ہوئے اٹھ کر وضو کرنے چلی گئی۔

جائے نماز بچھا کر وہاج کی سلامتی کے لیے دعائیں مانگنے لگی۔

سب لوگ ہاسپٹل پہنچے تو جس لڑکے نے فون کیا تھا وہ ابھی تک وہیں پر تھا۔

وہاج کا فون اس نے حسن صاحب کی طرف بڑھا دیا اور بتانے لگا کہ وہ گزر رہا تھا تو اچانک اسے سڑک سے دور درخت سے ٹکرائی گاڑی نظر آئی۔

جیسے ہی آگے بڑھ کر دیکھا تو اندر یہ بھائی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

ان کا سر سٹیرنگ وہیل پر گرا ہوا تھا۔

میں نے نبض چیک کی تو چل رہی تھی۔ مگر بہت مدھم۔

میں نے وقت ضائع کیے بغیر ہی ان کو اپنی گاڑی میں ہاسپٹل لے آیا۔

اور گاڑی سے ان کا فون بھی مل گیا مجھے۔

میں بہت دیر سے فون کر رہا تھا میں۔

ان کے فون پر تو لاک لگا ہوا تھا۔ تو میں نے ان کے فون سے سم نکال کر اپنے فون میں منتقل کر دی۔

مجھے بس ڈائلنگ میں یہی ایک نمبر شو ہوا تو میں اسی نمبر پر کال کرتا رہا۔

بہت بہت شکریہ بیٹا!

آپ نے بہت بڑا احسان کیا ہے ہم سب پر۔

حسن صاحب اس کا کندھا تھپتپاتے ہوئے بولے۔

نہی انکل آپ ایسا مت بولیں۔

اللہ نے وسیلہ بنا کر بھیجا مجھے!

میرا کوئی احسان نہی اس میں۔

بس دعاوں میں یاد رکھیئے گا۔

میں چلتا ہوں۔ ان کا سم کارڈ واپس فون میں رکھ دیا ہے میں نے۔

وہ ہاتھ ملاتے ہوئے وہاں سے چل پڑا۔

احمد صاحب ریسپشن سے انفارمیشن لینے چلے گئے۔

نرس نے کہا آپ لوگ ایک ایک کر کے اندر جا سکتے ہیں۔

مگر پیشنٹ کو ڈسٹرب نہی کرنا آپ لوگ!

بس ان کو دیکھ کر واپس آجائیں۔

ان کی حالت بہت زیادہ خراب ہے۔

احمد صاحب نے وہی بات سب کو آ کر بتا دی۔

مسز احمد تیزی سے آگے بڑھیں۔

پہلے مجھے جانے دیں احمد صاحب۔۔ مجھے دیکھنا ہے اپنے بچے کو۔

احمد صاحب نے سر ہاں میں ہلا دیا۔

وہ آئی سی یو کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوئیں۔

سامنے مشینوں میں جکڑے اپنے لختِ جگر کو دیکھ کر ان کا دل تڑپ اٹھا۔

سر پر پٹیاں، سفید چہرے پر خون کے نشان، منہ پر آکسیجن ماسک۔

سفید شرٹ بھی خون کے دھبوں سے لتھی پڑی تھی۔

وہاج ہوش و حواس سے بیگانہ پٹیوں اور مشینوں سے جکڑا لیٹا ہوا تھا۔

دل کی دھڑکن بہت مدھم چل رہی تھی۔

بلیڈ پریشر بھی بہت کم تھا۔

نہی۔۔یہ وہاج نہی ہو سکتا!

انہوں نے سر نفی میں ہلایا۔

وہاج کا ہاتھ تھامتے ہوئے ہونٹوں سے لگا کر آنکھوں سے لگا لیا۔

www.urdunovelsmania.com

یہ سب کیا ہو گیا میرے بچے کو۔

کچھ دیر پہلے تو ہنسی خوشی شادی میں تھا۔

مجھے پتہ ہی نہی چلا کب وہاں سے نکل گیا۔

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ یہ سب ہونے والا ہے تو میں اپنے بیٹے کو وہاں سے جانے ہی نہی دیتی۔

وہاج اٹھو نا میری جان!

کیوں ایسے لیٹے ہو۔

مجھے میرا ہنستا مسکراتا وہاج واپس چاہیے۔

اپنی ماما کو تنگ مت کرو وہاج۔

وہ آنسو بہاتے ہوئے بول رہی تھیں۔

تب ہی ایک نرس وہاں آ گئی۔

میم آپ پلیز باہر چلی جائیں۔ پیشنٹ ڈسٹرب ہو گا اس طرح۔

اللہ سب بہتر کرے گا۔ خدا پر بھروسہ رکھیں آپ۔

مسز حسن خود کو سنبھالتی ہوئیں باہر آ گئیں۔

وہ باہر آئیں تو مسز حسن ان کو سہارا دیتی ہوئیں بینچ تک لے آئیں۔

آپی ہمت رکھیں آپ۔۔۔ اللہ سب بہتر کرے گا۔

وہ وہاج کی ماما کو دلاسے دینے لگیں۔

احمد صاحب اور حسن صاحب کی حالت بھی مسز احمد سے کم نہی تھی۔

وہاج کو اس حال میں دیکھ کر ان کا بھی دل تڑپ اٹھا۔

مسز حسن اندر نہی گئیں۔ان کا کہنا تھا وہ وہاج کو اس حال میں نہی دیکھ سکتیں۔

ساری رات وہ لوگ وہی ویٹنگ ایریا میں بیٹھے وہاج کی سلامتی کی دعائیں مانگتے رہے۔

صبح تک بھی وہاج کو ہوش نہی آیا۔

ڈاکٹرز کا کہنا تھا سر کی چوٹ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

سی ٹی سکین میں دماغ پر معمولی سی چوٹ کا اندیشہ ہے۔

زیادہ نہی بس معمولی!

لیکن ان کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے۔ورنہ یہ معمولی سی چوٹ بھی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

"یہ کوما میں جا سکتے ہیں!

منیبہ اٹھی تو شور مچاتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی۔

گھر میں کوئی ہے بھی یا نہی!

کب سے آوازیں دے رہی ہوں۔

ناشتہ چاہیے مجھے۔۔۔مگر مجال ہے جو کسی نے میری آواز سنی ہو۔

خود بنا لو اپنے لیے ناشتہ!

یہ آواز حمزہ کی تھی۔

تم سے کسی نے بات کی ہے۔ جو بکواس کر رہے ہو صبح صبح۔

منیبہ حمزہ پر تپ گئی۔

جاو جا کر اپنا کام کرو۔۔

ماما۔۔۔ماما۔۔۔ منیبہ چلانے لگی۔

ماما گھر پر نہی ہیں منیبہ!

تم اپنا ناشتہ خود بنا لو اگر زیادہ بھوک لگی ہے تو۔

حمزہ ڈھٹائی سے جواب دیتا ہوا صوفے پر جا بیٹھا۔

کیوں ماما کہاں گئی ہیں اتنی صبح صبح؟

صبح صبح نہی۔۔۔کل رات سے گھر پر نہی ہیں سب!

ہاسپٹل میں ہیں سب لوگ!

ہاسپٹل میں کیوں؟

منیبہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔

وہاج بھائی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے کل رات سے وہ آئی سی یو میں بے ہوش پڑے ہیں۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

مگر تمہیں کیا خبر!

تمہیں سونے سے فرصت ملے تو گھر میں دھیان دو گی ناں!

اوہ۔۔۔سو سیڈ!

یہ تو بہت برا ہوا ہے۔

مجھے کسی نے جگایا ہی نہی۔۔۔!

اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں ہاسپٹل میں ہوتی اس وقت۔

اونہہہ۔۔۔حمزہ نے غصے سے اسے گھورا۔

عمارہ ناشتہ بنا کر بیگز میں رکھ کر حمزہ کی طرف آئی۔

حمزہ یہ ناشتہ لے جاو ہاسپٹل۔۔۔پریشانی میں سب نے کچھ کھایا بھی نہی ہو گا۔

جی بھابی میں لے جاتا ہوں۔۔!

میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ!

منیبہ فون جلدی سے حمزہ کی طرف بڑھی۔

کوئی ضرورت نہی ہے!

تم آرام سے بیٹھو گھر۔۔۔ناشتہ کرو اور آرام کرو۔

خوامخواہ تم ڈسٹرب ہو گی ہاسپٹل جا کر۔

بہتر ہے تم گھر پر ہی رکو۔

حمزہ تیزی سے اپنی بات ختم کرتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

منیبہ غصے سے پاوں پٹختی واپس صوفے پر بیٹھ گئی۔

اب تم یہاں کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو؟

جاو ناشتہ لے کر آو میرے لیے!

منیبہ عمارہ پر حکم چلاتے ہوئے بولی۔

عمارہ سر ہلاتے ہوئے چپ چاپ کچن کی طرف بڑھ گئی۔

اس گھر کی ساری زمہ داریاں عمارہ پر ہی تھیں۔

کیونکہ وہ اس گھر کی بڑی بہو جو تھی۔

بہو کم نوکرانی زیادہ تھی۔

مسز حسن نے عمارہ کے شاہزیب سے نکاح کے بعد آہستہ آہستہ گھر کی زمہ داریاں عمارہ پر ڈالنی شروع کر دیں۔

عمارہ کی پڑھائی خراب ہونے لگی۔ مگر کسی نے اس پر دھیان نہی دیا۔

پہلے تو وہاج ساتھ تھا تو عمارہ پڑھائی میں وہاج سے مدد مانگ لیتی تھی۔

چچی سے اکیڈمی کی بات کی تو وہ عمارہ پر برس پڑیں۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

تمہارے باپ نے مرنے سے پہلے ہمیں رقم نہی تھمائی۔ جو تمہارے اکیڈمیوں کے خرچے اٹھاتے پھریں ہم۔

بہ مشکل تمہاری کالج کی فیس جمع کروائی ہے۔

پڑھنا ہے تو پڑھ لو۔

نہی دل مانتا تو نہ پڑھو۔

تمہاری مرضی ہے!

ہمارے سر کوئی احسان نہی کر رہی تم۔۔۔

عمارہ چپ چاپ اپنے کمرے میں واپس آ گئی۔

پھر اکثر ہی عمارہ کالج سے غیر حاضر رہتی اور پڑھائی کی بجائے گھر کے کاموں میں زیادہ وقت گزرنے لگا اس کا۔

ایگزامز میں فیل ہونے پر عمارہ نے دل برداشتہ ہو کر پڑھائی ہی چھوڑ دی۔

حسن صاحب کے سر پر آفس کی ساری زمہ داریاں آ گئیں۔

وہ گھر پر کم آفس میں زیادہ وقت گزارتے۔

بس اسی بھاگم دوڑ میں وہ عمارہ کو بھول گئے۔

بھول گئے کہ ان کے سر پر ایک یتیم بیٹی کی کفالت کی زمہ داری ہے۔

وقت اسی طرح گزرتا چلا گیا۔

شاہزیب امریکہ چلا گیا۔ کبھی نا واپس آنے کے لیے۔

عمارہ کو لاوارثوں کی طرح اپنے نام کی قید ڈالے اسے تنہا چھوڑ گیا۔

عمارہ کا آخری سہارا بس اب یہ گھر ہی تھا۔

مسز احمد نے بھی آنا جانا کم کر دیا۔

اپنے بیٹے کی دوری کی وجہ اس گھر کے مکین جو تھے۔ بس اسی وجہ سے رابطے کمزور پڑنے لگے۔

باقی اگلی قسط میں۔۔امید ہے آج کی قسط بھی اچھی لگے گی آپ سب کو۔

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

#قسط_10

حمزہ ناشتہ لے کر ہاسپٹل پہنچا تو سب نے ہی ناشتہ کرنے سے انکار کر دیا۔

مسز حسن زبردستی سب کو ناشتہ کرنے پر مجبور کرنے لگیں۔

کیونکہ ان کے اپنے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے بھوک کی وجہ سے۔

ان کی بلا سے۔۔۔چاہے وہاج مر بھی جائے انہیں کوئی پرواہ نہی تھی۔

وہ تو بڑے مزے سے ناشتہ انجوائے کرنے لگیں۔

عجیب پریشانی میں ڈال رکھا ہے اس لڑکے نے۔

نا جی رہا ہے نا مر رہا ہے!

مرے تو ہماری بھی جان چھوٹے۔۔۔گھر جائیں ہم اس کی میت لے کر۔

کل رات سے عذاب میں ڈال رکھا ہے اس نے۔

پوری رات نہی سو سکی میں۔۔۔صبح سے بھوکے پیٹ بیٹھی تھی۔

وہ تو شکر ہے خدا کا حمزہ ناشتہ لے آیا۔نہی تو پتہ نہی میرا کیا بنتا۔

مسز حسن دل ہی دل میں وہاج کو کوسنے لگیں۔

مسز احمد نے بہ مشکل تھوڑا سا پراٹھا کھایا۔

بیٹے کی پریشانی میں ان کے حلق سے نوالہ تک نہیں اتر رہا تھا۔

جبکہ دوسری طرف مسز حسن نے پراٹھوں سے خوب انصاف کیا۔

"جس تن نوں لگدی، او ہی تن جانے"

بس یہی کہاوت چل رہی تھی یہاں۔

جس کی اولاد تکلیف میں ہے۔ بس وہی تکلیف میں ہیں۔

دوسروں کو کوئی فکر نہیں!

مسز حسن حمزہ کے ساتھ گھر آ گئیں۔ کچھ دیر تک واپس آنے کا بہانہ کرتے ہوئے۔

وہ گھر آئیں تو عمارہ جلدی سے ان کی طرف آئی۔

چچی جان کیسی طبیعت ہے اب وہاج کی؟

ان کو ہوش آیا یا نہیں؟

ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں؟

عمارہ سوال پر سوال پوچھتی گئی۔

اے لڑکی کیا ہو گیا ہے؟

ابھی تو گھر آئی ہوں۔ سانس تو لینے دو۔

گھر میں داخل ہوتے ہی سوال پر سوال۔۔۔!

کیا سمجھ رکھا ہے مجھے؟

میں کیا جواب دینے کی مشین ہوں، جو سوال پر سوال کرے جا رہی ہو۔

چچی جان میں تو بس۔۔!

عمارہ نے کچھ بولنا چاہا مگر انہوں نے عمارہ کی ایک نا سنی۔

کیا میں تو بس۔۔؟

تمہیں تو بس وہاج کی فکر ہے۔

ہم چاہے مر جائیں!

وہاج کو کچھ نہی ہونا چاہیے۔

وہ غصے سے چلانے لگیں۔

چچی جان یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ!

اللہ نا کرے کہ آپ کو کچھ ہو۔

میری زندگی بھی آپ کو لگ جائے۔ عمارہ شرمندہ سا منہ لیے وہاں سے چل پڑی۔

بڑی آئی میری زندگی بھی آپ کو لگ جائے۔ مسز حسن منہ سکوڑتے ہوئے بولیں۔

منیبہ ماں کی آواز سن کر جلدی سے نیچے کی طرف دوڑی۔

ماں سے لپٹ کر جھوٹے آنسو بہانے لگی۔

مام کیسا ہے وہاج اب؟

بیٹی کی حالت دیکھ کر مسز حسن کا دل تڑپ اٹھا۔

نا میری بیٹی مت رو!

وہاج ٹھیک ہو جائے گا۔

ابھی اس کی حالت ٹھیک نہی ہے۔

بے ہوشی کی حالت میں پڑا ہے کل رات سے ابھی تک۔

سر پر پٹیاں بندھی ہوئیں ہیں۔ دنیا کی کوئی خبر نہی ہے اسے۔

اگر آج ہوش نہ آیا تو ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ کوما میں جانے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

چوٹ سر میں دماغ کے آس پاس جو لگی ہے۔

یادداشت جانے کا بھی خطرہ ہے۔

ماں کی بات سن کر منیبہ اور زیادہ رونا شروع ہو گئی۔

وہ ماں کے گلے لگ کر جھوٹے آنسو بہاتی رہی۔

اوپر سیڑھیوں میں کھڑی عمارہ کے تو جیسے پاؤں تلے سے کسی نے زمین ہی کھینچ لی ہو۔

www.urdunovelsmania.com

وہ وہی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔

وہاج کی حالت کا سن کر اس کا دل ڈوبنے سا لگا۔

نہی وہاج۔۔۔ آپ کو کچھ نہی ہو گا۔

"آپ کو واپس آنا ہی ہو گا میرے لیے،اپنی دوست عمارہ کے لیے۔

ٹھیک ہونا پڑے گا آپ کو!

"آپ نے تو وعدہ کیا تھا مجھ سے کہ میرا ساتھ کبھی نہی چھوڑیں گے۔

عمارہ بہ مشکل خود کو سنبھالتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد وہاج کی سلامتی کی دعائیں مانگنے لگی۔

پھر ذہن میں آیا چچی جان کو کھانے کا پوچھ لوں۔

وہ پہلے ہی مجھ پر بہت غصہ تھیں۔

کہی اور زیادہ غصہ نا ہو جائیں۔

عمارہ جائے نماز سمیٹ کر اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔

اس کا رخ مسز حسن کے کمرے کی طرف تھا۔

مگر ان کے کمرے سے آتی آواز پر عمارہ ٹھٹک کر رہ گئی۔

اس کے قدم دروازے کی دہلیز پار نا کر سکے۔

"کیا واقعی وہاج کو پتہ چل گیا کہ تم عمارہ کو طلاق دے چکے ہو"

یہ تم نے کیا کر دیا شاہزیب!

میری برسوں کی محنت مٹی میں ملا دی۔

تب ہی تو میں سوچوں یہ وہاج اچانک واپس کیسے آ گیا۔

مجھے پہلے ہی شک سا ہو رہا تھا۔

بار بار تمہارے بارے میں ہی پوچھ رہا تھا۔

میں نے بہت مشکل سے اس کو اگنور کیا تھا۔

اب مجھے سب سمجھ میں آ رہا ہے۔وہاج کیوں پہیلیاں بجھوا رہا تھا مجھ سے تمہارے بارے میں۔

تم نے یہ ٹھیک نہی کیا شاہزیب!

اس کو کوئی نہ کوئی بہانہ بنا دیتے۔

کیا ضرورت تھی اس کو ساری سچائی بتانے کی۔

کیا ہو گیا اگر اس نے تمہیں لیلی کے ساتھ دیکھ لیا تھا تو۔

بتا دیتے اس کو کہ تم نے دوسری شادی کر لی ہے۔مگر یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی کہ تم نے عمارہ کو طلاق دے دی ہے۔

عمارہ دھنگ سی کھڑی سب سنتی رہی۔

ایک سے بڑھ کر ایک نیا انکشاف آیا اس کے سامنے۔

شاہزیب اسے طلاق دے چکا ہے، دوسری شادی کر چکا ہے۔

نا جانے اور کیا کچھ چھپا رکھا تھا اس گھر کے مکینوں نے۔

وہاج یہی تو بتانا چاہتے تھے مجھے، مگر میں نے ان کی کسی بات پر یقین نہی کیا۔

بلکہ الٹا ان کو ہی برا بھلا بول دیا۔

وہاج کی کہی ایک ایک بات سچ ثابت ہو رہی تھی۔ اور عمارہ افسوس کے دلدل میں خود کو دھنستی ہوئی محسوس کر رہی تھی۔

دیکھنا وہ اب یہاں سے ایسے ہی واپس نہی جانے والا۔

پورے ارادوں کے ساتھ آیا ہے وہ واپس"

اگر اس نے تمہارے بابا کے سامنے زبان کھول دی ناں تو تم سے تو وہ پہلے ہی تعلق ختم کر چکے ہیں۔

مجھے بھی اس گھر سے رخصت کر دیں گے وہ۔ اور برسوں سے تمہارے لیے جو عزت اور مقام قائم کر رکھا تھا میں سب رشتہ داروں اور گھر والوں کی نظروں میں۔ وہ بھی تباہ ہو جائے گا۔

بس اب تم دعا کرو کہ گھر زندہ واپس نا آسکے وہ!

مر کھپ جائے وہی۔۔۔ اس کی میت ہی آئے گھر واپس۔

عمارہ کی برداشت بس یہیں تک ہی تھی۔

عمارہ غصے سے دروازہ کھولتے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئی۔

عمارہ کو سامنے دیکھ کر مسز حسن کے ہاتھ سے فون گرتے گرتے بچا۔

ان کے چہرے پر پریشانی کے سائے منڈ لانے لگے۔

وہ جلدی سے کال کاٹ کر عمارہ کی طرف بڑھیں۔

یہ کونسا طریقہ ہے کمرے میں آنے کا؟

دروازہ ناک کر کے نہی آ سکتی تھی۔۔

بس چچی جان بس!

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتیں عمارہ نے ہاتھ کے اشارے سے ان کو مزید بولنے سے روک دیا۔

بس کر دیں اب آپ!

"آپ کا اصل چہرہ میرے سامنے آچکا ہے۔

وہاج کے لیے آپ کے دل میں اتنی نفرت کیوں ہے میں نہی جانتی!

آپ نے ہمیشہ وہاج کو اپنے بچوں سے کم تر سمجھا۔

بچپن سے آپ کے رویے دیکھتی آئی ہوں میں۔

مگر میں یہ نہی جانتی تھی کہ آپ کی وہاج کو ناپسند کرنے کی عادت ایک دن آپ کو وہاج کی موت کی دعائیں کرنے پر مجبور کر دے گی۔

"چچی جان میں یہ نہی جانتی تھی کہ آپ کے اس چہرے کے پیچھے کئی اور بھک چہرے چھپے ہیں۔

وہاج نے ہمیشہ آپ کو اپنا مانا، آپ سے اتنی ہی محبت کی جتنی پھو پھو جان سے کی۔

مگر آپ نے کبھی ان سے ماں والا رویہ نہی رکھا۔

دل میں ان کے لیے ہمیشہ بغض اور نفرت ہی رکھی۔

اور میں۔۔۔!

میں نے ماما، بابا کے گزرنے کے بعد آپ کو ہی اپنی ماں سمجھا۔

آپ نے میرا نکاح شاہزیب سے کروادیا۔ میں کچھ نہی بولی۔

بس یہ سوچ کر نکاح نامے پر دستخط کر دیئیے کہ آپ میری ماں ہے۔

آپ نے میرے لیے جو بھی فیصلہ کیا بہتر ہی کیا ہو گا۔

شاہزیب نے مجھے دل سے قبول نہی کیا۔ ان کے لیے یہ رشتہ بس ایک مجبوری کا بندھن تھا۔

میں نے پھر بھی آپ سے کبھی کوئی شکایت نہی کی۔

دن رات آپ کی خدمت کے لیے وقف کر دیئیے۔

آپ کی بیٹیوں کے زمے جو کام تھے وہ بھی میں نے سنبھال لیے۔

یہاں تک کہ اپنی پڑھائی بھی چھوڑ دی۔

اتنی قربانیوں کے بعد بھی آپ کے دل میں آج آٹھ سال بعد بھی آپ کے دل میں میرے لیے کوئی محبت پیدا نہی ہو سکی۔

"آپ کی یہ نفرت میری خوشیوں کو کھا گئی۔

آپ نے صرف میری ہی نہی وہاج کی بھی زندگی برباد کر دی۔

آخر کیوں۔۔۔؟

کیوں چچی جان۔۔۔؟

کیا کمی رہ گئی تھی میری خدمت میں؟

کہاں بھول ہو گئی مجھ سے جو آپ نے ہم دونوں کی زندگیوں کے ساتھ یہ کھیل کھیلا؟

بتائیں نا چچی جان اب چپ کیوں لگ گئی آپ کو؟

عمارہ روتے اور چلاتے ہوئے سوال پر سوال کرتی گئی۔

مسز حسن دھنگ رہ گئیں۔

عمارہ سے اتنی ہمت کی توقع نہی تھی ان کو۔

آخر کار وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بول پڑیں۔

اے لڑکی کیا ہو گیا ہے تمہیں؟

جو منہ میں آرہا ہے بولتی ہی جا رہی ہو۔ میری چپ کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو تم!

میں تمہاری دشمن نہی ہوں۔

ضرور تمہیں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔

پتہ نہی کیا کیا بول رہی ہو۔

کاش۔۔۔!

کاش یہ میری غلط فہمی ہوتی چچی جان!

عمارہ چلائی۔

مگر یہ میری غلط فہمی نہی ہے۔۔۔۔

میں نے خود سنا ہے آپ کو شاہزیب سے باتیں کرتے ہوئے۔

بس کر دیں چچی جان!

جھوٹ پر جھوٹ۔۔۔۔

ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے سو جھوٹ۔۔!

اور کتنے جھوٹ بولیں گی آپ؟

وہاج نے مجھے بتانا چاہی تھی آپ کی سچائی کل رات!

عمارہ بولتے بولتے رک گئی۔

مگر میں نے یقین نہی کیا وہاج کی باتوں پر!

بہت افسوس ہو رہا ہے اب مجھے اپنے آپ پر۔۔۔اتنے سال آپ کے ساتھ گزار کر بھی میں آپ کی سچائی نہی جان سکی۔

مسز حسن ہنسنے لگیں۔

اب تو دیکھ لی نا میری سچائی!

ہاں دے دی ہے شاہزیب نے تمہیں طلاق آج سے سات سال پہلے امریکہ جانے کے بعد۔

دوسری شادی کر لی تھی شاہزیب نے!

ہاں چھپائی ہے میں نے یہ بات تم سے۔۔۔تو کیا کر لو گی تم؟

مقدمہ چلاوں گی مجھ پر؟

مگر کیسے مقدمہ چلاو گی تم؟

طلاق کے کاغذات جو شاہزیب نے بھیجے تھے وہ تو میں جلا چکی ہوں۔

اب امریکہ جاو گی تم اپنی طلاق کا مقدمہ دوبارہ کھلوانے۔

اگر شاہزیب نے ہی انکار کر دیا کہ اس نے تمہیں طلاق نہی دی۔اور نہ ہی وہاں کی عدالت کے پاس اس طلاق کا ثبوت نا ملا تو؟

تو کیا کرو گی تم؟

کس سے مدد مانگوں گی؟

وہاج سے!

چچچچ۔۔۔بیچارہ وہاج!

وہاج تو تمہارے ساتھ ہے ہی نہی!

اپنی زندگی کی آخری سانسوں سے لڑ رہا ہے وہ تو۔

کیا پتہ کب اس کے مرنے کی خبر آجائے،یا پھر زندہ بچ بھی جائے تو کیا پتہ اس کی یادداشت چلی جائے۔

دونوں ہی صورتوں میں نقصان تمہارا ہی ہے۔

تم ساری زندگی بھی ثبوت ڈھونڈتی رہو تو بھی تمہیں اس طلاق کے ثبوت نہی مل سکتے۔

بس اب بولتی ہو گئی بند؟

آئی بڑی باتیں کرنے والی۔

جاو جا کر رات کے کھانے کی تیاری کرو!

جو جیسا چل رہا ہے اسے ویسا ہی چلنے دو۔۔۔کہی ایسا نا ہو یہ چھت بھی اڑ جائے تمہارے سر سے!

وہ عمارہ کو دھکا دیتے ہوئے راستے سے ہٹا کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔

عمارہ وہی آنسو بہاتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی۔

باقی اگلی قسط

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_11

عمارہ وہی بیٹھی آنسو بہاتی رہی۔اچانک کسی نے عمارہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

عمارہ نے چونک کر سر اٹھا کر دیکھا۔اور خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

سامنے حمزہ کھڑا تھا۔

عمارہ یہ سب ٹھیک نہی مام اور بھائی نے تمہارے ساتھ!

میں نے تمہاری اور مام کی ساری باتیں سن لیں۔

تم فکر مت کرو!

میں ڈیڈ کو سب کچھ بتا دوں گا۔

شاہزیب بھائی نے دوسری شادی کر لی تھی۔ہم سب یہ جانتے تھے۔

مگر تمہارا دل نا ٹوٹ جائے اسی لیے میں نے کبھی بات نہی کی اس بارے میں۔

شاہزیب بھائی تمہیں طلاق دے چکے ہیں یہ ہم نہی جانتے تھے۔

مگر آج جو سچائی میرے سامنے آئی ہے۔میں سمجھتا ہوں کل ان سب کے ساتھ ساتھ میں بھی تمہارا گناہ گار ہوں۔

اگر میں شاہزیب بھائی کی شادی کے بارے میں بتا دیتا تمہیں۔۔تو شاید اب تک تم خود ان سے طلاق لے لیتی۔

یا پھر کسی نا کسی طرح یہ سچائی سب کے سامنے آجاتی۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا عمارہ!

نہی حمزہ۔۔جو کچھ بھی ہوا اس میں تمہارا تو کوئی قصور نہی تھا۔

جو کچھ بھی کیا چچی جان اور شاہزیب نے کیا۔

تم معافی مت مانگوں۔

عمارہ آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

نہی عمارہ۔۔۔ہم سب قصور وار ہیں اس معاملے میں۔

اس گھر میں بہت ناانصافیاں ہوئی ہیں تمہارے ساتھ، مگر کسی نے تمہارا ساتھ نہی دیا۔

مام کے ڈر کی وجہ سے ہم کبھی کچھ بول ہی نہی سکے۔

مگر اب اور نہی۔۔۔!

اب اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانی ہی ہو گی مجھے۔

چاہے کچھ بھی ہو ڈیڈ کے سامنے شاہزیب بھائی اور مام کی سچائی لانی ہی پڑے گی۔

وہاج بھائی تم سے محبت کرتے تھے،میں اس بات سے بھی انجان تھا۔

مگر اب مجھے سچ پتہ چل چکا ہے۔میں وہاج بھائی اور تمہارے ساتھ ہوں۔

اس کہانی کو منزل تک پہنچا کر چھوڑوں گا میں۔

"یہ وعدہ ہے میرا تم سے،ایک بھائی کا وعدہ ہے اپنی بہن سے!

عمارہ نے چونک کر حمزہ کی طرف دیکھا،آنکھوں سے آنسو پھر سے بہنے لگے۔

ہاں عمارہ۔۔۔میں سہی کہہ رہا ہوں۔

تم نے ہمیشہ بھائیوں والی اہمیت دی ہے مجھے۔مگر میں اپنے بھائی ہونے کا فرض نہی نبھا سکا۔

مگر اب اس فرض سے غفلت نہی برتوں گا میں۔

چاہے جو بھی ہو ہر حال میں تمہارا ساتھ دوں گا۔

سنبھالو خود کو، وہاج بھائی کو کچھ نہی ہو گا۔

"اللہ پر بھروسہ رکھو!

وہاج بھائی بہت جلد گھر واپس آجائیں گے۔

اگر تمہیں ہاسپٹل جانا ہو تو مجھے بتا دینا۔

کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہی ہے۔

جب کوئی کچھ بولے گا تو میں خود سنبھال لوں گا۔

حمزہ، عمارہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے حیران کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمارہ گم سم سی کھڑی آنسو بہاتی رہ گئی۔

ابھی تک گئی نہی تم؟

مسز حسن کی آواز پر عمارہ پلٹی۔ اور بنا کوئی جواب دیئے کمرے سے باہر نکل گئی۔

مسز حسن کے چہرے کے تیور بدلے عمارہ کا رویہ دیکھ کر۔

کیا نئی مصیبت میں ڈال دیا اس لڑکی نے مجھے!

وہ عمارہ جو کبھی آنکھ اٹھا کر بات نہی کرتی تھی۔ اب آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتی ہے۔

وہ عمارہ کے رویئے سے پریشان ہو چکی تھیں۔ مگر ظاہر نہی کرنا چاہتی تھی۔

ان کو لگ رہا تھا اگر عمارہ کو لگا کہ میں کمزور پڑ رہی ہوں۔ یا ڈر گئی ہوں۔

تو اس میں مزید ہمت پیدا ہو جائے گی۔

عمارہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

سمجھ نہی آ رہی تھی کس سے اپنے دل کا حال بیان کرے۔

جو بنا بتائے اس کے دل کا حال جان لیتا تھا وہ اس خود اس وقت ہوش میں نہی تھا۔

عمارہ اپنی بے بسی پر آنسو بہاتی رہی۔

وہ تو خود سے ملنے بھی نہی جا سکتی تھی وہاج سے۔

پھوپھو کا فون گھر پر ہی تھا۔ان سے بھی بات نہی کر سکتی تھی۔

حمزہ نے کہہ تو دیا تھا کہ وہ اسے لے جائے گا، مگر وہ خود ہی حمزہ کے لیے کسی پریشانی کا باعث نہی بننا چاہتی تھی۔

وہ آنسو پونچھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔

کچن میں آ کر رات کے کھانے کی تیاری کرنے لگی۔

چلو حمزہ مجھے ہاسپٹل لے چلو۔۔۔بہت دیر ہو گئی ہے۔

اب تمہارے ڈیڈ کو کچھ دیر کے لیے گھر بھیج دوں گی۔

کل رات سے ہاسپٹل میں خوار ہو رہے ہیں۔

مسز حسن حمزہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔

مام آپ کو جانے کی کوئی ضرورت نہی ہے۔ میری بات ہوئی ہے ڈیڈ سے وہ کہہ رہے تھے آپ گھر پر ہی رکیں۔

انہوں نے مجھ سے تو ایسی کوئی بات نہی کی۔ تم اپنے پاس سے ہی باتیں بنانے لگے ہو۔

وہ حمزہ پر تپ گئیں۔

تو آپ کال کر لیں نا ان کو مام!

مجھ پر کیوں چلا رہی ہیں۔

حمزہ کے جواب پر مسز حسن کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

کیا کہا تم نے حمزہ۔۔؟

میں چلا رہی ہوں!

زرا پھر سے کہنا۔۔۔

مام پلیز مجھے تنگ مت کریں۔ ایک تو پہلے ہی بہت پریشانی ہے۔

اب آپ میرا وقت ضائع کر رہی ہیں۔

پلیز جائیں آپ!

ڈیڈ سے بات کریں۔ آپ کو خود ہی یقین آجائے گا۔

مسز حسن کا تو منہ ہی کھلا رہ گیا حمزہ کے جوابات سن کر۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وہ ہکا بکا سا چہرہ لیے حمزہ کو دیکھتی رہ گئیں۔

مام۔۔۔انیسہ کی آواز پر وہ چونک کر پلٹیں۔

انیسہ بھاگتی ہوئی ماں سے گلے لگ گئی۔

میری بچی۔۔۔ کیسی ہو؟

وہ بھی انیسہ کو پیار کرتے ہوئے بولیں۔

میں بلکل ٹھیک ہوں مام، آپ کیسی ہیں؟

ہائے حمزہ!

کیسے ہو؟

فائن۔۔۔ حمزہ نے بس اتنا ہی جواب دیا۔اور فون میں مصروف ہو گیا۔

اس کو کیا ہوا ہے؟

انیسہ ماں کے کان میں سرگوشی کرنے لگی۔

کچھ نہی۔۔۔زبان بہت چلنے لگی ہے اس کی،

اس کو بعد میں دیکھتی ہوں میں۔۔۔ابھی تم چلو باہر سے تھکی ہوئی آئی ہو۔

عاصم بھی آیا ہے ناں؟

جی مام۔۔ظاہری سی بات ہے اس کے ساتھ ہی آئی ہوں میں۔

باہر ٹی وی لاونج میں بیٹھا ہے آپ کا انتظار کر رہا ہے۔

انیسہ اپنے شوہر کا بتانے لگی ماں کو۔

آپ کو کیا ہوا ہے؟

بہت تھکی تھکی سی لگ رہی ہیں مجھے؟

ہونا کیا ہے کل رات سے ہاسپٹل میں خوار ہو رہے ہیں ہم سب!

اوہ۔۔۔ کیوں کیا ہوا امام سب خیریت تو ہے نا؟

انیسہ پریشان ہوتے ہوئے بولی۔

ہاں ہاں سب خیریت ہے۔ وہاج کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا کل۔

کل رات سے بے ہوش پڑا ہے۔ سر میں چوٹ آئی ہے۔

اوہ۔۔۔ بہت برا ہوا!

خیر چھوڑیں مام۔۔۔ ہمیں کیا۔

آپ کیوں اس کی فکر میں نڈھال ہو رہی ہیں۔

ٹھیک ہو جائے گا۔

آجائیں آپ عاصم انتظار کر رہا ہو گا۔

انیسہ ماں کو ساتھ لیے کمرے سے باہر نکل گئی۔

حمزہ نے افسوس سے دونوں کو جاتے ہوئے دیکھا۔

عمارہ کھانا بنانے میں مصروف تھی۔انیسہ کے آنے پر ڈشز میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔

عمارہ کا اپنا سر چکرا رہا تھا بھوک کی وجہ سے۔

کل رات سے اس نے بس ایک پیس بریڈ ہی کھایا تھا۔وہ بھی بہ مشکل۔

کچھ بھی کھانے کو دل نہی کر رہا تھا۔

عمارہ پہلے انیسہ اور اس کے شوہر کے لیے چائے،سینڈوچ اور کباب فرائی کیے ٹی وی لاونج میں دینے چلی گئی۔

منیبہ نے حقارت بھری نظر عمارہ پر ڈالی اور کباب پلیٹ میں رکھ کر کھانے میں مصروف ہو گئی۔

عمارہ کا سر چکرایا اور وہ گرتے گرتے بچی!

حمزہ سیڑھیوں سے بھاگتے ہوئے آیا۔

عمارہ کیا ہوا تمہیں سب خیریت تو ہے ناں؟

وہ پریشانی سے عمارہ کے پاس آرکا۔

کچھ نہی ہوا اسے،ڈرامے کرنے کی عادت ہے اس کو۔

حمزہ تم جاو اپنے کمرے میں،انیسہ نخوست سے بولی۔

آپی عمارہ کی طبیعت خراب ہے اور آپ کہہ رہی ہیں یہ ڈرامے کر رہی ہے۔

حمزہ نے غصے سے جواب دیا۔

ہم ان کو ڈاکٹر کے پاس لے چلتے ہیں۔

عاصم بھی عمارہ کے پاس آرکا۔

کوئی ضرورت نہی آپ کو کہی بھی جانے کی۔

اس لڑکی کی یہی عادتیں ہیں۔ کام سے جان چھڑوانے کے بہانے ہیں سارے اس کے۔

مسز حسن غصے سے بولتی ہوئی عمارہ کے پاس آرکیں۔

جاو کام کرو جا کر کچن میں!

اسے تو عادت ہے سب کی ہمدردیاں بٹورنے کی۔

جی چچی جان میں جاتی ہوں۔

عاصم بھائی میں ٹھیک ہوں۔

آپ لوگ پریشان نا ہو۔

عاصم کندھے اچکاتے ہوئے واپس اپنی سیٹ پر جا بیٹھا۔

انیسہ نے اسے غصے سے گھورا، مگر بولی کچھ نہی۔

عمارہ خود کو سنبھالتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

حمزہ بھی اس کے ساتھ کچن میں آگیا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

عمارہ تم نے صبح سے کیا کھایا ہے؟

حمزہ کی آواز غصے بھری تھی۔

بریڈ۔۔۔عمارہ گھبراتے ہوئے بولی۔

حمزہ کو افسوس ہوا۔۔۔عمارہ سارے کام چھوڑو اور بیٹھو یہاں۔

حمزہ کرسی عمارہ کے سامنے رکھتے ہوئے بولا۔اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد ہاتھ میں سینڈ وچ والی پلیٹ اٹھائے کچن میں داخل ہوا۔

عمارہ ختم کرو یہ سب جلدی!

سامنے ٹیبل پر پلیٹ رکھتے ہوئے عمارہ کو بولا۔

نہی حمزہ مجھے بھوک نہی ہے!

بس۔۔۔مجھے یہ مت سناو کہ بھوک نہی ہے۔بس چپ چاپ جلدی سے یہ ختم کرو۔

حمزہ نے عمارہ کو مزید بولنے سے ٹوک دیا۔

عمارہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔اور سینڈ وچ اٹھا کر کھانے لگی۔

بہ مشکل تین سینڈ وچ ہی کھا سکی وہ۔اس نے التجائیہ نظروں سے حمزہ کی طرف دیکھا۔

جس کا مطلب تھا کہ میں مزید نہی کھا سکتی۔

کیا۔۔۔؟

میری طرف کیوں دیکھ رہی ہو۔

حمزہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

میں اور نہی کھا سکتی پلیز حمزہ!

عمارہ کی بات پر حمزہ مسکرا دیا۔

چلو ٹھیک ہے کچھ تو کھایا تم نے۔۔ صبح سے بھوکی بیٹھی ہو۔

تم سب کا خیال رکھتی ہو۔ مگر تمہارا کسی کو خیال نہی ہے۔

لاو میں مدد کروا دیتا ہوں کھانا بنانے میں۔

نہی۔۔میں سب کر لوں گی۔ میں اب ٹھیک ہو تم جاو اپنے کمرے میں۔

ہاسپٹل سے کوئی خبر آئی وہاج کے بارے میں، عمارہ چہرے پر اداسی لیے بولی۔

نہی عمارہ۔۔!

وہاج بھائی کو ابھی تک ہوش نہی آیا۔

ڈیڈ سے بات ہوئی تھی میری۔

عمارہ پھر سے آنسو بہانے لگی۔

عمارہ تم چپ ہو جاو پلیز۔۔۔وہاج بھائی ٹھیک ہو جائیں گے۔

تم کھانا بنا لو پھر ہم ہاسپٹل چلتے ہیں۔

ولی اور بابا گھر آجائیں گے پھر اور تم چاہو تو رات رک جانا پھوپھو کے ساتھ۔

لیکن چچی جان۔۔۔!

وہ مجھے نہی جانے دیں گی۔

عمارہ آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

تم فکر مت کرو تمہارا بھائی سب سنبھال لے گا۔

تم بس جلدی سے کھانا بنا لو پھر چلتے ہیں ہم۔

حمزہ اسے تسلی دیتے ہوئے کچن سے باہر نکل گیا۔

عمارہ نے جلدی سے کھانا بنایا،ہاسپٹل ساتھ لے جانے کے لیے کھانا پیک کیا۔اور اپنے کمرے میں چلی گئی کپڑے چینج کرنے کے لیے۔

حمزہ اسے ساتھ لیے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

مسز حسن کی نظر نہی پڑی ان دونوں پر۔ورنہ وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتیں۔

ہاسپٹل پہنچ کر عمارہ جلدی سے پھوپھو کی طرف بڑھی۔

ان کے گلے لگ کر آنسو بہانے لگی۔

پھوپھو یہ سب کیا ہو گیا۔

وہاج کو ہوش کیوں نہی آرہا۔

عمارہ آنسو بہاتے ہوئے بولنے لگی۔

عمارہ چپ ہو جاو میری گڑیا۔

پریشان مت ہو تم۔ وہاج کو ہوش آ گیا ہے۔

مگر وہ ابھی دوائیوں کے زیرِ اثر نیند میں ہے۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہوش آیا ہے وہاج کو۔

دوسرے کمرے میں شفٹ کرنے لگے ہیں اس کو۔

تم پریشان مت ہو میری جان!

مسز احمد عمارہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔

عمارہ کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

سچ پھوپھو جان۔۔؟

عمارہ کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نا آیا ہو۔

ہاں بیٹا۔۔۔ مسز احمد مسکراتے ہوئے بولیں۔

عمارہ نے صدقِ دل سے خدا کا شکریہ ادا کیا اور نماز ادا کرنے چل پڑی۔

ولی اور حسن صاحب گھر جا چکے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ہی وہاج کو دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا۔

عمارہ نماز پڑھ کر آئی تو وہاج کے بابا بھی آ چکے تھے۔

وہ عمارہ کو ساتھ لیے وہاج کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

وہ عمارہ کے انتظار میں ہی یہاں رکے ہوئے تھے۔

عمارہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہاج کی حالت دیکھ کر اس کا دل تڑپ اٹھا۔

سر پر ابھی بھی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

چہرے پر جمے ہوئے خون کے نشان، وہاج بے سدھ سا لیٹا ہوا تھا۔

عمارہ کی آنکھوں سے پھر سے آنسو بہنے لگے۔

مسز احمد اسے اپنے ساتھ صوفے تک لے آئیں۔

عمارہ ادھر آو۔۔پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے اب۔

تم کھانا کھاو بیٹھ کر۔

حمزہ نے ان کو عمارہ کی کھانا نا کھانے کی وجہ سے خراب ہونے والی طبیعت کا بتا دیا۔

نہی پھوپھو جان مجھے بھوک نہی ہے۔

عمارہ نے سر نفی میں ہلا دیا۔

مگر پھر انہوں نے اپنے ہاتھ سے عمارہ کو کھانا کھلایا تو وہ انکار نا کر سکی۔

ہم لوگ باہر ہیں کچھ چاہیے تو بتا دینا آپ!

حمزہ احمد صاحب کے ساتھ ویٹنگ ایریا میں چلا گیا۔

عمارہ کو زبردستی کھانا کھلا ہی دیا مسز احمد نے اور خود بھی تھوڑا سا کھا لیا۔

حمزہ کچھ دیر بعد آیا اور باقی بچا کھانا لے کر باہر چلا گیا۔

پھوپھو جان وہاج کب اٹھیں گے۔میں ان کے لیے الگ سے سوپ اور کھچڑی بنا کر لائی ہوں۔

کل سے کچھ بھی نہی کھایا انہوں نے،عمارہ پریشان ہوتے ہوئے بولی۔

مسز احمد مسکرا دیں۔

اب تم آ گئی ہو ناں۔۔جلدی اٹھ جائے گا وہاج۔

کیونکہ تم ہی تو اس کے ہر مرض کی دوا ہو۔

عمارہ نے چونک کر پھوپھو کی طرف دیکھا اور ان کے گلے لگ کر آنسو بہانے لگی۔

پھوپھو جان مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔

عمارہ نے مسز حسن اور شاہزیب کے بارے میں سب بتا دیا ان کو۔

میں سب جانتی ہوں میری جان!

وہ عمارہ کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولیں۔

بھابی نے میرے وہاج کو اور میری بیٹی کو بہت دکھ دیئے ہیں۔

مگر اب تم فکر مت کرو۔ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔

www.urdunovelsmania.com

کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہی ہے تمہیں۔

سب سے بڑھ کر وہاج تمہارے ساتھ ہے۔

تمہارے لیے ہی تو آیا ہے وہ واپس!

اب تم بے فکر ہو جاو' جیسے ہی وہاج کی طبیعت ٹھیک ہو جائے۔

مکمل صحت یاب ہو جائے وہاج، پھر ہم اس بارے میں بات کریں گے گھر میں۔

ابھی تم آرام سے بیٹھو یہاں!

وہاج جب اٹھ جائے تو اسے کھانا کھلاتے ہیں ہم۔

میں نماز پڑھ کر آتی ہوں۔

وہ کمرے سے باہر نکل گئیں۔

عمارہ وہی صوفے پر بیٹھی وہاج کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

باقی اگلی قسط میں ریڈرز۔۔۔امید ہے آج کی قسط بھی اچھی لگے گی آپ سب کو۔

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_12

کچھ دیر بعد حمزہ کمرے میں آیا۔

عمارہ پھوپھو کچھ دیر کے لیے گھر چلی گئی ہیں پھوپھا جی کے ساتھ۔

میں باہر ہی ہوں۔ اگر کوئی کام ہو تو بتا دینا۔

ٹھیک ہے!

عمارہ نے مختصر جواب دیا۔

حمزہ مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمارہ وہی صوفے پر ٹیک لگائے آنکھیں موند گئی۔

پتہ ہی نہی چلا اسے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

وہاج کی آنکھ کھلی تو خود کو ہاسپٹل کے کمرے میں پایا۔

اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی تو جسم میں شدید درد اٹھا۔اور سر درد کی وجہ سے وہ کراہ اٹھا۔

آرام سے!

عمارہ نے آگے بڑھ کر وہاج کا ہاتھ تھام لیا تاکہ اسے بیٹھنے کے لیے سہارا دے سکے۔

وہاج نے حیرانگی سے عمارہ کی طرف دیکھا۔

اسے اپنی آنکھوں پر جیسے یقین نہی آیا۔

اس رات والا سارا منظر وہاج کے دماغ میں چھا گیا۔

سر میں مزید درد اٹھا۔

وہ پھر سے سر تکیے پر گر گیا۔

عمارہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

عمارہ ہکا بکا سی رہ گئی۔

وہاج۔۔۔!

عمارہ نے کچھ بولنا چاہا،مگر وہاج نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

چلی جاو یہاں سے!

منہ دوسری طرف موڑے بولا۔

وہاج آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟

عمارہ۔۔۔جاو یہاں سے!

وہاج پھر سے بے رخی سے بولا۔

میں کہی نہی جا رہی۔یہی ہوں آپ کے پاس۔

"آپ کو میری ضرورت ہے!

عمارہ کی بات پر وہاج نے چونک کر عمارہ کی طرف دیکھا۔

کیا کہا تم نے؟

زرا پھر سے کہنا!

کچھ نہی کہا میں نے۔۔۔آپ زیادہ بات مت کریں۔

آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔

عمارہ اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی۔

میں حمزہ کو بلا کر لاتی ہوں۔

"تم کہنا چاہتی ہو میں لاچار ہو گیا ہوں؟

محتاج بن گیا ہوں!

مجھ پر ترس کھا کر آئی ہو یہاں!

وہاج ایک ہاتھ سر پر رکھے درد برداشت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بول رہا تھا۔

عمارہ دروازے سے پلٹ کر وہاج کے پاس آ گئی۔اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا دبانے لگی۔

آپ زیادہ بات مت کریں طبیعت خراب ہو جائے گی آپ کی!

عمارہ فکرمندی سے بولی۔

اب کی بار وہاج نے اس کا ہاتھ نہیں ہٹایا۔

اچھا ہوتا کہ میں مر ہی جاتا!

عمارہ نے وہاج کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"اللہ نا کرے وہاج!

"اللہ نا کرے کہ آپ کو کچھ ہو۔

"میری زندگی بھی آپ کو لگ جائے۔

عمارہ آنسو بہاتے ہوئے بولی۔

"ترس کھا رہی ہو مجھ پر؟

وہاج اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹاتے ہوئے بولا۔

عمارہ نے بے یقینی سے وہاج کی طرف دیکھا۔

ایسا کیوں سوچ رہے ہیں آپ؟

میں یہاں آپ پر ترس کھا کر نہی آئی۔اپنے دوستی کے رشتے کو بچانے آئی ہوں۔

کیسا رشتہ عمارہ؟

مجھے تو یاد نہی کہ ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتہ تھا!

دوستی ہو یا پیار۔۔۔۔اعتبار بہت اہمیت رکھتا ہے ہر رشتے میں۔اور تم مجھ پر اعتبار نہی کرتی۔

تو پھر کیسا رشتہ؟

آپ یہ سب باتیں چھوڑ دیں وہاج!

ابھی آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔مکمل صحت یاب نہی ہوئے ابھی آپ۔

جب آپ ٹھیک ہو جائیں گے۔تب ہم اس بارے میں بات کریں گے۔

ابھی آپ اٹھ کر بیٹھیں کچھ کھا لیں۔

مجھے کچھ نہی کھانا!

جاو تم یہاں سے۔۔۔!

وہاج آنکھوں پر بازو رکھتے ہوئے آنکھیں موند گیا۔

میں کہی نہی جانے والی وہاج!

ایک بار کہہ دیا سو کہہ دیا۔

اب آپ بچوں کی طرح خدمت کریں۔

کھانا کھالیں۔ پھر میڈیسن بھی کھانی ہے آپ کو۔

آپ کے کپڑے بھی لائی ہوں چینج کر لیں۔ ساری شرٹ خون سے بھری ہوئی ہے۔

وہاج نے ایک نظر اپنی شرٹ پر ڈالی اور گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

"کام سارے بیویوں والے کرتی ہے اور بیوی بننا نہی چاہتی, بیوی کی طرح خیال رکھتی ہے اور میرا یقین بھی نہی کرتی' یہ لڑکی پاگل کر دے گی مجھے"

وہاج سر کو تھامتے ہوئے سرگوشی میں بولا۔

کچھ کہا آپ نے؟

عمارہ اس کی سرگوشی سن چکی تھی۔

کچھ نہی۔۔۔!

عمارہ پلٹ کر مسکرا دی۔

وہاج بھی مسکرا دیا۔

مام،ڈیڈ کہاں ہیں؟

وہاج اوپر اٹھتے ہوئے بولا۔

وہ لوگ گھر چلے گئے۔ آجائیں گے کچھ دیر تک۔

وہاج آخر کار بہ مشکل خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھ کر بیٹھنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔

عمارہ نے پانی کا گلاس وہاج کی طرف بڑھایا۔

یہ پانی پی لیں آپ پھر کپڑے چینج کر کے ہاتھ منہ دھو لیں۔

کھانا کھا لیں پھر!

وہاج نے پانی کا گلاس تھامنا چاہا مگر ہاتھ پر بھی شیشہ چھبنے کی وجہ سے گہرا زخم تھا۔پانی کا گلاس نہی تھام سکا وہ۔

عمارہ نے ہاتھ آگے بڑھا کر پانی کا گلاس اس کے منہ سے لگا دیا۔

وہاج نے پانی پی لیا تو عمارہ نے گلاس واپس رکھ دیا۔

وہاج کے کپڑے اٹھا کر واش روم میں ہینگ کر دئیے۔

جائیں کر لیں چینج!

آپ کا فیس واش،ٹاول،سوپ سب رکھ دیا ہے میں نے۔

وہاج نے حیرانگی سے عمارہ کی طرف دیکھا۔

عمارہ یہ ہاسپٹل ہے گھر نہی!

وہاج حیران ہوتے ہوئے بولا۔

جی میں جانتی ہوں!

urdu novelsmania www.urdunovelsmania.com

فی الحال آپ جا کر چینج کریں۔ منہ ہاتھ دھو کر باہر آئیں۔ تاکہ کھانا کھلا سکوں میں آپ کو۔

مگر میرا ہاتھ تو زخمی ہے میں کیسے منہ دھو سکتا ہوں۔

وہاج زخمی ہاتھ عمارہ کے سامنے لہراتے ہوئے بولا۔

آپ ایسا کریں آپ کپڑے چینج کر لیں۔ میں ٹاول سے آپ کا چہرہ صاف کر دوں گی۔

وہاج اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

کپڑے چینج کر کے باہر آیا تو عمارہ باول میں پانی لے کر ٹاول بھگو کر وہاج کا چہرہ صاف کرنے لگی۔

خون کے دھبے جمے ہوئے تھے۔

عمارہ نے اچھی طرح وہاج کا چہرہ صاف کیا۔

پھر ہاتھ صاف کیے۔ اور خود ہاتھ دھو کر وہاج کے لیے سوپ لے کر آئی۔

وہاج بے یقینی سے عمارہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ مگر عمارہ اپنے کام میں مصروف تھی۔

عمارہ سوپ والا باول وہاج کے پاس لے آئی۔ جلدی سے ختم کریں سارا سوپ۔

وہاج نے اپنا ہاتھ عمارہ کے سامنے لہرایا۔

اوہ۔۔۔ عمارہ بھول گئی تھی۔

اس نے چمچ میں سوپ بھر کر وہاج کی طرف بڑھایا۔

وہاج نے سوپ پی لیا۔ مگر ساتھ ہی چہرہ بگاڑنے لگا۔

عمارہ یہ کیسا سوپ ہے۔۔نہ میٹھا نہ نمکین؟

میں یہ نہی پینے والا۔

یہ آپ کو پینا پڑے گا،بیماری میں ایسے ہی پھیکے کھانے کھانے پڑتے ہیں۔

عمارہ کی ضد پر آخر کار وہاج کو سارا سوپ ختم کرنا ہی پڑا۔

عمارہ برتن سمیٹنے چلی گئی۔

ڈاکٹر دروازہ ناک کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

واو۔۔آپ تو بہت فریش لگ رہے ہیں مسٹر وہاج!

وہاج بس پھیکا سا مسکرا دیا۔

شکر ہے اللہ کا آپ کو ہوش آ گیا۔

اب سر کا درد کیسا ہے۔

زیادہ درد تو نہی ہے ناں؟

وہاج نے سر نفی میں ہلا دیا۔

نہی۔۔۔کبھی کبھی ہوتا ہے درد۔لیکن جب ہوتا ہے بہت تکلیف ہوتی ہے۔وہاج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اوکے۔۔۔آپ پریشان مت ہو۔

www.urdunovelsmania.com

جلدی ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔ابھی ہم کل تک آپ کو یہی رکھیں گے۔

کل تک اگر آپ کی طبعت بہتر لگی تو ڈسچارج کر دیا جائے گا آپ کو۔

ابھی یہ ٹیبلیٹ کھالیں آپ اور آرام کریں۔

زیادہ باتیں مت کریں ابھی آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔ورنہ درد مزید بڑھ سکتا ہے۔

مسز وہاج آپ ان کا خیال رکھیں!

ڈاکٹر نے عمارہ کو متوجہ کیا۔

جی۔۔۔عمارہ نے سرہاں میں ہلاتے ہوئے مختصر جواب دیا۔

وہاج نے حیرانگی سے عمارہ کی طرف دیکھا۔عمارہ چہرہ دوسری طرف موڑ گئی۔

ڈاکٹر مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمارہ پانی کا گلاس لے کر وہاج کی طرف بڑھی۔

اسے ٹیبلیٹ کھلا کر واپس صوفے پر بیٹھ گئی

وہاج کو حیرت ہوئی عمارہ نے ڈاکٹر سے کچھ کہا کیوں نہی۔

وہاج کو یہ بات پریشان کرنے لگی۔

وہاج ابھی لیٹنے ہی لگا تھا کہ حمزہ کمرے میں داخل ہوا۔اور ساتھ ہی وہاج کے مام،ڈیڈ بھی کمرے میں داخل ہوئے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

مسز احمد کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا بیٹے کو مسکراتے دیکھ کر۔

وہ جلدی سے وہاج کی طرف بڑھیں اور اس چہرہ تھام کر چومنے لگیں۔

آنکھوں سے آنسو برسنے لگے۔

وہاج نے بھی ان کے ماتھا چوم لیا۔مام میں ٹھیک ہو!

پلیز آپ رونا بند کر دیں۔

وہاج اپنے زخمی ہاتھ سے ان کے آنسو صاف کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

بس کر دیں مسز ہمارا بیٹا اب بلکل ٹھیک ہے۔

وہاج کے بابا نے آگے بڑھ کر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ آنسو پونچھتے ہوئے عمارہ کے پاس جا بیٹھیں۔

عمارہ ان کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے مسکرا دی۔

کیسے ہو بڈی؟

وہاج حمزہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔

میں ٹھیک نہی ہوں!

حمزہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

کیوں؟

وہاج پریشان ہوتے ہوئے بولا۔

تم نے جو پریشان کر رکھا ہے کل سے, کتنی دفعہ سمجھایا ہے گاڑی آہستہ چلایا کریں مگر آپ سنتے ہی نہی ہیں۔

ہاں شاید گاڑی بہت تیز ڈرائیو کر رہا تھا میں۔

اب مجھے کچھ یاد نہی۔

میں ہال سے باہر نکلا تو خالی روڈ کی طرف بڑھ گیا۔

غصے میں تھا تو پتہ ہی نہ چلا گاڑی کی رفتار کب تیز ہو گئی۔

اچانک سامنے سے گاڑی آ گئی۔۔بریک نہی لگی اور گاڑی دوسری طرف موڑ دی میں نے۔سامنے درخت تھا۔

اس کے بعد کچھ یاد نہی مجھے!

اچھا چلیں چھوڑیں۔۔۔جو ہونا تھا ہو گیا۔

اب اپنا خیال رکھیں اور جلدی سے گھر واپس چلیں۔

ویسے غصے میں کیوں تھے آپ؟

حمزہ کی آخری بات پر وہاج نے چونک کر عمارہ کی طرف دیکھا۔

پھر سے وہ ساری باتیں اس کے ذہن میں منڈ لانے لگیں۔

عمارہ نے اسے تھپڑ مارا تھا۔

وہاج پھر سے سوچ میں گم ہو گیا۔

www.urdunovelsmania.com

عمارہ اس پر اعتبار نہی کرتی۔۔۔!

سر میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی۔

وہاج سر کو تھامتے ہوئے لیٹ گیا۔

کیا ہوا وہاج بھائی آپ ٹھیک تو ہیں؟

وہاج کو سر تھام کر لیٹتے دیکھ کر حمزہ پریشانی سے بولا۔

حمزہ کی آواز پر سب چونک کر وہاج کی طرف بڑھے۔

کچھ نہی ہوا۔ میں ٹھیک ہوں!

آپ لوگ پریشان نہ ہو۔ بس سر میں تھوڑا درد ہے۔

مجھے نیند آرہی ہے شاید!

ٹھیک ہے تم آرام کرو بیٹا ہم لوگ سب باہر جارہے ہیں۔

احمد صاحب سب کو باہر لے گئے۔

عمارہ بیٹا تم گھر چلی جاو!

صبح چاہو تو پھر سے آجانا۔

بھابی کو تو جانتی ہی ہو تم!

خوامخواہ گھر سر پر اٹھالیں گی اگر تم نظر نہ آئی ان کو گھر میں۔

پھو پھو جان آپ فکر مت کریں۔

چچی جان کو میں سنبھال لوں گی۔ آپ اور پھو پھا جان گھر چلے جائیں۔

کل رات سے آپ لوگ ہاسپٹل میں ہیں۔ آپ کی طبیعت خراب نہ ہو جائے۔

آپ آرام کریں گھر جا کر۔یہاں حمزہ اور میں وہاج کے ساتھ ہیں۔

ہم سنبھال لیں گے ان کو۔

صبح آپ لوگ جیسے ہی ہاسپٹل آئیں گے ہم دونوں گھر چلیں جائیں گے۔

آپ دونوں بے فکر ہو کر گھر جائیں۔

عمارہ سہی کہہ رہی ہے پھو پھو جان!

حمزہ نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

ممی کی فکر مت کریں آپ لوگ۔ان کو میں سمجھا دوں گا۔

آپ دونوں کو آرام کی ضرورت ہے۔

ٹھیک ہے بیٹا ہم صبح ملتے ہیں پھر۔

احمد صاحب مسکراتے ہوئے وہاں سے چل پڑے۔

باقی اگلی قسط میں۔۔۔امید ہے ایپیسوڈ اچھی لگی آپ سب کو۔

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_13

عمارہ تم جاو کمرے میں آرام کرو۔میں یہی ہوں کوئی مسئلہ ہو تو مجھے بلا لینا۔

وہاج اب سو جائے گا آرام سے۔تم بھی سو جاو کل سے جاگ رہی ہو۔

آنکھوں سو جھی ہوئیں ہیں تمہاری رو رو کر۔

ٹھیک ہے۔۔عمارہ مسکراتی ہوئی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

وہاج آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا۔

نرس آئی اور ڈرپ میں انجیکشن ملا کر چلی گئی۔

اب جب تک ڈرپ ختم نہی ہو جاتی عمارہ نہی سو سکتی تھی۔

وہ ڈرپ کے ختم ہونے کا انتظار کرتے کرتے صوفے پر ہی لیٹ گئی۔

اسے پتہ ہی نہی چلا کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

وہاج کی آنکھ کھلی تو ڈرپ ختم ہو چکی تھی۔

وہاج نے ڈرپ کی وائر اتار دی۔

اس کی نظر سامنے صوفے پر لیٹی عمارہ پر پڑی۔

وہاج بہ مشکل خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھ کر عمارہ کی طرف بڑھا۔

پاس پڑا کمبل اٹھا کر عمارہ پر اوڑھا دیا۔

چند پل اس کے معصوم چہرے کو دیکھتا رہا۔

عمارہ بے حس و حرکت سو رہی تھی۔

وہاج کو بہت تھکی تھکی سی لگ رہی تھی وہ۔

اس کی سوجھی ہوئیں آنکھیں وہاج کو بتا رہی تھیں۔ کہ یہ آنکھیں اس کے لیے کتنا روئی ہیں۔

"پاگل لڑکی!

" کہتی ہے مجھ سے محبت نہی کرتی!

آنکھیں سب بتا دیتی ہیں!

وہاج مسکراتے ہوئے اپنے بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے ایک نظر اپنے زخمی ہاتھ پر ڈالی اور خود ہی مسکرا دیا۔

یہ زخم کچھ خاص نہی ہے۔یہ تو بس بہانہ ہے تمہیں اپنے قریب لانے کا۔

وہاج مسکراتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ گیا۔

رات کے آخری پہر عمارہ پر پڑی تو وہ تیزی سے وہاج کی طرف بڑھی۔

ڈرپ ختم ہو چکی تھی اور وائر زمین پر گری تھی۔

عمارہ کو شدید افسوس ہوا۔

میری آنکھ لگ گئی تھی اور وہاج نے خود ہی اپنے زخمی ہاتھ سے ڈرپ اتاری۔

اف۔۔۔میں کتنی لاپرواہ ہوں۔

عمارہ کو بہت افسوس ہوا اپنی لاپرواہی پر۔

وہ سائیڈ ٹیبل سے مرہم اٹھاتے ہوئے وہاج کی طرف بڑھی۔

وہاج کے ہاتھ پر مرہم لگادی آرام سے۔

وہاج نیند میں تھا تو اسے پتہ ہی نہی چلا۔

عمارہ چپ چاپ واپس آکر لیٹ گئی۔

عمارہ کی نظر خود پر اوڑھے کمبل پر پڑی تو دھنگ رہ گئی۔

پھر وہاج کی طرف دیکھ کر مسکرا دی۔

کچھ دیر بعد ہی اسے پھر سے نیند آ گئی۔

وہاج بھی گہری نیند سو رہا تھا۔

انجیکشن کا اثر تھا۔

ورنہ تکلیف میں نیند کہاں آنے والی تھی اسے۔

عمارہ کی صبح آنکھ کھلی تو آٹھ بج رہے تھے۔

گھر سے ابھی تک کوئی نہی آیا تھا۔

وہاج بھی سو رہا تھا ابھی تک۔

عمارہ واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

منہ ہاتھ دھو کر باہر آئی تو سامنے منیبہ اور چچی کی دیکھ کر عمارہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں۔

جتنی حیران عمارہ تھی۔ اتنی ہی وہ دونوں بھی حیران تھیں۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

مسز حسن غصے سے چلائیں۔

چچی جان وہ!

میں لایا تھا عمارہ کو یہاں!

اس سے پہلے کہ عمارہ کچھ جواب دیتی حمزہ کمرے میں داخل ہوا۔

مسز حسن نے چونک کر حمزہ کی طرف دیکھا۔

وجہ؟

غصے سے پوچھا گیا۔

وجہ تھی پھوپھو اور پھوپھا جان۔۔وہ دونوں کل رات سے جاگ رہے تھے تو میں نے سوچا ان کو گھر بھیج دوں۔

اسی لیے میں عمارہ کو یہاں لے آیا رات کو۔

وہ بڑے آرام سے جواب دیتا گیا۔

وہ غصے سے حمزہ کی طرف بڑھیں۔

تم کب سے اتنے بڑے ہو گئے 'جو سارے فیصلے خود ہی کرنے لگے!

ابھی میں زندہ ہوں یہ سب سوچنے کے لیے۔

میں نے کچھ غلط تو نہی کیا مام!

کسی اور کو تو فرصت ملی نہی اس بارے میں سوچنے کی۔ تو میں نے سوچا میں ہی کوئی فیصلہ کر لوں۔

حمزہ جواب پر جواب دیتا چلا گیا۔

وہاج کمرے میں شور کی آواز سن کر اٹھ بیٹھا۔

وہاج بیٹا اٹھ گئے تم!

مسز حسن جلدی سے وہاج کی طرف بڑھیں۔

شکر ہے خدا کا تمہیں ہوش آ گیا۔ میں تو پریشان ہی ہو گئی تھی۔

حمزہ ماں کی ایکٹنگ سے بور ہوتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

منیبہ کو تو دیکھو رو رو کر برا حال کر لیا اس نے اپنا۔

وہاج نے ایک نظر ان کے ساتھ کھڑی منیبہ پر ڈالی اور مسکرا دیا۔

ناشتہ لائی ہے منیبہ تمہارے لیے۔

جاو منیبہ ناشتہ لے کر آو وہاج کے لیے۔

منیبہ چپ چاپ سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

اب تم یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو؟

مسز حسن نے بت بنی کھڑی عمارہ پر اپنا غصہ نکالا۔

گھر جا کر ناشتہ بنا کر دو سب کو۔۔۔ تمہاری وجہ سے سب بھوکے بیٹھے ہو گے۔

وہاج لب بھینچے سامنے کھڑی عمارہ کو دیکھنے لگا۔

جی چچی جان!

عمارہ آگے بڑھ کر رات کے کھانے والے برتن سمیٹنے لگی۔

منیبہ مجھے ایک گلاس پانی لادو پلیز!

وہاج کی آواز پر منیبہ چونک گئی۔

جی جی ابھی لاتی ہوں۔

عمارہ حیرانگی سے وہاج کی طرف دیکھنے لگی۔

وہاج مجھے بھی تو کہہ سکتے تھے ناں!

عمارہ دل ہی دل میں سوچنے لگی۔ مگر بولی کچھ نہی۔

عمارہ نے پانی کی بوتل منیبہ کی طرف بڑھائی۔

منیبہ اس کے ہاتھ سے بوتل کھینچتی ہوئی وہاج کی طرف بڑھی۔

پانی کا گلاس وہاج کی طرف بڑھایا۔

وہاج نے اپنا ہاتھ منیبہ کے سامنے کر دیا۔

میرا ہاتھ زخمی ہے۔ تو کیا تم خود!

منیبہ نے چونک کر ماں کی طرف دیکھا۔ وہ مسکراتی ہوئیں عمارہ کی طرف بڑھ گئیں۔

عمارہ تو جیسے اپنی جگہ سن سی ہو کر رہ گئی۔

منیبہ نے مسکراتے ہوئے پانی کا گلاس وہاج کی طرف بڑھایا۔

وہاج پانی پی کر مسکرا دیا۔

تھینکس!

اس نے مسکراتے ہوئے منیبہ کا شکریہ ادا کیا۔

عمارہ بس دیکھتی ہی رہ گئی۔

حمزہ نے عمارہ کے ہاتھ سے بیگز لیے اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

مسز حسن عمارہ کو گم سم بیٹھے دیکھ کر مسکرا دیں۔

اب جاو تم یہاں بیٹھی کیا سوچ رہی ہو؟

عمارہ اٹھ کر باہر کی طرف بڑھ گئی۔

دروازے پر رک کر اس نے پھر سے ایک بار وہاج کی طرف دیکھا۔ مگر وہاج اس کی طرف متوجہ نہی تھا۔

عمارہ اداس سا چہرہ لیے وہاں سے آگے بڑھ گئی۔

حمزہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ جیسے ہی عمارہ آئی حمزہ اسے ساتھ لیے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

گھر پہنچ کر بھی عمارہ کا ذہن وہاج میں ہی اٹکا رہا۔

وہاج نے ایسا کیوں کیا وہ نہی جانتی تھی۔ مگر اس سے برداشت نہی ہوا منیبہ کے ہاتھ سے وہاج کو پانی پیتے دیکھنا۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ گرم چائے اس کے ہاتھ پر گر گئی۔

عمارہ کو جلن کا احساس ہوا تو ہوش میں آئی۔

میں بھی کیا فضول باتیں سوچ رہی ہوں۔

میری غلط فہمی بھی ہو سکتی ہے۔

ہو سکتا ہے میں جو سمجھ رہی ہوں ویسا کچھ ہو ہی ناں۔

مگر وہاج مجھے بھی تو کہہ سکتے تھے!

عمارہ کی سوئی پھر سے وہی اٹک گئی۔

ہاتھ پر مرہم لگا کر پھر سے کام کرنے میں مصروف ہو گئی۔

"تو سنگ رہے یارا۔

بس اتنی آرزو ہے۔

توں دیکھے بس مجھ کو۔

توں چاہے بس کو۔

کرے توں میری آرزو۔

بس اتنی آرزو ہے۔

میں چاہوں بس تجھ کو۔

رہے توں بس دل میں۔

تیرے نام پے وار دوں جان یہ۔

بس اتنی آرزو ہے۔

تو سنگ رہے یارا۔

بس اتنی آرزو ہے"

عمارہ نے ناشتہ پیک کر کے پھوپھو کو دے دیا۔ وہ لوگ ہاسپٹل جانے کے لیے تیار بیٹھے تھے۔

حسن صاحب صبح ہی آفس کے لیے نکل چکے تھے۔ منیبہ اور مسز حسن کو ہاسپٹل چھوڑنے کے بعد۔

ولی ابھی تک سو رہا تھا۔

حمزہ بھی سونے چلا گیا ناشتہ کیے بغیر۔

عمارہ بھی ناشتہ کیے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ایک عجیب سی بے چینی اس کے دل و دماغ پر چھائی ہوئی تھی۔

کچھ دیر کے لیے وہ لیٹ گئی۔

ابھی سوئے ہوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ کسی نے اسے جھنجوڑا۔

عمارہ ہڑبڑاتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

واہ بھئی واہ!

آرام فرما رہی ہیں میڈم یہاں۔

کھانا کون بنائے گا۔

مسز حسن چلاتے ہوئے بولیں۔

چچی جان میری آنکھ لگ گئی تھی۔ میں بس جا ہی رہی تھی۔

ہاں وہ تو میں دیکھ ہی رہی ہوں!

تم نے سوچا کہ کوئی روکنے ٹوکنے نہی ہے تو میں مزے سے سو جاتی ہوں۔

نہی چچی جان ایسا نہی ہے۔

آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

آپ اچھی طرح جانتی ہیں مجھے، ایسے فائدے اٹھانے کی عادت نہی ہے مجھے۔

باقی جو آپ کی مرضی آپ سوچتی رہیں!

مجھے کوئی فرق نہی پڑتا۔

.بہت زبان چلنے لگی ہے تمہاری عمارہ!

وہ غصے سے چلائیں۔

لیکن جس کے سر پر تم اتنا اکڑ رہی ہو۔ اسے تمہاری کوئی پرواہ نہی ہے۔

وہاج تم سے نہی منیبہ سے شادی کرے گا۔ وہ بھی بہت جلد۔

تم بس دیکھتی رہ جاوں گی۔

اسی لیے بہتر ہے کہ اپنی اوقات یاد رکھو تم!

جیسے ہی وہاج کی طبیعت تھوڑی بہتر ہو گی۔ میں منیبہ اور وہاج کی شادی کی بات شروع کروں گی گھر میں۔

تمہارے خواب سب ہوا میں اڑا دوں گی۔

بس کرو جتنا ہواوں میں اڑنا تھا اڑ لیا تم نے!

اب زمین پر واپس آجاو۔

وہاج کا رویہ تو دیکھ ہی چکی ہو تم۔

مجھے کچھ بتانے کی ضرورت نہی شاید۔

اپنی اوقات میں واپس آجاو اور کھانا بناو جا کر۔

تمہاری اہمیت اس گھر میں بس ایک نوکرانی کی تھی اور ہمیشہ رہے گی۔

مالکن بننے کی کوشش مت کرو!

ورنہ اس گھر سے بے گھر کر دوں گی میں تمہیں۔

بڑی آئی مجھے دھمکیاں دینے والی!

چلو نکلو کمرے سے باہر۔ کچن میں جا کر کھانا بناو۔

شام کو وہاج آسکتا ہے گھر۔ کسی چیز کی کمی نہی ہونی چاہیے۔

پہلے بات اور تھی۔اب وہاج اس گھر کا ہونے والا داماد ہے۔

عمارہ چپ چاپ ان کی باتیں سنتی رہ گئی۔

بولنے کی ہمت ہی نہی رہی اس میں۔

وہ عمارہ پر چلاتی ہوِئیں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

کچن میں جا رہی تھی کہ اچانک کسی سے ٹکرا گئی۔

اوہ۔۔۔۔آئی ایم سوری عاصم بھائی!

عاصم کے ہاتھ میں جوس کا گلاس تھا۔سارا جوس اس کی شرٹ پر گر گیا۔

عمارہ اپنے ہی دھیان چلتی جا رہی تھی۔اس کی نظر ہی نہی پڑی اوپر آتے عاصم پر۔

اٹس او کے بے بی ڈول!

عاصم کی بات پر عمارہ چونک گئی۔

میں ابھی چینج کر لیتا ہوں۔تم پریشان نہ ہو۔

پہلے ہی بہت پریشانیاں ہیں تمہارے سر پر۔سارے گھر والے بہت ظلم کرتے ہیں تم پر۔

لیکن تم فکر مت کرو۔میں ان جیسا نہی ہوں۔

بہت فکر کرتا ہوں میں تمہاری!

جی۔۔۔۔!

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

عمارہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔

کچھ نہی تم جاو کہاں جا رہی تھی۔

میں چینج کرنے جا رہا ہوں۔

ابھی ہاسپٹل سے آیا ہوں۔ آپ کے کزن کی خبر لے کر۔

عاصم اپنی بات مکمل کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

عمارہ بھی حیران سی نیچے کی طرف بڑھ گئی۔

کھانا بنا کر ظہر کی نماز پڑھنے چلی گئی۔

نماز پڑھ کر چچی کے کمرے میں چلی گئی۔

انیسہ ابھی تک یہی تھی۔ تو عمارہ نے سوچا چچی سے پوچھ لے کھانا لگانے کے لیے۔

عمارہ دروازہ ناک کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئی۔

چچی جان انیسہ آپی کھانا کھا کر جائیں گی ناں؟

تو میں کھانا لگا دوں؟

کیا مطلب ہے تمہارا؟

اب میری بیٹی اس گھر کا کھانا نہی کھا سکتی!

تمہاری مرضی چلے گی اب یہاں؟

تمہاری مرضی ہو گی تو کھانا دو گی ورنہ نہی!

نہی چچی جان میں تو بس اتنا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

عمارہ نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر انہوں نے کوئی بات نہی سنی۔

ہاں ہاں سب سمجھتی ہوں میں کیا کہنا چاہتی ہو تم!

میری بیٹی پرائی ہو گئی ہے اب۔

اس گھر پر اب اس کا کوئی حق نہی رہا!

تم مالکن بن گئی ہو اب اس گھر کی۔

وہ غصے سے تپ چکی تھیں۔

عاصم بھی سامنے بیٹھا چپ چاپ سب سن رہا تھا۔

نہی چچی جان میں تو بس اتنا پوچھنے آئی تھی کہ کھانا لگادوں انیسہ آپی کے لیے۔

آپ نے غلط سمجھ لیا مجھے۔

عمارہ گال پر آیا آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

تو اس میں پوچھنے والی کون سی بات تھی۔ سب سمجھتی ہوں میں۔

تم میری بیٹی کو نیچا دکھانا چاہتی ہو بس اور کوئی بات نہی!

جاو کھانا لگاو جا کر اب۔

کھڑی کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔

عمارہ چپ چاپ وہاں سے چلی گئی۔

کچن میں جا کر کھانا ڈائیننگ ٹیبل پر لگانے لگی۔

آنکھوں سے آنسو چہرہ بھگو رہے تھے۔ مگر زبان پر شکوہ نہی آنے دیا۔

عاصم اچانک ڈائیننگ ٹیبل کے پاس آرکا۔

مت آنسو بہاو ان بے مروت لوگوں کے لیے۔

اپنے حق کے لیے آواز کیوں نہی اٹھاتی تم!

لڑو اپنے لیے۔۔۔۔

عاصم کی بات پر عمارہ آنسو پونچھتے ہوئے مسکرا دی۔

"اپنوں سے کیسی جنگ عاصم بھائی؟

یہ تو ان سب کا پیار ہے۔ مجھے کوئی گلہ نہی کسی سے۔

"یہ سب تو میرے اپنے ہیں!

چچی جان کا مجھ پر حق ہے۔ وہ جتنا چاہے مجھے ڈانٹ لیں۔

بہت خوش فہمیاں پال رکھی ہیں تم نے!

اس سے پہلے کہ عمارہ کوئی جواب دیتی انیسہ اور چچی وہاں آ گئیں۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

عاصم کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا۔ اور سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔
عمارہ بھی کچن میں آ کر کھانا کھانے لگی۔

باقی اگلی قسط میں۔۔۔ امید ہے آج کی قسط آپ سب کو پسند آئی ہو گی۔ 😊

#قسمت_کا_لکھا 💞

#از_خانزادی 💞

#قسط_14 💞

----

www.urdunovelsmania.com

عمارہ ڈائننگ ٹیبل کے برتن اور کچن کا باقی کام سمیٹنے کے بعد اپنے کمرے میں آ گئی۔ عصر کی اذان ہو رہی تھی۔

عمارہ وضو کرنے چلی گئی۔ نماز ادا کرنے کے بعد کچھ دیر باہر لان میں ٹہلنے چلی گئی۔

سردی کی شدت بڑھنے لگی تھی۔

ہر طرف ہلکی دھند چھائی ہوئی تھی۔ سورج غروب ہونے سے پہلے ہی چھپ چکا تھا۔

عمارہ یونہی ٹہلتی رہی۔

مغرب کی اذان کی آواز کانوں میں پڑی تو وہ اندر کی طرف بڑھی۔ مگر اسی وقت گیٹ کی آواز پر واپس پلٹی۔

وہاج گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکلا۔

پھوپھو اور پھوپھا جی بھی اس کے ساتھ گاڑی سے باہر نکلے۔

منیبہ اپنے بابا کی گاڑی میں واپس آئی۔

منیبہ کو دیکھ کر عمارہ کو عجیب سی جلن کا احساس ہوا۔

منیبہ صبح سے ہاسپٹل میں ہی تھی۔

یہ بات عمارہ کو کسی کانٹے کی طرح چبھنے لگی۔

عمارہ دل پر پتھر رکھتے ہوئے آگے بڑھی۔

ویلکم بیک ٹو ہوم!

وہاج کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

تھینکس!

وہاج کا لہجہ بہت سرد تھا۔

اجنبی سا رویہ۔۔۔۔۔

عمارہ کو شدت سے اپنے اندر کچھ ٹوٹنے کا احساس سا ہوا۔

جس شخص کے چہرے پر اسے دیکھتے ہی خوشی چھا جاتی تھی۔ آج اس چہرے پر مسکراہٹ کے دور دور تک کوئی آثار نہی تھے۔

سب کچھ بدل چکا تھا۔ بس دو دنوں میں۔

وہاج نے عمارہ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہی دیکھا۔

چلو بھی وہاج۔۔۔!

اب یہی رکنے کا ارادہ ہے کیا؟

منیبہ کی آواز پر وہاج مسکراتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

منیبہ نے فخر سے گردن اکڑاتے ہوئے پلٹ کر پیچھے کھڑی عمارہ کو دیکھا اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔

عمارہ وہی کھڑی رہ گئی۔

وہاج کا اتنا سرد لہجہ اس نے پہلے کبھی نہی دیکھا تھا۔

ایسا کبھی ہوا ہی نہی تھا کہ وہاج عمارہ سے ایسا رویہ اپناتا۔

تو اب ایسا کیا ہو گیا؟

عمارہ خود سے ہی سوال کر رہی تھی۔

ہوا کا سرد جھونکا اسے چھو کر گزرا اور وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔

وہاج ٹی وی لاونج میں سب کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔

عمارہ چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

نماز پڑھ کر ابھی بیٹھی ہی تھی کہ مسز حسن کمرے میں داخل ہوئیں۔

یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو تم؟

دماغ تو ٹھکانے پر ہے تمہارا؟

نظر بھی آ رہا ہے کہ سب تھکے ہارے ہاسپٹل سے واپس آئے ہیں۔

تم کھانا لگانے کی بجائے کمرے میں آرام فرما رہی ہو۔

نہی چچی جان میں نماز پڑھنے آئی تھی!

بس کر دو تم!

سب جانتی ہوں میں۔۔۔۔ نماز کا بہانہ بنا کر تم کام سے جان چھڑاتی ہو۔

چلو جاو اب کھانا لگاو جا کر!

بحث کرنے کا ٹائم نہی ہے۔

وہ عمارہ پر لعن طعن کرتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئیں۔

عمارہ بھی کمرے سے باہر نکل گئی۔

سر میں شدید درد اٹھا۔ مگر پرواہ کیے بغیر کھانا لگانے لگی۔

کھانا لگانے کے بعد اوپر ٹیرس پر آ کر بیٹھ گئی۔

خوبصورت لائیٹنگ روشن ہو چکی تھیں۔

انیسہ کی شادی کی لائیٹنگ ابھی تک لگی تھیں۔

کسی کو فرصت ہی نہی ملی یہ کام کروانے کی۔

عمارہ چھت کی طرف جاتی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔

گرم شال کندھوں پر پھیلا لی اچھی طرح۔

سردی کی یہ سرد شام عمارہ کو بہت بھاتی تھی۔ وہ جب کبھی بھی اداس ہوتی یہی آجاتی۔

اکیلی بیٹھ کر آنسو بہاتی رہتی۔ جب رو رو کر جی بھر جاتا تو نیچے چلی جاتی۔

اس گھر میں کسی کو اس کے رونے یا اکیلی بیٹھنے پر کوئی فرق نہی پڑتا تھا۔

اگر کسی کو فرق پڑتا تھا تو وہ تھا وہاج!

مگر اب تو وہاج بھی اس سے منہ موڑ چکا تھا۔

آج بھی عمارہ سر گھٹنوں پر گرائے آنسو بہا رہی تھی۔

اس لیے نہی کہ چچی جان نے اسے ڈانٹا تھا"۔

بلکہ اس لیے کہ وہاج اس کے ساتھ بے رخی برت رہا تھا۔

وہ انجان تھی کہ وہاج ایسا کیوں کر رہا ہے۔

کچھ دیر آنسو بہانے کے بعد عمارہ نے سر اٹھایا تو چونک اٹھی۔

سامنے وہاج کھڑا تھا۔ دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے۔

ماتھے پر پٹی، بکھرے بال، سرخ سی آنکھیں۔

عمارہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہاج لب بھینچے اسی کو دیکھ رہا تھا۔

وہاج آپ یہاں؟

سردی ہے اوپر!

آپ نیچے چلے جائیں۔۔۔ آپ نے سویٹر بھی نہی پہنا ہوا۔

سردی لگ جائے گی۔ پہلے ہی طبیعت خراب ہے آپ کی!

عمارہ بول رہی تھی۔ مگر وہاج سرد نگاہوں سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔

"میری پرواہ کرنے کی ضرورت نہی تمہیں!

"میں اپنا خیال خود رکھ سکتا ہوں۔

راستہ دو مجھے چھت پر جانا ہے!

وہاج کی بات پر عمارہ نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔

سنا نہی تم نے عمارہ!

میں نے کہا راستے سے ہٹو!

وہاج کی آواز میں اب تھوڑا غصہ تھا۔

عمارہ ڈر کر پیچھے ہٹی۔

وہاج سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے تیزی سے اوپر چلا گیا۔

دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی۔

عمارہ سے ایسا رویہ رکھنا بہت مشکل لگ رہا تھا وہاج کو۔

مگر اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہی تھا اس کے پاس۔

عمارہ بھی تو یہی چاہتی تھی کہ وہ اس سے دور چلا جائے۔

وہاج وہی تو کر رہا تھا۔

عمارہ کی خاطر اس سے دور جا رہا تھا وہ!

عمارہ کے دل میں اپنے لیے نفرت پیدا کرنا چاہتا تھا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

مگر یہ کام بہت مشکل تھا اس کے لیے۔

عمارہ آنسو پونچھتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

وہاج کے کمرے میں گئی۔ الماری سے جیکٹ نکال کر اوپر کی طرف بڑھ گئی۔

جیکٹ وہاج کی طرف بڑھائی۔

کیا میں نے تم سے کہا یہ لانے کو؟

وہاج غصہ سے بولا۔

عمارہ نے وہاج کا غصہ اگنور کرتے ہوئے وہاج کو جیکٹ پہنا دی۔

وہاج بس عمارہ کو دیکھتا رہ گیا۔ عمارہ سے اتنی ہمت کی توقع نہی تھی اسے۔

عمارہ نے جیکٹ کی زپ بند کی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

وہاج نے آگے بڑھ کر بازو سے کھینچتے ہوئے اسے اپنے سامنے لا کھڑا کیا۔

"تم میری بیوی نہی ہو!

"یہ سارے حق میری بیوی کے ہیں, جو تم زبردستی حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہو„

"جانتی ہوں!

"میں جانتی ہوں کہ میں آپ کی بیوی نہی ہوں۔

"دوست ہونے کے ناطے آپ کا خیال رکھنا اپنی زمہ داری سمجھتی ہوں„

اگر آپ کو برا لگا تو معزرت!

آئیندہ اپنی حدود یاد رکھوں گی میں!

"اسی میں ہم دونوں کی بھلائی ہے!

وہاج اس کا بازو چھوڑتے ہوئے تیزی سے پلٹا۔

"میں چاہتا ہوں کہ میں تم سے دور چلا جاؤں!

"اتنی دور کہ میری پرچھائی بھی نہ دیکھ سکو تم!

کیونکہ اسی میں تمہاری خوشی ہے!

ہے ناں؟

وہ پھر سے عمارہ کی طرف پلٹا۔

عمارہ نے آنسو بہاتے ہوئے سر نفی میں ہلا دیا۔

"تم نے ہی تو کہا تھا میری زندگی سے نکل جاو!

دیکھ لو تمہاری خاطر میں اس دنیا سے جانے کو تیار تھا۔ مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا شاید۔

"ابھی مرنا میری قسمت میں نہی لکھا!

ورنہ میں نے تو پوری کوشش کی تھی مرنے کی۔۔۔۔

عمارہ بے یقینی سے وہاج کی طرف دیکھ کر آنسو بہا رہی تھی۔

www.urdunovelsmania.com

وہاج نے آگے بڑھ کر عمارہ کے بہتے آنسو صاف کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

مگر پھر ظبط سے مٹھی بند کرتے ہوئے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

نہی۔۔۔۔ سر نفی میں ہلا دیا۔

نہی۔۔۔مجھے کوئی حق نہی تمہارے آنسو صاف کرنے ک۔

کوئی حق نہی مجھے!

مسز شاہزیب!

"سارے حق شاہزیب کے ہیں۔

سہی کہا ناں میں نے؟

عمارہ نے سر نفی میں ہلا دیا۔

نہی وہاج!

"میں سچ جان چکی ہوں!

"میں جان چکی ہوں کہ شاہزیب مجھے طلاق دے چکا ہے"

"مجھے معاف کر دیں میں نے آپ پر یقین نہی کیا۔

"آپ کا کہا گیا ایک ایک لفظ سچ تھا وہاج!

عمارہ دل میں سوچ کر ہی رہ گئی۔۔مگر وہاج کے سامنے بولنے کی ہمت نہی کر سکی۔

تو ٹھیک ہے اب وہی ہو گا جو تم چاہو گی!

"میں تم سے دور چلا جاوں گا بہت جلد!

بس چند دن مزید برداشت کر لو مجھے، پھر کبھی لوٹ کر واپس نہی آوں گا اس گھر میں"

وہاج سر تھامتے ہوئے وہی سیڑھیوں پر بیٹھ گیا، سر میں شدید درد سا اٹھا۔

عمارہ تیزی سے وہاج کی طرف بڑھی۔

وہاج آپ ٹھیک تو ہیں؟

عمارہ نے وہاج کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

وہاج نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"ہاتھ مت لگاو مجھے!

جاو یہاں سے عمارہ۔۔مجھے اکیلا چھوڑ دو۔

وہاج دبی دبی سی آواز میں بولا۔

عمارہ نے سر نفی میں ہلایا۔

نہی۔۔۔میں آپ کو چھوڑ کر نہی جاوں گی۔

آپ اپنے کمرے میں چلیں، طبیعت ٹھیک نہی لگ رہی مجھے آپ کی۔

ابھی تو آئے ہیں ہاسپٹل سے۔۔۔آتے ہی پھر سے وہی باتیں!

آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔

چلیں میرے ساتھ!

عمارہ اس کا بازو تھامتے ہوئے نیچے کی طرف بڑھ گئی۔

وہاج نا چاہتے ہوئے بھی بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ عمارہ کے ساتھ کھینچتا چلا گیا۔

آپ بیٹھیں یہاں۔۔۔میں آپ کی میڈیسنز لے کر آتی ہوں۔

عمارہ وہاج کو کمرے میں چھوڑتے ہوئے تیزی سے باہر کی طرف بڑھی۔

کھانے کی ٹرے اور دوائیاں لے کر کمرے میں آئی۔

وہاج ابھی تک صوفے پر ہی بیٹھا تھا سر کو تھامے ہوئے۔

یہ کھانا کھالیں جلدی سے۔ پھر دوائی کھالیں۔

میں کھانا پہلے ہی کھا چکا ہوں۔بس مجھے میڈیسنز دے دو!

عمارہ نے پانی کا گلاس اور ٹیبلیٹس وہاج کی طرف بڑھائیں۔

وہاج نے عمارہ کے ہاتھ سے پانی کا گلاس تھام لیا۔

میں خود کھالوں گا!

عمارہ نے ٹیبلیٹس بھی وہاج کی طرف بڑھا دیں۔

وہاج بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

کمبل اوڑھ کر سونے کے لیے لیٹ گیا۔

عمارہ نے الماری سے ہیٹر نکال کر بیڈ کے پاس رکھ کر چلا دیا۔

کچھ ہی دیر میں وہاج سو گیا۔

عمارہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

سامنے سے پھوپھو آ رہی تھیں۔

عمارہ کیا ہوا وہاج ٹھیک تو ہے ناں؟

تم کمرے میں آئی تھی۔میں تب نماز پڑھ رہی تھی۔

جی پھوپھو جان وہ ٹھیک ہیں۔بس سر میں تھوڑا درد تھا۔میڈیسن دے دی ہے میں نے۔اب سو رہے ہیں۔

وہی لینے آئی تھی میں آپ کے کمرے میں!

ٹھیک ہے۔۔اور یہ کھانا؟

عمارہ کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔

یہ کھانا میں وہاج کے لیے لائی تھی۔لیکن انہوں نے کھایا ہی نہی۔کہہ رہے تھے پہلے ہی کھا چکے ہیں۔

اچھا۔۔۔تم ایسا کرو خود کھا لو یہ کھانا۔

بلکہ آؤ میرے ساتھ ہم دونوں مل کر کھائیں۔

وہ دونوں مسکراتی ہوئیں عمارہ کے کمرے میں چلی گئیں۔اور مل کر کھانا کھایا۔

www.urdunovelsmania.com

کھانا کھانے کے بعد پھوپھو اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

عمارہ پھر سے وہاج کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کمبل درست کرنے کر رہی تھی کہ وہاج نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

عمارہ گھبرا گئی۔۔۔

اس نے آہستہ آہستہ وہاج کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ آزاد کروایا۔

لیمپ آن کیے۔۔۔اور کمرے کی لائٹ بند کرتے ہوئے باہر نکل گئی۔

دن اسی طرح گزرتے چلے گئے۔آہستہ آہستہ وہاج کی طبیعت سنبھلنے لگی۔

سر کا زخم بھی ٹھیک ہو گیا۔

وہاج کا رویہ عمارہ کے ساتھ ٹھیک نہی تھا۔مگر عمارہ پھر بھی زبردستی اس کے چھوٹے چھوٹے کام کرتی رہتی۔

آج ہفتے کی شام تھی۔

عمارہ نے سوچ لیا تھا کہ آج وہاج کو چچی اور شاہزیب کی سننے والی گفتگو کے بارے میں بتا دے گی۔اور وہاج سے اپنی محبت کا اظہار کر دے گی۔

اپنی غلطی کی معافی مانگ لے گی۔جو اس نے وہاج کی باتوں پر یقین نہی کیا۔

سب ڈنر کر رہے تھے۔ہنسی مزاق چل رہا تھا۔

ولی اور حمزہ ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف تھے اور سب ان کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

عمارہ بھی پھوپھو کے ساتھ بیٹھی ہنس رہی تھی۔ کہ اچانک مسز حسن اٹھ کھڑی ہوئیں۔

آپ سب سے ایک ضروری بات کرنی تھی!

"منیبہ اور وہاج کے رشتے کی بات!

ڈائننگ ٹیبل پر موجود سب گھر والوں کے چہروں پر حیرانگی چھا گئی۔

حمزہ کے ہاتھ سے پلیٹ فرش پر گر کر ٹوٹ گئی۔

وہ ساکن ساماں کو دیکھنے لگا۔

مسز حسن نے چونک کر حمزہ کی طرف دیکھا۔

کیا دو منٹ کے لیے تم اپنی یہ فضول حرکتیں بند کر سکتے ہو؟

ان کا اشارہ حمزہ کی طرف تھا۔

حمزہ نے کندھے اچکا دیئے۔

"میں جانتی ہوں میں بیٹی والی ہوں اور میرا اس طرح سے بات کرنا آپ سب کو عجیب لگ رہا ہو گا۔ مگر یہاں کونسا کوئی غیر ہے!

سب اپنے ہی تو ہیں۔۔۔

وہاج جیسا اچھا لڑکا اگر میری بیٹی کا نصیب بن جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا خوش نصیبی ہو گی ہمارے لیے۔

سہی کہا ناں میں نے حسن صاحب؟

حسن صاحب نے مسکراتے ہوئے ان کی ہاں میں ہاں ملائی۔

جی۔۔میں جانتا ہوں میری بہن اور بھائیوں جیسے بہنوئی کو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہی ہو گا۔

احمد صاحب اور مسز احمد نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر اگلی نظر دونوں نے سب سے بے نیاز بیٹھی عمارہ پر ڈالی۔

"بھائی صاحب ہمیں تو کوئی اعتراض نہی!

آپ ایک بار وہاج سے۔۔۔۔

"مجھے یہ رشتہ منظور ہے"

مسز احمد کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی وہاج بول پڑا۔

"مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہی!

وہاج عمارہ پر نظریں جمائے ایک ایک لفظ چبا کر بولتا چلا گیا۔

عمارہ نے چونک کر وہاج کی طرف دیکھا۔

وہ امید لگائے بیٹھی تھی کہ وہاج اس رشتے سے انکار کر دے گا۔

مگر نہی!

وہاج نے اس کے سارے ارمانوں پر پانی پھیر کر رکھ دیا۔

عمارہ نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی پھوپھو پر ڈالی اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

باقی اگلی قسط میں۔۔۔امید ہے آج کی قسط پسند آئے گی آپ سب کو۔ 😉

#قسمت_کا_لکھا 💞

#از_خانزادی 💞

#قسط_15 💞

----

www.urdunovelsmania.com

اس سے بڑھ کر خوشی کی بات کیا ہو سکتی بھلا۔وہاج ہمیں تم سے یہی امید تھی۔ مسز حسن نے آگے بڑھ کر وہاج کے سر پر ہاتھ رکھا۔

وہاج بس پھیکا سا مسکرا دیا۔

اس کی نظریں تو وہاں جمی تھیں۔جہاں کچھ دیر پہلے عمارہ بیٹھی تھی۔اس کی نظروں کے سامنے۔

وہاج کے بابا اور ماما بس وہاج کو دیکھتے ہی رہ گئے۔وہاج ان سے نظریں چراتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

مسز حسن سب کو مبارک باد دینے لگیں۔

تو پھر ہم کل ایک چھوٹا سا فنکشن ارینج کر لیں؟

منگنی کی چھوٹی سی رسم!

حسن صاحب بہن اور بہنوئی کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

جیسے آپ سب کو مناسب لگے بھائی صاحب!

مسز احمد نا چاہتے ہوئے بھی مسکراتی ہوئی بولیں۔

مسز حسن کو ان کا لہجہ تھوڑا عجیب لگا۔مگر جب ان کی نظر اپنی مسکراتی ہوئِی بیٹی پر پڑی تو اگنور کر دیا۔

اس میں ان کی بیٹی کی خوشی تھی۔تو کوئی راضی ہو یا نہ ہو ان کو کوئی فرق نہی پڑتا۔

"ایسے ہی ہوتے ہیں خود غرض لوگ!

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"اپنی خوشیوں کی خاطر دوسروں کی خوشیوں کو روندنے والے,,

"کسی کی خوشی یا غم سے ان کو کوئی فرق نہی پڑتا،ان کو اگر کسی چیز کی پرواہ ہوتی ہے تو وہ ہے ان کی اپنی ذات"

"اپنی خوشی!

"ہر حال میں بس اپنی خوشنودگی حاصل کرنا جانتے ہیں ایسے لوگ,,

مسز احمد اٹھ کر وہاج کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

وہاج کیا ہے یہ سب؟

اس رشتے کے لیے ہاں کیوں بولا تم نے؟

تم تو عمارہ سے شادی۔۔۔۔!

عمارہ سے شادی کرنا چاہتا تھا ماما، مگر اب نہی!

وہاج ان کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

اسے میری کسی بات پر یقین نہی ہے!

اسے یقین ہے تو بس اپنے اور شاہزیب کے جھوٹے نکاح پر۔

وہ نکاح جس کا وجود سات سال پہلے ختم ہو چکا ہے۔

مگر وہ میری باتوں پر یقین ہی نہی کرنا چاہتی۔اسی لیے میں نے سوچ لیا ہے کہ اب میں وہی کروں گا۔ جو عمارہ چاہتی لے۔

"وہ چاہتی ہے میں اس سے دور چلا جاوں، اب ایسا ہی ہو گا۔

"میں دور چلا جاوں گا اس کی زندگی سے!

آپ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں مام!

وہ یہی چاہتی ہے!

نہی وہاج!

وہ یہ نہی چاہتی۔۔۔ تم غلط سمجھ رہے ہو عمارہ کو، وہ بھابی اور شاہزیب کی ساری سچائی جان چکی ہے۔

تمہاری ہر بات پر یقین ہو گیا ہے اس کو، اب تم اس طرح سے اس کا ساتھ مت چھوڑو۔

"اب مجھے فرق نہی پڑتا!

آئی ایم سوری۔۔۔۔

"عمارہ کی زندگی ہے یہ، کیسے جینا ہے اسے وہ بہتر جانتی ہے۔اب بہت دیر ہو چکی ہے۔

وہاج تم غلط کر رہے ہو عمارہ کے ساتھ!

مسز احمد نے اسے سمجھانا چاہا، مگر وہاج کوئی بات سننے کو تیار نہی تھا۔

غلط میں نہی، وہ خود کر رہی ہے اپنے ساتھ!

اگر وہ سب جان چکی ہے۔ تو مجھ سے بات کرنی چاہیے تھی اسے۔

مگر نہی!

وہ بات نہی کرے گی میں جانتا ہوں۔

پتہ ہے کیوں ماما؟

اسے عادت ہو چکی ہے غلامی کی زندگی بسر کرنے کی، سر اٹھا کر جینا چاہتی ہی نہی وہ۔

"جس عمارہ سے میں نے محبت کی تھی۔ وہ بہت بہادر تھی۔

بنا ڈرے اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے والی تھی وہ عمارہ۔

مگر اب عمارہ نے مظلومیت کی چادر اوڑھ لی ہے۔

جب تک وہ خود نہی چاہے گی، خود کو اس ازیت بھری زندگی سے باہر نہی نکال سکتی۔

اسی لیے میں نے بھی سوچ لیا ہے کہ اس کی خاطر اب لڑنا چھوڑ دوں گا!

"اگر میرے پاس لوٹ آئی وہ تو میں اسے اپنا لوں گا، ورنہ اسے اس کے حال پر چھوڑ کر یہاں سے دور چلا جاوں گا"

آخر کب تک میں اس کے لیے لڑتا رہوں گا، اسے اپنے لیے اب خود لڑنا ہو گا۔

"اپنے لیے جنگ اسے خود ہی لڑنی ہو گی!

آپ فکر مت کریں۔ جو ہو گا اچھا ہی ہو گا۔

آپ منگنی کی تیاریاں شروع کریں، آپ کے اکلوتے بیٹے کی منگنی ہے۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے۔

وہاج چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ سجائے، ماں کو حیران کرتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

مسز احمد سوچوں میں گُم وہی بیٹھ گیئں۔

وہاج تم یہ ٹھیک نہی کر رہے بیٹا، تم جانتے ہو عمارہ کو وہ تم سے محبت کرتی ہے۔

نکاح کا بندھن اس کے لیے وبالِ جان بن چکا ہے۔اس کا کوئی قصور نہی اس میں، ہر لڑکی کے لیے ہی یہ بندھن بہت خاص ہوتا ہے۔

"نکاح کا رشتہ بہت خالص ہوتا ہے، عورت اس رشتے میں ملاوٹ پسند نہی کرتی، پوری زندگی اس رشتے کے نام کر دیتی ہے"

ایسا ہی عمارہ کے ساتھ ہوا ہے۔وہ پچھلے آٹھ سال سے اس بندھن کو نبھاتی آئی ہے۔

اس رشتے کو خالص بنایا ہے اس نے، کبھی ملاوٹ نہی ہونے دی۔

سچے دل سے نبھایا ہر رشتہ!

مگر عمارہ کے ساتھ کوئی مخلص نہی ہوا، سب نے اپنے فائدے کے لیے استعمال کیا ہے اسے،

آج جب سب کی سچائی اس کے سامنے آچکی ہے تو ہمیں اس کا ساتھ نہی چھوڑنا چاہیے۔

اس کے ساتھ مخلص ہونا ہو گا ہمیں، اسے یقین دلانا ہو گا کہ ہم ہر حال میں اس کے ساتھ ہیں۔

نہی وِہاج!

میں یہ بے وقوفی نہی کرنے دوں گی تمہیں۔ تم عمارہ کا ساتھ دو گے۔

وہ سوچوں میں ڈوبیں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیئں۔

عمارہ اپنے کمرے کا دروازہ بند کیے آنسو بہانے لگی۔

وہاج آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ؟

"آپ تو مجھ سے محبت کرتے ہیں، تو پھر منیبہ سے شادی کیوں؟

آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ میرے لیے واپس آئے ہیں, تو پھر ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ؟

میں مانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی، آپ پر یقین نہی کیا میں نے!

مگر اب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہے۔

ایسا مت کریں میرے ساتھ وہاج!

"مجھے آپ کی ضرورت ہے، آپ اتنی بڑی سزا نا دیں"

کمرے کا دروازہ ناک ہوا۔

عمارہ آنسو پونچھتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی۔

سامنے حمزہ کھڑا تھا۔

تم رو رہی تھی؟

نہی۔۔۔عمارہ نے سر نفی میں ہلایا۔

تو پھر رونے کی تیاری کر لو!

حمزہ کی بات پر عمارہ چونک سی گئی۔

ہاں سہی کہہ رہا ہوں۔

کل وہاج بھائی اور منیبہ کی منگنی ہے۔

تم نے رونا ہی تو ہے اس کے بعد، کیونکہ وہاج بھائی سے بات کرنے کی ہمت تو ہے نہی تم میں۔

بس روتی رہو بیٹھ کر!

حمزہ غصے سے بول رہا تھا۔

پتہ نہی کب عقل آئے گی تمہیں عمارہ!

اتنے دن ہو گئے وہاج بھائی کو گھر آئے ہوئے اور تم ابھی تک ان سے شاہزیب بھائی اور مام کے بارے میں بات نہی کر سکی۔

آخر کب تک؟

آخر کب تک تم چپ چاپ ظلم سہتی رہو گی؟

اپنے لیے آواز اٹھانا سیکھو عمارہ!

چپ چاپ ظلم سہنے والے کو بزدل کہتے ہیں اور تم بزدلی کے آخری مقام تک پہنچ چکی ہو۔

اب نہی تو کب؟

میں آج بات کرنے ہی والی تھی وہاج سے مگر!

کیا مگر عمارہ؟

آج گزر جائے گا،کل ان کی منگنی ہو جائے گی اور پھر شادی!

تم بس دیکھتی رہو چپ چاپ!

اس اگر، مگر کو چھوڑ کر آگے بڑھو،بتا دو بھائی کو سب کچھ۔

"اپنی محبت کا اقرار کر دو۔

ہو سکتا وہاج بھائی تمہارے منتظر ہو!

ہر بار وہ ہی کیوں عمارہ؟

اس بار تم پہل کرو،ورنہ دیر ہو جائے گی۔

ساری زندگی کے لیے اس گھر میں قید ہو کر رہ جاوں گی۔

مام کو کبھی تمہارا احساس نہی ہو گا،

ان کو بس جائیداد سے مطلب ہے،وہ کسی بھی حال میں تمہیں اس گھر سے جانے نہی دیں گی۔

شاہزیب بھائی کبھی واپس نہی آنے والے، کیونکہ بابا نے یہ شرط رکھی ہے کہ اس لڑکی کو طلاق دے کر ہی وہ

اس گھر میں واپس آسکتے ہیں۔

شاہزیب بھائی ایسا کرنے کو تیار ہی نہی ہیں۔

تو کیا ساری زندگی ان کے جھوٹے رشتے کے نام گزار دو گی۔

وہ رشتہ جو سات سال پہلے ہی ختم ہو چکا ہے!

www.urdunovelsmania.com

خدا کے لیے عمارہ!

ترس کھاو خود پر، وہاج بھائی پر ترس کھاو۔

تمہاری خاطر آٹھ سال تک وہ اپنوں سے دور رہے، چاہتے تو اپنا گھر بسا سکتے تھے۔ مگر انہوں نے ایسا نہی کیا۔

جانتی ہو کیوں؟

کیونکہ آج بھی وہ تم سے محبت کرتے ہیں, تھک چکے ہیں تمہارے لیے خود سے لڑتے لڑتے۔

یہ منگنی وہ بس ضد میں آ کر کر رہے ہیں، یا پھر شاید تمہیں احساس دلانا چاہتے ہیں۔ اپنی محبت کا!

مگر تم نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے، ان کی محبت کو نظر انداز کر رہی ہو تم!

"میں سب جانتی ہوں حمزہ!

مگر میں چاہ کر بھی کچھ نہی کر پاوں گی۔

میرے پاس اس طلاق کا کوئی ثبوت نہی ہے، تو میں کیسے وہاج کی طرف قدم بڑھاوں؟

چاچو جان کیا سوچیں گے میرے بارے میں؟

شاہزیب نے اگر انکار کر دیا کہ انہوں نے مجھے طلاق دی ہی نہی تو؟

کیا جواب دوں گی میں چاچو جان کو؟

وہ تو یہی سمجھیں گے کہ میں اس رشتے سے اکتا گئی ہوں۔

جان چھڑانا چاہتی ہوں شاہزیب سے!

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

ان کو کیسے مطمئن کروں گی میں؟

اس بات کی فکر تم مت کرو عمارہ!

ہم سب تمہارے ساتھ ہیں،شاہزیب بھائی سے سچ اگلوانا جانتے ہیں ہم۔۔۔

تم پلیز وہاج بھائی سے بات کرو۔

میں تم دونوں کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں بس!

شاہزیب بھائی کی فکر تم مت کرو،بابا پہلے ہی ان کے خلاف ہیں۔

بس ایک بار ان کے منہ سے یہ سچ بابا کو سنوانا ہے،اس کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔

مام کی ساری سازشیں ناکام ہو جائیں گی۔

تم ایک بار ہمت کر کے تو دیکھو۔

بس آج کی رات!

آج کی رات ہے تمہارے پاس سوچنے کے لیے،جو کرنا ہے آج ہی کرو۔

ورنہ ساری زندگی پچھتاوا رہ جائے گا!

چلتا ہوں۔۔۔حمزہ پریشان سا کمرے سے باہر نکل گیا۔

حمزہ کے باہر جاتے ہی مسز حسن کمرے میں داخل ہوئیں۔

تم منہ اٹھا کر اوپر کیوں آ گئی؟

جانتی ہوں میری بیٹی کی خوشی برداشت نہی ہوئی تم سے!

مگر تم چاہے جو مرضی کر لو، یہ شادی نہی روک سکتی تم!

وہاج اور منیبہ کی شادی ہو کر رہے گی۔

کل منگنی ہے ان دونوں کی، ساری تیاریاں اچھی ہونی چاہیے۔

کسی بھی قسم کی کمی برداشت نہی کروں گی میں، یاد رکھنا تم!

عمارہ نے ان کی کسی بات کا کوئی جواب نہی دیا۔

فون پر رنگ ٹون بجی!

ہاں انیسہ!

آجاو جلدی سے عاصم کے ساتھ۔۔

ہاں ہاں اسی مارکیٹ میں۔

سب سے مہنگا جوڑا خریدنا ہے منیبہ کے لیے۔

کسی بھی چیز کی کمی نا ہو!

وہ بات تو فون پر کر رہی تھیں۔ مگر نظریں عمارہ پر جمی تھیں۔

جیسے اسی کو سنا رہی ہو۔

یونہی بات کرتی ہوئی وہ کمرے سے باہر نکل گئیں۔

عمارہ کمرے کا دروازہ لاک کرتے ہوئے وہی دروازے سے ٹیک لگائے آنسو بہانے لگی۔

باقی اگلی قسط میں۔۔۔۔امید ہے آج کی قسط بھی اچھی لگے گی آپ سب کو۔۔۔۔

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_16

اگلی صبح گھر میں رونق سی لگی ہوئی تھی۔پورے گھر کو خوبصورت پھولوں اور روشنیوں سے سجایا جا رہا تھا۔

عمارہ سب سے لاتعلق اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔اس کا دل ہی نہی چاہ رہا تھا باہر جانے کو۔

مسز حسن اور منیبہ صبح سے مارکیٹ گئی ہوئی تھیں۔انیسہ اور عاصم بھی ان کے ساتھ تھے۔

حسن صاحب اور احمد صاحب گھر کی سجاوٹ اور کھانے کی زمہ داریوں میں لگے تھے۔

ولی اور حمزہ بھی اسی کام میں مصروف تھے۔

وہاج صبح سے گھر سے باہر تھا۔ابھی واپس لوٹا تھا۔

عمارہ کمرے سے باہر نکل کر ٹیرس پر جا رکی۔

نیچے گارڈن میں سجتے ہوئے سٹیج کو دیکھنے لگی۔

وہاج بھی وہی اس کے پاس آ رکا۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟

نظر لگاو گی کیا؟

وہاج کی آواز پر عمارہ چونک کر پلٹی۔

نہی۔۔۔اس نے سر نفی میں ہلایا۔

بہت خوش ہو نا تم؟

وہاج ایک ایک لفظ پر زور ڈالتے ہوئے بولا۔

عمارہ مسکرا دی۔

"آپ خوش ہیں تو میں بھی خوش ہوں!

"آپ کی خوشی میں ہی میری خوشی ہے۔

عمارہ مزید سوالات سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے تیزی سے وہاں سے چلی گئی۔

وہاج نے مسکراتے ہوئے ایک نظر جاتی ہوئی عمارہ پر ڈالی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جیسے جیسے شام ہوتی گئی۔ مہمانوں کی آمد شروع ہونے لگی۔

مسز حسن نے چھوٹے سے فنکشن کے نام پر اپنا پورا خاندان بلا لیا تھا۔

اپنے بچوں کی خوشی میں سب کو شامل کرنا چاہتی تھیں وہ۔

کسی بھی قسم کی کمی نا رہ جائے بس یہی فکر ستائی جا رہی تھی ان کو۔

وہ غصے سے عمارہ کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

سامنے عمارہ کو تیار دیکھ کر ان کے چہرے کے زاویے بگڑے۔

عمارہ سفید جوڑا پہنے، شیشے کے سامنے بیٹھی تیار ہونے میں مصروف تھی۔

مسز حسن تو دھنگ رہ گئیں عمارہ کو تیار ہوتے دیکھ کر۔

عمارہ ان کی طرف پلٹ کر مسکرا دی۔

کوئی کام تھا چچی جان؟

نہی۔۔۔ مسز حسن کی آواز جیسے گلے میں ہی اٹک کر رہ گئی۔

وہ تو سمجھ رہی تھیں کہ عمارہ گھر کے کسی کونے میں بیٹھ کر آنسو بہا رہی ہو گی۔ مگر یہاں تو سب الٹ تھا۔

عمارہ ایسے تیار ہو کر بیٹھی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔

مسز حسن مزید طیش میں آ گئی۔

کیا ثابت کرنا چاہتی ہو تم؟

یہی ناں کہ تمہیں کوئی فرق نہی پڑتا واہاج اور منیبہ کی شادی سے؟

مگر تمہارے دل کا درد میں جانتی ہوں، تم چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے اپنا درد چھپانے کی کوشش کر رہی ہو۔

خیر بہت اچھی ایکٹنگ کر رہی ہو، بہت اچھا فیصلہ کیا تم نے۔

اسی میں تمہاری بھلائی ہے!

یہی بات تو میں تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

مگر تم ہی ضد پر اٹکی ہوئی تھی۔

یہ ہوئی نا بات!

پہلی بار تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی مجھے۔

بس اسی طرح میری باتیں مانتی رہا کرو۔ اچھی لگتی ہو۔

اسی میں تمہاری بھلائی ہے اور فائدہ بھی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اگر میرے خلاف جانے کی کوشش بھی کی تو برباد کر دوں گی میں تمہیں۔

کہی کی نہی رہو گی!

گھر سے بے گھر ہو جاوگی اور اپنی جائیداد سے بھی۔

اسی لیے بہتری اسی میں ہے کہ وہاج کا پیچھا چھوڑ دو۔

میری بیٹی کی خوشیوں میں کوئی بھی رکاوٹ برداشت نہی کروں گی میں۔

امید ہے میری بات اچھی طرح سمجھ گئی ہو گی تم؟

جی چچی جان!

عمارہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولی۔

اب اسے کوئی فرق نہی پڑتا کسی کی باتوں سے۔

اپنی زندگی کی سچائی کو قبول کر چکی تھی عمارہ۔

اتنا تیار ہونے کی بھی ضرورت نہی تھی، منیبہ کی منگنی ہے تمہاری نہی!

مسز حسن کو عمارہ کا ڈریس اور تیاری دیکھ کر جلن سی محسوس ہوئی۔

عمارہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اس سفید ڈریس میں، وہ ڈریس میں لگے جگمگ چمک چمکتے موتیوں اور نگینوں کا ہی ایک حصہ سا لگ رہی تھی۔

ڈوپٹہ خوبصورتی سے سر پر ٹکائے، سفید زیورات پہنے، سر تا پاوں تک سفید مورت سی بنی ہوئی تھی۔

یہ جوڑا آیا کہاں سے تمہارے پاس؟

مسز حسن یاد آنے پر چونکتے ہوئے بولی۔

عمارہ ایک نظر شیشے میں ابھرتے اپنے وجود پر ڈالتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

چچی جان یہ ڈریس مجھے پھوپھو جان نے تحفے میں دیا ہے۔خاص طور پر آج کے فنکشن کے لیے۔

اس گھر کی اکلوتی اور بڑی بہو ہوں میں،اتنا سجنا سورنا تو حق بنتا ہے میرا؟

میری بہنوں جیسی نند کی خوشی کا دن ہے آج،میں کیسے پیچھے رہ سکتی ہوں سب سے۔

سہی کہہ رہی تھیں آپ،اسی میں میری بھلائی ہے۔

میں ہی انجان بنی رہی اور خود ہی اپنے پاوں پر کلہاڑی مارنے جیسے کام کر رہی تھی۔

عمارہ کی باتوں پر مسز حسن کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور ایک رنگ گیا۔

عمارہ کا یہ بدلہ ہوا روپ ان کو کچھ عجیب سا لگا۔

اچھا،اچھا ٹھیک ہے!

وہ بے زار ہوتے ہوئے بولیں۔

اب بڑی بہو ہونے کے فرائض بھی نبھالو،سب مہمان آچکے ہیں۔

جاو جا کر خیال رکھو مہمانوں کا۔

منیبہ بھی بس آنے ہی والی ہے،فنکشن شروع ہونے والا ہے۔

جی چچی جان، آپ چلیں میں بس پانچ منٹ میں آ رہی ہوں۔

مسز حسن فون کی رنگ ٹون بجنے پر عمارہ کے کمرے سے باہر نکل گئی۔

دیکھتے ہی دیکھتے سارا گارڈن مہمانوں سے بھر گیا۔

روشنیاں جگمگانے لگیں، ہر طرف روشنی ہی روشنی دکھائی دینے لگی۔

ہر طرف مہمانوں کی چہل پہل ہو گئی۔

سٹیج پر سجی سنوری بیٹھی منیبہ اور اس کے ساتھ بیٹھا وہاج دونوں سب کی نظروں کا مرکز بنے ہوئے تھے۔

عمارہ ٹیرس پر کھڑی یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔

چلیں۔۔۔؟

مسز احمد کی آواز پر عمارہ پلٹی۔

جی۔۔۔ مختصر جواب دیا

مسکراتی ہوئی ان کے ساتھ چل پڑی۔

وہ دونوں سٹیج کی طرف بڑھیں۔

جیسے ہی عمارہ سٹیج کے زینوں کو طے کرنے لگی، وہاج اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

عمارہ کی طرف مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

عمارہ نے بھی چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہاج کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اور وہاج کے ساتھ آ رکی۔

وہاج نے بھی سفید جوڑا پہن رکھا تھا۔

دونوں ایک ساتھ کھڑے بہت اچھے لگ رہے تھے۔

منیبہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہاج۔۔۔؟

یہ کیا بدتمیزی ہے؟

وہاج مسکراتے ہوئے منیبہ کی طرف پلٹا۔ مگر بولا کچھ نہی۔

باقی سب کے چہروں پر بھی حیرانگی نمایاں تھی۔

وہاج آگے بڑھ کر ٹیبل پر پڑی انگوٹھی اٹھا کر عمارہ کی طرف بڑھا۔

اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

عمارہ نے اپنا ہاتھ وہاج کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

وہاج نے مسکراتے ہوئے عمارہ کا ہاتھ تھام کر اسے انگوٹھی پہنا دی۔

مسز احمد نے اب عمارہ کی طرف انگوٹھی بڑھائی۔

عمارہ نے وہ انگوٹھی وہاج کو پہنا دی۔

سب کے چہرے حیرت سے کھلے رہ گئے۔

حمزہ نے مسکراتے ہوئے سٹیج کی طرف بڑھا۔

مسز حسن جہاں کھڑی تھیں، وہی کھڑی رہ گئیں۔

کسی میں بھی آگے بڑھنے کی ہمت نہی رہی۔

منیبہ وہی صوفے پر بیٹھ گئی سر تھامتے ہوئے۔

وہاج بنا کسی جھجک کے سب کے سامنے عمارہ کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔

مسز حسن غصے سے عمارہ کی طرف بڑھیں۔

عمارہ کو تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ وہاج سامنے آ گیا۔

نہی ممانی جان!

وہاج نے سر نفی میں ہلایا۔

چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ اب غصے نے لے لی تھی۔ وہ لب بھینچے مسز حسن کو گھور رہا تھا۔

عمارہ نے وہاج کو اپنے سامنے ڈھال بنے دیکھا تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہاج عمارہ کی طرف پلٹا، ہاتھ بڑھا کر عمارہ کی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کیے۔

حسن صاحب غصے سے وہاج کی طرف بڑھے اور بازو سے کھینچتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔

وہاج۔۔۔!

یہ سب کیا ہے؟

وہ غصے سے چلائے اور وہاج کی طرف ہاتھ اٹھایا۔

تب ہی وہاج کے بابا آگے بڑھے اور ان کا ہاتھ تھام لیا۔

نہی حسن صاحب!

میرے بیٹے پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی مت کیجئیے گا،ورنہ میں برداشت نہی کروں گا۔

آج تک اپنے بیٹے کے ساتھ ہوئی ناانصافیوں کو خاموشی سے برداشت کرتا آیا ہوں میں۔ مگر اب میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔

وہاج کی ماما جلدی سے آگے بڑھیں۔

بھائی صاحب آپ ہمیں غلط مت سمجھیں،وہاج نے جو کیا بلکل ٹھیک کیا ہے۔

تم بھی اپنے بیٹے کا ساتھ دے رہی ہو؟

حسن صاحب غصے سے بہن کی طرف بڑھے۔

بھائی جان آپ ابھی سچ سے انجان ہیں!

وہاج کی ماما نے بھائی کو سمجھانا چاہا۔

سچ سب کے سامنے ہے!

تمہارے لاڈلے بیٹے وہاج نے میرے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔ اور تم کہہ رہی ہو میں سچ سے انجان ہوں۔

میری بیٹی کا تماشہ بنا کر رکھ دیا سب کے سامنے اور کیا باقی رہ گیا۔

حسن صاحب غصے سے چلا رہے تھے۔

نہی بھائی صاحب ایسا کچھ نہی ہے آپ غلط سمجھ رہے ہیں، منیبہ میری بھی بیٹی ہے۔

مام چلیں یہاں سے!

وہاج عمارہ کا ہاتھ تھامے ماں کی طرف بڑھا۔

ماموں جان آپ کو جو بھی پوچھنا ہے ممانی جان سے پوچھ لیں۔

آپ کے سارے سوالات کے جواب ہیں ان کے پاس!

وہاج نے گم سم سی کھڑیں مسز حسن کی طرف اشارہ کیا۔

مسز حسن چونک کر وہاج کی طرف بڑھیں۔

جواب تم دو گے وہاج!

یہاں نہی، پولیس سٹیشن میں!

ایک تو تم نے میرے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالا اور دوسرا میری بیٹی کی عزت نیلام کر دی سب کے سامنے۔

مسز حسن کو جب کوئی اور ترکیب نہی سوجھی تو پولیس کا نام لے لیا۔

شوق سے ممانی جان!

بہت اچھا آئیڈیا ہے، بلا لیں پولیس۔

ویاج دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا۔

سارے مہمانوں میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں۔

توبہ، توبہ کیسا زمانہ آ گیا ہے۔ شاہزیب واپس نہی آیا تو عمارہ نے وہاج سے دل لگالیا۔

شوہر سے بے وفائی کی اس لڑکی نے، اتنے سالوں ست ماں، باپ کے گزرنے کے بعد سر آنکھوں پر بٹھا کر رکھا انہوں نے۔ آخر کار یہ صلہ ملا ان کو۔

استغفر اللہ۔۔۔۔

عورتیں کانوں پر ہاتھ رکھ کر عمارہ کے کردار پر کیچڑ اچھال رہی تھیں۔

وہاج غصے سے سب کی طرف متوجہ ہوا۔

بہت شکریہ آپ سب کا میری خوشی میں شامل ہونے کا، کھانا تو کھالیا ہو گا آپ سب نے!

فنکشن ختم ہوا۔۔۔ آپ سب اپنے اپنے گھر واپس جا سکتے ہیں۔

وہاج ایک ایک لفظ غصے سے چباتے ہوئے بولا۔

آہستہ آہستہ سارے مہمان وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

دیکھتے ہی دیکھتے سارا گارڈن خالی ہو گیا۔

ہمیں بھی اب چلنا چاہیے ڈیڈ!

وہاج اپنے بابا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

چلو عمارہ!

وہاج عمارہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔

رک جاو وہاج!

کس حق سے تم نے عمارہ کا ہاتھ تھاما ہے؟

کس حق سے اسے اپنے ساتھ لے جا رہے ہو؟

حسن صاحب غصے سے بولتے ہوئے وہاج کے سامنے آ رکے۔

وہاج نے ایک نظر عمارہ پر ڈالی، گہری سانس لی اور حسن صاحب کی طرف متوجہ ہوا۔

"شوہر ہونے کی حیثیت سے تھاما ہے میں نے عمارہ کا ہاتھ"

"بیوی ہے میری، پورا حق رکھتا ہوں میں عمارہ پر!

اب آپ لوگ سوچ رہے ہو گے کہ ان دونوں کا نکاح کب ہوا؟ 😝

تو آئیں لے چلتے ہیں آپ سب کو کل رات کی طرف 😊

عمارہ کچھ دیر سوچنے کے بعد کمرے سے باہر نکل گئی۔ اس کا رخ وہاج کے کمرے کی طرف تھا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور وہاج کمرے میں نہی تھا۔ عمارہ جانتی تھی کہ اس وقت وہاج کہاں ہو گا۔

وہ ٹیرس کی طرف بڑھی۔

حسبِ توقع وہاج وہی بیٹھا تھا فرش پر دیوار سے سر لگائے آنکھیں بند کیے۔

عمارہ چپ چاپ وہاج کے پاس جا بیٹھی۔

وہاج کو اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

عمارہ کو اپنے ساتھ بیٹھے دیکھا تو وہاں سے اٹھنے لگا تھا کہ عمارہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

وہاج نے آنکھیں سکوڑتے ہوئے عمارہ کی طرف دیکھا۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے!

عمارہ گھبراتے ہوئے بولی۔

لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہی کرنی مسز شاہزیب!

وہاج مسز شاہزیب پر زور ڈالتے ہوئے بولا۔

عمارہ نے سر نفی میں ہلا دیا۔

"مسز شاہزیب تھی اب نہی ہوں!

"مسز وہاج بننا چاہتی ہوں،

"میری غلطیوں کو معاف کر کے مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہیں گے آپ؟

وہاج نے بھنوئیں اچکا کر عمارہ کی طرف دیکھا۔

نہی۔۔۔اس نے سر نفی میں ہلا دیا۔

عمارہ آنسو بہانے لگی۔

کیا آپ مجھے معاف نہی کر سکتے وہاج؟

وہاج کے ہاتھ پر گرفت مزید مظبوط کرتے ہوئے بولی۔

بس یہی وہ لمحہ تھا، جب وہاج کا دل پگھل گیا۔

عمارہ سے ناراض نہی تھا وہ، اپنے رویے سے بس اسے اپنی غلطی کا احساس دلانا چاہتا تھا۔

منیبہ سے شادی کے لیے ہاں بھی عمارہ کی وجہ سے کی تھی اس نے، تا کہ عمارہ کو اپنی غلطی کا احساس ہو۔

وہاج اپنے پلان میں کامیاب ہوا۔

وہاج مسکراتے ہوئے عمارہ کی طرف پلٹا۔

نہی عمارہ!

مجھے عملی ثبوت چاہیے ابھی!

مطلب؟

عمارہ آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

مطلب یہ کہ۔۔۔۔

"ابھی نکاح کرنا ہو گا مجھ سے!

وہ بھی ابھی اسی وقت۔۔۔،

تو بولو عمارہ۔۔۔جواب دو۔

کرو گی مجھ سے نکاح؟

مجھے منظور ہے!

عمارہ نے سرہاں میں ہلا دیا۔

تو پھر دیر کس بات کی چلو میرے ساتھ۔

عمارہ وہاج کے ساتھ چل پڑی۔

وہاج اپنی ماما کے کمرے کی طرف بڑھا۔ان کو ساتھ چلنے کو بولا۔

حمزہ نے ان سب کو گاڑی کی طرف جاتے دیکھا تو وہ بھی ان کے ساتھ چل پڑا۔

عمارہ نے وہاج سے کہا حمزہ کو ساتھ لے چلیں،میرا بھائی سمجھ کر۔

وہ لوگ مسجد گئے اور عمارہ اور وہاج کا نکاح پڑھوا کر گھر آ گئے۔

باقی اگلی قسط میں،امید ہے آج کی قسط پسند آئی ہو گی سب کو 😊

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_17

وہاج۔۔۔۔۔!

حسن صاحب چلائے۔

یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟

عمارہ شاہزیب کے نکاح میں ہے۔ تم اچھی طرح جانتے ہو۔

نکاح پر نکاح کیسے کر سکتے ہو تم؟

وہاج مسکرا دیا۔

نہی ماموں جان میں نے نکاح پر نکاح نہی کیا۔

آپ کو بتایا نہی ممانی جان نے ابھی تک؟

شاہزیب طلاق دے چکا ہے عمارہ کو,وہ بھی سات سال پہلے۔

وہاج کے جواب پر حسن صاحب اپنی بیگم کی طرف پلٹے۔

مسز حسن گھبرا گئیں,وہاج عمارہ سے نکاح کر لے گا یہ تو وہ سوچ بھی نہی سکتی تھیں۔

جھوٹ بول رہے ہو تم وہاج!

مسز حسن غصے سے وہاج کی طرف بڑھیں۔

اپنے گناہ کا بوجھ میرے بیٹے کے سر ڈال رہے ہو۔

حسن صاحب آپ نہی جانتے اس کی شروع سے نظر تھی ہماری عمارہ پر۔

یاد ہے آپ کو جس دن شاہزیب اور عمارہ کا نکاح ہوا تھا یہ اچانک گھر سے چلا گیا تھا۔

وہ اس لیے کہ اس سے برداشت نہی ہو سکا۔

یہ دل برداشتہ ہو کر یہاں سے چلا گیا تھا اور اب جب اس نے دیکھا کہ شاہزیب اتنے عرصے سے پاکستان نہی آ رہا۔ تو یہ واپس چلا آیا۔

عمارہ کو پتہ نہی اس نے کیا کہا ہے۔۔۔کوئی نکاح نہی ہوا ان دونوں کا۔

سب جھوٹ ہے!

مسز حسن جھوٹ پر جھوٹ بولتی گئیں۔

عمارہ نے چونک کر وہاج کی طرف دیکھا۔

وہاج نے نکاح نامے کی کاپی حسن صاحب کی طرف بڑھا دی۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے میری سمجھ سے باہر ہے!

وہ نکاح نامہ دیکھ کر سر تھام کر صوفے پر بیٹھ گئے۔

میں سب بتاتا ہوں آپ کو ماموں جان،وہاج ان کے پاس آیا۔

آج سے سات سال پہلے شاہزیب نے دوسری شادی کر لی تھی۔یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے؟

مگر ایک اور سچ جس سے آپ آج تک انجان تھے۔شاہزیب نے عمارہ کو طلاق بھی دی تھی دوسری شادی کرنے کے بعد۔

اس طلاق کی خبر بس ممانی جان کو تھی,انہوں نے بڑے احسن طریقے سے یہ راز ہم سب سے اب تک چھپائے رکھا۔

شاید یہ سچائی ہمارے سامنے کبھی آتی بھی ناں اگر میری ملاقات اچانک شاہزیب اور اس کی بیوی سے نا ہوتی۔

شاہزیب کے ساتھ لڑکی کو دیکھ کر مجھے بہت غصہ آیا۔

پہلے مجھے لگا شاید میرا وہم تھا،کسی اور کو دیکھا میں نے۔مگر جب دوسری دفعہ میں نے ان دونوں کو دوبارہ دیکھا تو یقین ہوا کہ یہ شاہزیب ہی ہے۔

جس فلیٹ میں میری رہائش تھی اس کے پاس ہی ایک ہوٹل میں وہ اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا۔

میں اچانک اس کے سامنے گیا تو وہ ڈر گیا اور مجھے سائیڈ پر لے گیا۔

میری منتیں کرنے لگا کہ اس لڑکی کے سامنے عمارہ کا ذکر مت کرنا۔

یہ میری بیوی ہے، اگر اسے میری پاکستان میں ہوئی شادی کا پتہ چل گیا تو مجھے جیل بھیج دے گی۔

لیکن عمارہ کا کیا جس سے تم نکاح کر کے اپنے نام پر آٹھ سال سے تنہا چھوڑے ہوئے ہو؟

میرے سوال پر شاہزیب کا جواب نے میرے ہوش اڑا دیئے۔

کونسا نکاح وہاج؟

کیا تم نہی جانتے کہ میں عمارہ کو طلاق دے چکا ہوں؟

مام نے بتایا نہی آپ سب کو' میں نے سات سات پہلے ہی طلاق دے دی تھی عمارہ کو۔

شاہزیب کے انکشافات پر میں حیران رہ گیا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ واپس جا کر عمارہ کو اس بے نام رشتے سے نجات دلاوں گا۔

سچ کیا ہے بتاو مجھے؟

حسن صاحب غصے سے مسز حسن کی طرف بڑھے۔

للکونسا سچ؟

مسز حسن ہکلاتی ہوِئی بولیں۔

سچ یہ ہے کہ وہاج نے عمارہ سے نکاح پر نکاح کیا ہے، آپ پولیس بلوائیں اور جیل بھیجیں اسے ابھی۔

اگر یہ سچ ہوا تو میں خود وہاج کو جیل بھجواوں گا۔

تم مجھے یہ بتاو شاہزیب نے عمارہ کو طلاق دی ہے یا نہی؟

حسن صاحب غصے سے چلائے۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ حسن صاحب؟

آپ کو اپنی شریکِ حیات سے زیادہ اپنے بھانجے پر یقین ہے۔

میں کیوں چھپاوں گی اتنی بڑی بات؟

یہ سب وہاج جھوٹ بول رہا ہے، یہ بس عمارہ کو حاصل کرنا چاہتا ہے کسی بھی طرح سے۔

آپ پوچھیں اس کے پاس کیا ثبوت ہے کہ شاہزیب طلاق دے چکا ہے عمارہ کو۔

بتاو وہاج کیا ثبوت ہے تمہارے پاس اس طلاق کا؟

مسز حسن غصے سے وہاج کی طرف بڑھے۔

طلاق نامہ تو آپ کے پاس ہے ممانی جان!

آپ دکھائیں سب کو شاہزیب کا سات سال پہلے بھیجا ہوا طلاق نامہ۔

کونسا طلاق نامہ؟

تم جھوٹ پر جھوٹ بول رہے ہو وہاج!

نکل جاو میرے گھر سے 'تم جیسے دھوکے باز لوگوں کے لیے میرے گھر میں کوئی جگہ نہی ہے۔

جا رہے ہیں ہم یہاں سے بھابی آپ فکر مت کریں!

ہم دوبارہ اس گھر میں کبھی قدم نہی رکھیں گے۔اس گھر سے میرے بیٹے کو دکھوں کے سوا کچھ نہی ملا۔

مسز احمد بھی اپنے دل کا غبار نکالنے لگیں۔

چلو عمارہ!

وہاج اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔

عمارہ کہی نہی جائے گی!

مسز حسن ان دونوں کے راستے میں آ گئیں۔

عمارہ میری بیوی ہے ممانی جان،یہ میرے ساتھ ہی جائے گی۔

وہاج غصے سے بولا۔

رک جاو وہاج!

حسن صاحب بھی وہی آ گئے۔

تم عمارہ کو ایسے نہی لے کر جا سکتے!

مجھے ثبوت چاہیے شاہزیب اور عمارہ کی طلاق کا!

شاہزیب سے خود کیوں نہی بات کر لیتے آپ بھائی صاحب!

وہاج کے بابا نے ان کو متوجہ کیا۔

حسن صاحب نے مسز حسن کی طرف دیکھا، جس کا مطلب تھا کہ شاہزیب کو کال کرو۔

مسز حسن ان کا اشارہ سمجھ گئیں اور کانپتے ہاتھوں سے شاہزیب کا نمبر ڈائل کر کے حسن صاحب کی طرف

بڑھایا۔

جی مام!

شاہزیب کی خوش باش سی آواز سب کے کانوں میں پڑی۔

فون کا سپیکر آن تھا۔

مام کے بچے!

میں بات کر رہا ہوں تیرا باپ!

حسن صاحب غصے سے بولے۔

ججججی ڈیڈ!

شاہزیب ہکلاتے ہوئے بولا۔

کیسے ہیں آپ ڈیڈ؟

آپ نے مجھے خود کال کی میں بتا نہی سکتا میں کتنا خوش ہوں۔

ہاں وہ تو تمہاری آواز کی گھبراہٹ سے ہی پتہ چل رہا ہے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اب میری بات کان کھول کر سنو!

جو پوچھوں گا۔اس کا سچ سچ جواب چاہیے مجھے،اگر جھوٹ بولا تو مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا۔

جی ڈیڈ۔۔۔آپ پوچھیں جو بھی پوچھنا ہے۔

کیا تم عمارہ کو طلاق دے چکے ہو؟

حسن صاحب کی آواز غصے بھری تھی۔

مسز حسن کو اپنے پاوں تلے زمین سرکتی محسوس ہونے لگی۔

سب دم سادھے شاہزیب کے جواب کا انتظار کرنے لگے۔

آپ سے کس نے کہہ دیا ڈیڈ؟

شاہزیب کے جواب پر مسز حسن کو امید کی ایک کرن سی دکھائی دی۔

ڈیڈ میں عمارہ کو طلاق کیوں دوں گا،میری بیوی ہے وہ۔

پچھلے آٹھ سال سے میں اس رشتے میں بندھا ہوا ہوں۔اگر مجھے طلاق ہی دینی ہوتی تو میں یہ نکاح ہی نہ کرتا۔

مانتا ہوں یہ نکاح میری مرضی کے خلاف ہوا تھا۔مگر عمارہ کو طلاق دینے کا میں سوچ بھی نہی سکتا۔

بہت جلد واپس آنے والا ہوں میں،شادی کر کے عمارہ کو اپنے ساتھ لے جانے۔

عمارہ بہت اچھی لڑکی ہے،مجھے یقین ہے وہ مجھے دوسری شادی کے لیے معاف کر دے گی۔

جو بھی ہو وہ میری بیوی ہے،اس کا حق ہے مجھ پر۔اب اور اپنے انتظار میں نہی بٹھا سکتا میں۔

تو تمہارا کہنا ہے کہ تم نے عمارہ کو طلاق نہی دی؟

حسن صاحب وہاج کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

وہاج غصے سے مٹھیاں بھینچے کھڑا تھا۔شاہزیب اس طرح انکار کر دے گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہی تھا۔

جی ڈیڈ میں نے عمارہ کو طلاق نہی دی۔۔۔شاہزیب نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

مسز حسن نے گردن اکڑاتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہاج کی طرف دیکھا۔

وہاج غصے سے حسن صاحب کی طرف بڑھا۔ان کے ہاتھ سے فون لے لیا۔

"شاہزیب سچ کیا ہے بتاو ماموں جان کو؟

وہاج کی آواز پر شاہزیب چونک گیا۔مگر اگلے ہی پل خود کو سنبھال لیا۔

کیسا سچ وہاج؟

الٹا اس نے وہاج سے ہی سوال کر ڈالا۔

"تم عمارہ کو طلاق دے چکے ہو,بتاو ماموں جان کو۔

وہاج غصے سے چلایا۔

کیسی باتیں کر رہے ہو تم وہاج؟

کس نے کہہ دیا تم سب سے کہ میں عمارہ کو طلاق دے چکا ہوں۔

کسی نے کہا اور تم سب نے مان لیا؟

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

حیرت ہو رہی ہے مجھے سب گھر والوں پر!

شاہزیب کمال مہارت سے جھوٹ پر جھوٹ بولتا چلا گیا۔

شاہزیب تم ٹھیک نہی کر رہے!

سب جانتا ہوں میں، کس کے کہنے پر تم جھوٹ بول رہے ہو۔

مگر ایک بات میری کان کھول کر سن لو۔

"عمارہ اب میری بیوی ہے!

"عمارہ کا نام بھی دوبارہ تمہاری زبان پر آیا تو زبان کاٹ دوں گا میں تمہاری"

کیا بکواس ہے یہ؟

شاہزیب غصے سے چلایا۔

عمارہ میرے نکاح میں ہے۔ تم اسے اپنی بیوی کیسے کہہ سکتے ہو؟

"شوہر ہونے کی حیثیت سے!

وہاج نے مختصر جواب دیا۔

حسن صاحب نے آگے بڑھ کر وہاج کے ہاتھ سے فون لے کر کال کاٹ دی۔

اب کیا جواب دو گے وہاج؟

ان کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"میں اپنی بات سے پیچھے نہی ہٹو گا ماموں جان, عمارہ میری بیوی ہے۔یہی سچ ہے۔

حسن صاحب نے ایک زوردار تھپڑ وہاج کے گال پر لگایا۔

احمد صاحب، حمزہ، ولی اور عاصم سب تیزی سے آگے بڑھے۔

بھائی صاحب!

احمد صاحب غصے سے چلائے۔

تم اب بھی مجھ پر چلا رہے ہو احمد؟

حسن صاحب بھی غصے سے چلائے۔

واہ کیا تربیت کی ہے تم نے اپنے بیٹے کی' بلکل اپنے جیسی!

جیسا باپ، ویسا بیٹا!

تم نے بھی تو ایسا ہی کیا تھا ناں، چپ چاپ میری بہن سے نکاح کر لیا۔

نکاح کرنے کے بعد اسے گھر لے آئے۔۔۔اگر اس نکاح میں بابا کی رضامندی شامل نہ ہوتی تو میں اسی دن تم دونوں کے دھکے دے کر اس گھر سے بے دخل کر دیتا۔

مگر بابا کی رضامندی نے میرے ہاتھ باندھ دئیے تھے۔اور حسین بھائی صاحب۔۔۔وہ تو تمہارے خلاف ایک لفظ سننے کو تیار نہی تھے۔

مجھ سے ہی غلطی ہوئی، جو تمہارے بیٹے کو اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دی۔

میں نہی جانتا تھا کہ یہ آستین کا سانپ نکلے گا بلکل تمہاری طرح۔

ہماری نکاح باباجان کی مرضی سے ہوا تھا حسن صاحب!

کیونکہ آپ اپنی بہن کو اپنے شرابی اور جواری سالے سے کے گلے باندھنا چاہتے تھے۔

ان سب باتوں کو میرے بیٹے کی زندگی سے جوڑنے کی کوشش مت کریں آپ!

سچ کیا تھا سب جانتے تھے۔

میری تربیت پر انگلی اٹھانے سے پہلے اگر آپ ایک نظر اپنے بیٹے کی تربیت پر ڈال لیں تو اچھا ہو گا۔

آپ کا بیٹا تو بس ایک سال ہی اس نکاح کا بوجھ برداشت کر سکا۔

ایک بے دین لڑکی سے شادی رچالی!

مگر میرے بیٹے نے اپنی محبت کی خاطر زندگی کے آٹھ سال گنوا دیئے۔

واپس آیا بھی تو اپنی محبت کی خاطر!

اپنی محبت کا ساتھ نہی چھوڑا۔ اور آپ کا بیٹا شوہر ہونے کا حق بھی ادا نہی کر سکا۔

دیکھ لیں آج قسمت بھی میرے بیٹے کے ساتھ ہے۔

عمارہ اس کی بیوی ہے اب!

جھوٹ کی زیادہ عمر نہی ہوتی۔

احمد صاحب مسز حسن کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

ثبوت چاہیے ناں آپ سب کو شاہزیب کی طلاق کا؟

"ثبوت ملے گا!

بس دس دن کا وقت چاہیے وہاج کو!

دسویں دن ثبوت آپ کے سامنے ہو گا۔

میرا وعدہ ہے آپ سب سے!

حسن صاحب غصے سے عمارہ کی طرف بڑھے۔

عمارہ اپنے کمرے میں جاو!

وہ غصے سے چلائے۔

عمارہ ڈر کر پیچھے ہٹی اور وہاج کی طرف دیکھا۔

وہاج نے سر نفی میں ہلایا اور عمارہ اور حسن صاحب کے درمیان آر کا۔

"عمارہ میرے ساتھ جائے گی ماموں جان۔

جب تک تم یہ بات ثابت نہی کر دیتے کہ شاہزہب عمارہ کو طلاق دے چکا ہے۔

عمارہ کہی نہی جا سکتی تب تک!

دس دن کا وقت ہے تمہارے پاس,اس کے بعد تم تا عمر جیل میں رہو گے۔

اس کی نوبت نہی آئے گی ماموں جان!

دس دن بہت ہیں میرے لیے۔

مگر میری بھی ایک شرط ہے؟

"میری بیوی کی حفاظت آپ کے زمے ہے, جس طرح میں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ مجھے اسی حال میں واپس چاہیے۔

کسی بھی طرح کی نا انصافی برداشت نہی کروں گا میں,ورنہ انجام کے زمہ دار آپ سب ہو گے„

عمارہ چلو اپنے کمرے میں،وہاج اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اندر کی طرف بڑھا۔

عمارہ کے کمرے میں پہنچ کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

عمارہ آنسو بہا رہی تھی۔

وہاج آپ مجھے چھوڑ کر مت جائیں, مجھے چچی جان سے بہت ڈر لگ رہا ہے۔

عمارہ وہاج کے ہاتھ تھامے بولی۔

وہاج نے ہاتھ بڑھا کر عمارہ کے آنسو صاف کیے۔

ان آنکھوں میں آنسو مت آنے دینا دوبارہ۔

بس دس دن کی بات ہے عمارہ!

پھر سچ سب کے سامنے ہو گا۔

کچھ بھی ہو، تم ہمت مت ہارنا۔

"میرا انتظار کرنا، میں واپس آوں گا۔

وہاج چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا۔

ازیت کے ان لمحات میں بھی یہ شخص مسکرا رہا تھا، عمارہ آنسو بہاتی ہوئی وہاج کے کندھے پر سر ٹکا گئی۔

وہاج نے اس کے گرد بازو پھیلا دیئے اور آنکھیں بند کیے ان لمحوں کو محسوس کرنے لگا۔

عمارہ کے پیشانی پر ہونٹ رکھ دیئے۔ عمارہ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔

ڈرنے کی کوئی ضرورت نہی ہے، مام یہی ہیں تمہارے پاس۔

اب مجھے چلنا ہو گا!

وہاج عمارہ کو خود سے الگ کرتے ہوئے تیزی سے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

مام آپ یہی رکیں عمارہ کے ساتھ، میں اور ڈیڈ جلدی واپس آئیں گے۔

ماں کے گلے لگتے ہوئے وہاج ایک آخری نظر مسز حسن پر ڈالتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا تو نظر ٹیرس پر کھڑی عمارہ پر پڑی۔

عمارہ آنسو بہاتی ہوئی وہاج کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

وہاج ظبط سے مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا۔

احمد صاحب گاڑی میں بیٹھے تو وہاج نے گاڑی سٹارٹ کر دی اور گیٹ پار کر گیا۔

باقی اگلی قسط میں۔۔امید ہے آج کی قسط پسند آئی ہو گی آپ سب کو۔

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_18

---

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

زندگی برباد کر کے رکھ دی میری بیٹی کی۔ مسز حسن ان دونوں کے جاتے ہی منیبہ کی طرف بڑھیں۔

ان کا اشارہ مسز احمد کی طرف تھا۔

وہاج نے تو نہی کہا تھا کہ وہ منیبہ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

یہ فیصلہ آپ کا اور بھائی صاحب کا تھا بھابی!

آپ دونوں نے اپنا فیصلہ میرے بیٹے پر تھوپ دیا تھا۔اس میں وہاج کا کوئی قصور نہی۔

مسز احمد اب مزید اپنے بیٹے کے خلاف سننے کے موڈ میں نہی لگ رہی تھیں۔

وہاج نے جو کیا سب کے سامنے ہے۔ پھر بھی تمہیں اپنے بیٹے کی برائی نظر نہی آ رہی۔

کیا حال ہو گیا میری بیٹی کا رو رو کر،دیکھو تو زرا۔

مسز حسن منیبہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

بس دس دن کی بات ہے،جیسے ہی یہ دس دن ختم ہوئے۔میں وہاج اور عمارہ دونوں سے اپنی بیٹی پر کیے گئے

ظلم کا بدلہ لوں گی۔

یاد رکھنا میری بات تم!

وہ مسز احمد کو دیکھتے ہوئے بولیں۔

یہ تو وقت ہی بتائے گا بھابی!

وہاج کی ماما جواب دیتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئیں۔

حسن صاحب خاموش تماشائی بنے سب سن رہے تھے،آخر کار تنگ آ کر اندر کی طرف بڑھ گئے۔

مام چھوڑیں آپ کیوں بحث کر رہی ہیں۔کوئی فائدہ نہی اب۔

جو ہونا تھا،سو ہو گیا۔

چلو منیبہ،انیسہ ماں کو جواب دیتے ہوئے انیسہ کو ساتھ لیے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

www.urdunovelsmania.com

تم خاموش تماشائی بنے کھڑے ہو دونوں بھائی کچھ بولے کیوں نہی؟

تمہاری بہن کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا اور تم دونوں چپ چاپ منہ اٹھائے کھڑے دیکھتے رہے۔

مسز حسن حمزہ اور ولی کی کلاس لینے لگیں۔

مام وہاج بھائی نے کچھ غلط نہی کیا!

حمزہ کے جواب پر ولی اور عاصم نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

شاہزیب بھائی عمارہ کو طلاق دے چکے ہیں۔ میں سب جان چکا ہوں۔

اب آپ بھی بس کر دیں جھوٹ بولنا۔

ڈیڈ کو سب کچھ بتا دیں۔ اسی میں سب کی بھلائی ہے۔

اس سے پہلے کہ وہاج بھائی ثبوت لے کر یہاں پہنچیں۔ آپ خود ڈیڈ کو ساری سچائی بتا دیں۔

کیا بکواس کر رہے ہو حمزہ؟

تم اپنی ماں پر شک کر رہے ہو؟

تمہیں لگتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں؟

مسز حسن غصے سے تپ گئیں۔

نہی مام مجھے شک نہی ہے۔۔۔ بلکہ پورا یقین ہے کہ آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔

آپ کی آنکھوں پر دولت کی پٹی بندھ چکی ہے۔

www.urdunovelsmania.com

احساس ختم ہو چکا ہے آپ کے دل سے۔

عمارہ کے ساتھ کی گئی ناانصافیوں پر ڈریں اللہ سے۔

"خدا کی پکڑ سے ڈریں!

جھوٹ کا انجام ہمیشہ برا ہی ہوتا ہے۔

ابھی بھی وقت ہیں سنبھل جائیں، کہی دیر نا ہو جائے۔

حمزہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

مسز حسن بس دیکھتی ہی رہ گئیں۔

دیکھو تو سہی کیسے زبان درازی کر کے گیا ہے ماں کے ساتھ۔

سب کو میں ہی بری لگتی ہوں، مسز حسن جھوٹے آنسو بہانے لگیں۔

ممی آپ اندر جائیں، آرام کریں چھوڑیں اس کو ابھی اتنی سمجھ نہی ہے اسے۔

بس ایسے ہی بول رہا تھا۔

عاصم جلدی سے مسز حسن کی طرف بڑھا۔

ولی دور کھڑا سارا معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

مسز حسن آنسو پونچھتے ہوئے عاصم کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گیں۔ جبکہ ولی حمزہ کے کمرے میں چلا گیا۔

"اب کیا کرنا ہے ڈیڈ؟

وہاج نے گاڑی اسلام آباد کی سڑک پر موڑ دی۔

پہلے گھر جائیں گے۔ وہاں سے اپنے پاسپورٹ اٹھائیں اور امریکہ جانے کی تیاری کریں گے۔

احمد صاحب فون پر مصروف سے بولے۔

مگر ڈیڈ امریکہ کا اتنا لمبا سفر۔۔۔ ویزہ ملنے میں پتہ نہی کتنے دن لگ جائیں۔ اور پھر وہی پہنچتے پہنچتے ایک سے دو دن لگ جائیں گے۔

کیسے ہو گا سب کچھ؟

ہمارے پاس بس دس دن ہیں!

وہاج پریشان سا ڈرائیونگ کرتے ہوئے بولا۔

تم فکر مت کرو سب ہو جائے گا۔

کل شام تک ہمارے ویزے مل جائیں گے۔ میرا دوست سب کچھ جلدی کروا دے گا۔

پرانی جان پہچان ہے۔ جلدی ویزہ لگوا دے گا۔

شاہزیب کا ایڈریس بھی مل جائے گا۔ تم پریشان نہی ہونا میرے ہوتے ہوئے۔

ڈیڈ پریشان ہونا تو بنتا ہے آخر میری زندگی کا سوال ہے۔

ہاں یہ تو ہے۔۔۔ مگر اب تمہاری زندگی تمہارے نام ہو چکی ہے۔ تو ڈرنے کی ضرورت نہی ہے۔

ہم ثبوت کے ساتھ واپس لوٹیں گے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

فرض کرو اگر ثبوت نہی بھی ملتا، تو بھی تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے۔عمارہ اب تمہاری بیوی ہے۔

تمہیں اس سے کوئی الگ نہی کر سکتا۔

وہاج مسکرا دیا عمارہ کے ذکر پر۔

بس اب زیادہ مسکراو نہی، دھیان سے گاڑی چلاو۔

ابھی ابھی تو پرانے زخم ٹھیک ہوئے ہیں تمہارے۔۔یہ نا ہو اب میری گاڑی ٹھوک دو۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔ڈیڈ آپ بھی ناں!

وہاج کا قہقہ گونجا گاڑی میں۔۔۔احمد صاحب بھی مسکرا دیئے۔

عمارہ کپڑے چینج کرنے کے بعد نماز پڑھ کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔

ایک رات میں اس کی زندگی بدل چکی تھی۔

عمارہ حسین سے عمارہ وہاج بن چکی تھی وہ۔مگر دشمنوں کی سازشوں کی پھر سے شکار ہو گئی۔

"جب اپنے خودغرضی کا لباس اوڑھ لیں تو وہ بھی کسی دشمن سے کم نہی ہوتے،،

"رشتے احساس سے بنتے ہیں، چھوٹی چھوٹی قربانیوں سے بنتے ہیں، اگر رشتوں سے احساس ہی ختم ہو جائے تو ایسے رشتے بس نام کے ہی رشتے رہ جاتے ہیں۔

عمارہ بستر پر لیٹ گئی۔نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

عمارہ کے دل و دماغ پر بس وہاج ہی چھایا ہوا تھا۔

رشتہ بدل چکا تھا اور احساس بھی۔

ساری رات یونہی سوچوں میں گم گزر گئی۔

فجر کی اذان کی آواز کانوں میں پڑی تو عمارہ وضو کرنے چلی گئی۔

نماز پڑھ کر ابھی بیٹھی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ ناک ہوا۔

عمارہ نے دروازہ کھولا تو سامنے مسز احمد کھڑی تھیں۔ہاتھ میں فون لیے۔

عمارہ کو دیکھ کر مسکرا دیں۔

تمہارے لیے وہاج کا فون ہے۔لو بات کر لو۔

مسز احمد نے عمارہ کو فون تھماتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔

عمارہ فون کان سے لگائے آنسو بہانے لگی۔

عمارہ پھر سے رو رہی ہو تم!

وہاج کی آواز کانوں میں پڑی تو عمارہ کو سکون سا محسوس ہوا۔

نہیں میں رو نہیں رہی۔۔بس ایسے ہی۔

بس ایسے ہی کیا عمارہ؟

منع کیا تھا ناں میں نے رونے سے؟

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

بس اب رونا بند کر دو۔

پہلے ہی بہت تھکا ہوا ہوں میں۔ پوری رات گاڑی ڈرائیو کی ہے ابھی گھر پہنچے ہیں ہم۔

"تمہارے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں عمارہ!

میں نہی رو رہی، چپ ہوں اب۔

آپ پریشان مت ہو۔

عمارہ آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

ناشتہ کر لیا آپ نے؟

عمارہ کے سوال پر وہاج مسکرا دیا۔

آ گئی بیوی والی ٹون میں واپس۔

وہاج کی بات پر عمارہ مسکرائے بنا نا رہ سکی۔

ایسے ہی مسکراتی رہا کرو ہمیشہ۔

وہاج نے دل سے عمارہ کی خوشی کے لیے دعا کی۔

آپ واپس کب آئیں گے؟

عمارہ کے سوال پر وہاج مسکرا دیا۔

"مجھے مس کر رہی ہو تم؟

نہی۔۔۔۔،

میرا مطلب ہاں!

وہاج مسکرا دیا۔

جلدی آوں گا واپس، وہاج کا لہجہ اداس سا تھا۔

تم نے کچھ کھایا؟

نہی۔۔۔ بس جانے ہی والی تھی ناشتہ بنانے۔

آپ نے کر لیا ناشتہ؟

ہاں بس کرنے ہی لگا تھا۔

اب ناشتہ کرنے کے بعد کچھ دیر آرام کروں گا۔ پھر امریکہ جانے کی تیاری۔

اپنا خیال رکھنا۔۔ناشتہ آ گیا ہے۔ میں بعد میں بات کرتا ہوں۔

خدا حافظ!

اور ایک بات!

عمارہ کال کاٹنے ہی لگی تھی کہ وہاج بول پڑا۔

جی۔۔

ماما کا فون اپنے پاس ہی رکھ لو۔

کہتے ہی وہاج نے کال کاٹ دی۔

عمارہ مسکرا دی۔

مسز احمد عمارہ کے لیے اور اپنے لیے ناشتہ بنا کر عمارہ کے کمرے میں ہی آ گئی۔

کیا کہہ رہا تھا وہاج؟

وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔

کہہ رہے تھے ابھی کچھ دیر پہلے ہی گھر پہنچے ہیں۔ناشتہ کرنے لگے ہیں۔

شاید آج رات کی فلائٹ ہو ان کی امریکہ کے لیے۔

گڈ۔۔۔چلو ناشتہ کر لو ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

وہ دونوں ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئیں۔

www.urdunovelsmania.com

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_19

ناشتہ کرنے کے بعد وہاج سو گیا۔احمد صاحب بھی کچھ دیر آرام کرنے چلے گئے۔

وہاج صبح کا سویا ہوا تھا۔اب شام ہو چکی تھی۔

احمد صاحب نے اسے اٹھایا۔

چلو بھئی صاحبزادے اٹھ جاو۔ کھانا کھانے چلیں۔

اس کے بعد اپنے ویزے آنے والے ہیں۔

آج رات گیارہ بجے کی فلائٹ ہے ہماری۔سامان پیک کر لو۔

کیا کرنا ہے سامان ڈیڈ۔۔ میرا بیگ تو آل ریڈی پیک ہے۔ میری بیوی نے پرسوں رات پیک کر دیا تھا۔

آپ اپنی فکر کریں۔

احمد صاحب مسکرا دیئے۔

ہاں بھئی دیکھ لو اب تمہارے کام کرنے والی تو آگئی اور میرے بیوی کو فرصت ہی نہی۔

وہاج مسکراتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔

ڈونٹ وری ڈیڈ!

میں پیک کر دیتا ہوں آپ کا بیگ۔

ویسے ہمیں جانا کہاں ہے؟

میرا مطلب امریکہ کے کس شہر میں ہے شاہزیب؟

ہمیں کیسے پتہ چلے گا؟

سب پتہ چل چکا ہے شاہزیب کے بارے میں تم فکر مت کرو۔

یہ دیکھو یہ امریکہ کا شہر چیکاگو ہے۔

احمد صاحب نے اپنا فون وہاج کی طرف بڑھایا۔

ہمیں چیکاگو ائیر پورٹ پہنچ کر او منی ہوٹل پہنچنا ہے۔

ہم اس ہوٹل میں رکیں گے۔

بکنگ ہو چکی ہے۔ ائیر پورٹ سے میرے دوست کا بیٹا سمتھ ہمیں پک کر لے گا۔

ہمیں او منی ہوٹل پہنچائے گا۔ شاہزیب کا فلیٹ وہاں سے کچھ کلومیٹر کی دوری پر ہے۔

جیسے ہی ہمیں شاہزیب کی ہوٹل میں موجودگی کا پتہ چلے گا۔ ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔

ہمم گڈ پلان ڈیڈ!

وہاج نے مسکراتے ہوئے فون ان کی طرف بڑھا دیا۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ پھر چلتے ہیں ڈنر پر۔

وہاج اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ناشتہ کرنے کے بعد ٹی وی لاونج میں صوفے پر ہی سو گیا تھا۔

احمد صاحب اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے اپنا بیگ پیک کرنے۔

وہاج فریش ہو کر نیچے آیا تو احمد صاحب وہاں نہی تھے۔

وہاج ان کے کمرے میں گیا تو وہ بیگ پیک کر رہے تھے۔

وہاج بھی ان کی مدد کروانے لگ گیا۔

ان کا بیگ پیک ہوا تو دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے۔

ایک ہوٹل سے کھانا کھایا اور گھر واپس آ گئے۔

کچھ دیر بعد ہی احمد صاحب کو ویزہ کنفرمیشن میسج مل گیا۔

ایک آدمی گھر پر ہی ان کے ویزے اور ٹکٹس دے گیا۔

چلو وہاج ائیر پورٹ کے لیے نکلنا ہے ہمیں۔ تم تو جانتے ہو انٹرنیشنل فلائٹ کے لیے جلدی پہنچنا ہوتا ہے۔

جی ڈیڈ!

میں بیگز رکھ دیتا ہوں گاڑی میں آپ دروازے لاک کر دیں۔

وہاج نے گاڑی باہر نکالی اور احمد صاحب اچھی طرح گھر کو لاک کرنے کے بعد گاڑی میں آ بیٹھے۔

وہاج نے گاڑی اسلام آباد انٹرنیشنل ائیر پورٹ کی طرف بڑھا دی۔

ٹریفک زیادہ ہونے کی وجہ سے آخر کار وہ لوگ نو بجے ائیر پورٹ پہنچ گئے۔

چیکنگ کے بعد ویٹنگ ائیریا میں بیٹھ گئے۔

ڈیڈ میں ذرا گھر کال کر لوں!

وہاج فون کان سے لگائے آگے بڑھ گیا۔

گھر نہی گھر والی سے بات کرنے گیا ہے صاجزاہ۔

احمد صاحب وہاج کو فون کان سے لگائے جاتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولے۔

اسلام وعلیکم!

عمارہ نے وہاج کی کال ریسو کی۔

وعلیکم اسلام۔۔۔

کیسی ہو؟

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟

میں بھی ٹھیک ہوں۔ائیر پورٹ میں ہوں۔

گیارہ بجے فلائٹ ہے امریکہ کے لیے، پھر وہاں پہنچنے سے پہلے بات نہی ہو سکے گی۔

اسی لیے میں نے سوچا ابھی بات کر لوں۔

میں صبح سے آپ کی کال کا انتظار کر رہی تھی۔

اوہ رئیلی؟

جی عمارہ مسکرا دی۔

تو خود فون کیوں نہی کیا؟

وہ اس لیے کیونکہ آپ نے کہا تھا کہ آپ آرام کرنے لگے ہیں۔ تو میں نے کال نہی کی تا کہ آپ ڈسٹرب نا ہو۔

وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

اتنی فکر ہے میری؟

جی۔۔ عمارہ دبی سی آواز میں بولی۔

مجھے لگتا ہے تم شرما رہی ہو، ہے ناں عمارہ؟

وہاج اسے تنگ کرنے لگا۔

نہی تو۔۔۔ میں کیوں شرماوں گی۔

لگ تو رہا ہے مجھے۔۔

وہاج۔۔۔ آپ تنگ نا کریں مجھے۔

اچھا اچھا۔۔۔ مزاق کر رہا تھا۔

یہ بتاو گھر کے حالات کیسے ہیں؟

ممانی جان نے کچھ کہا تو نہی؟

نہی وہاج ابھی تک تو سب ٹھیک ہے۔وہ منیبہ کے کمرے میں ہی ہیں۔

پھو پھو جان نے مجھے کمرے سے باہر نکلنے سے منع کیا ہے اور گھر کے کام کرنے سے بھی۔

گڈ۔۔۔جیسا مام کہہ رہی ہیں۔ویسا ہی کرو۔

لیکن میں کمرے میں بیٹھے بیٹھے بور ہو رہی ہوں۔مجھے فارغ بیٹھنے کی عادت ہی نہی ہے۔

آپ سمجھائیں نہ پھو پھو کو،ان سے کہیں مجھے کچن کے کام کرنے دیں۔

نہی عمارہ۔۔۔ایسا سوچنا بھی مت!

مام سے میں نے ہی کہا ہے تم سے ایسا بولنے کو۔

گھر کے کام کرنے کے لیے ملازمہ موجود ہیں۔تم اب اس گھر کا کوئی کام نہی کرو گی۔

اٹس مائی آرڈر!

وہاج۔۔۔!

نو عمارہ۔۔۔"اب تم میری زمہ داری ہو۔

تمہارا خیال رکھنا میرا فرض ہے،،

بہت کر لیے گھر کے کام!

اب بس اپنا خیال رکھو اور مستقبل کے سنہرے خواب دیکھو۔

"ہماری شادی کے خواب!

ہماری شادی تو ہو گئی ناں وہاج؟

پاگل لڑکی تم نہی سمجھ سکتی میرے جزبات!

ابھی تو بس نکاح ہوا ہے،شادی ہونا باقی ہے۔

اس گھر سے دلہن بنا کر دھوم دھام سے اپنے گھر لانا ہے تمہیں۔

ابھی تو بس نکاح ہوا ہے، تمہارا دلہن بننا باقی ہے ابھی۔

سمجھی میری بھولی مسز وہاج؟

جی۔۔عمارہ نے شرماتے ہوئے مختصر جواب دیا۔

اب تم یہ مت کہنا کہ نہی شرما رہی،میں شرط لگا سکتا ہوں تم شرما رہی ہو۔

عمارہ مسکرا دی۔

اب شرمانا بند کر دو مسز وہاج ابھی ٹائم دور ہے۔وہاج مسکراتے ہوئے اسے تنگ کر رہا تھا۔

پھوپھو جان سے بات کروا دوں آپ کی؟

عمارہ جان بوجھ کر بات بدل گئی۔

نہی۔۔۔مجھے تم سے ہی بات کرنی ہے۔

تو پھر تنگ نا کریں۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

عمارہ رونے کو تیار تھی۔

اچھا یار مزاق کر رہا تھا، عمارہ تم ہر بات پر رونے کیوں لگ جاتی ہو یار۔

مجھے یاد کرو گی ناں؟

وہاج کی بات پر عمارہ کے آنسو بہنے لگے۔

آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں؟

یاد تو ان کو کیا جاتا ہے جو دور ہوتے ہیں۔

آپ تو ہر وقت میرے پاس ہیں۔ میرے دل میں۔

جلدی سے جائیں اور خیریت سے واپس آئیں جلدی سے۔

ٹھیک ہے میری جان!

اپنا خیال رکھنا اور مام کا بھی۔ خدا حافظ مسز وہاج احمد۔

پھوپھو آئی ہیں آپ بات کر لیں ان سے!

وہاج کا قہقہ گونجا عمارہ کی بات پر، وہ جانتا تھا عمارہ جان بوجھ کر ایسا بول رہی ہے۔

پھوپھو جان وہاج آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

عمارہ نے مسز احمد کی طرف فون بڑھایا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

کیسا ہے میرا بیٹا؟

www.urdunovelsmania.com

گڈ مام!

آپ کیسی ہیں؟

میں بھی ٹھیک ہوں میری جان۔

کتنے بجے کی فلائٹ ہے امریکہ کے لیے۔

گیارہ بجے کی فلائٹ ہے مام!

ابھی ہم لوگ ائیر پورٹ ہی ہیں۔ ویٹ کر رہے ہیں فلائٹ کے لیے۔

آپ نے کھانا کھایا؟

جی کھالیا تھا اور عمارہ کو بھی کھلا دیا تھا۔

عمارہ کے ساتھ میں ہوں، اس کی فکر مت کرو تم۔

خیریت سے جاو اور خیریت سے واپس آو۔

"اللہ تمہیں تمہارے مقصد میں کامیابی عطا کرے۔

آمین۔

انشااللہ۔۔۔ آمین۔

مام آپ کی دعائیں ساتھ ہیں تو مجھے کوئی فکر نہی ہے۔

آپ اپنا خیال رکھیں اور میڈیسن ٹائم پر لیتی رہیں۔

ڈیڈ سے بات کر لیں آپ!

بہت لمبی فلائٹ ہے۔ جلدی بات نہی ہو سکے گی پھر مام۔

ٹھیک ہے میں کر لیتی ہوں۔

اپنا خیال رکھنا۔ خدا حافظ۔

خدا حافظ مام۔

وہاج کال ڈسکنیکٹ کرتے ہوئے واپس اپنی سیٹ پر چلا گیا۔

احمد صاحب فون پر مصروف تھے۔ وہاج ان کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

آخر کار دو گھنٹے انتظار کرنے کے بعد فلائٹ کا اعلان ہوا۔

وہاج نے جانے سے پہلے ایک بار پھر سے عمارہ کو فون کیا۔

حسبِ توقع فون عمارہ نے کے پاس ہی تھا۔

"عمارہ میں جا رہا ہوں۔ فلائٹ کے لیے اعلان ہو چکا ہے۔ تم اپنا خیال رکھنا۔ ہو سکتا ہے وہاں پہنچ کر بات کرنے کا ٹائم نا ملے مصروفیات کی وجہ سے۔ پریشان مت ہونا،،

ٹھیک ہے اللہ آپ کا نگہبان۔

عمارہ گال پر آیا آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

"میرا انتظار کرنا، جلدی واپس آوں گا میں!

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

وہاج کے لہجے میں اداسی سی تھی۔

انشااللہ۔۔۔ آپ بھی اپنا خیال رکھنا۔ میں ٹھیک ہوں۔

میری طرف سے فکر مند مت رہنا آپ۔

اوکے۔۔۔دل تو نہی کر رہا کال بند کرنے کو مگر یہ لاسٹ اناونسمنٹ ہے۔ جانا پڑا گا۔

"اللہ نگہبان۔۔

خدا حافظ!

وہاج نے بے دلی سے کال بند کر دی۔

احمد صاحب نے اس کے کندھے پر ہلکی سی تھپکی دی۔ سب ٹھیک ہو جائے گا یار۔

وہاج مسکرا دیا۔ اور دونوں آگے بڑھ گئے۔

گیارہ بجے ان کی فلائٹ امریکہ کے لیے روانہ ہو گئ۔

کئی گھنٹوں کے لمبے سفر کے بعد وہ لوگ امریکہ کے شہر چیکاگو ائیر پورٹ پہنچ گئے۔

کچھ دیر بعد ہی احمد صاحب کے دوست کا بیٹا سمتھ ان کو لینے پہنچ گیا۔

ہیلو جینٹل مین!

مائی سیلف سمتھ جاہن۔۔۔ اس نے وہاج کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

مائی سیلف وہاج احمد!

وہاج نے مسکراتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا۔

ہیلو انکل۔۔۔۔ہاو آر یو؟

وہاج سے ملنے کے بعد وہ احمد صاحب کی طرف بڑھا۔

آئی ایم گڈ جینٹل مین!

انہوں نے بھی ہاتھ ملایا۔

سمتھ نے ان کے بیگ گاڑی میں رکھے اور گاڑی اومنی ہوٹل کی طرف بڑھا دی۔

ان کو ہوٹل ڈراپ کرنے کے بعد وہ اپنے گھر واپس چلا گیا۔

انہوں نے کاونٹر سے کمرے کی چابی لی۔اور کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

یہ کہنے کو تو کمرہ تھا۔مگر دو بیڈ رومز پر مشتمل ایک لگژری فلیٹ تھا۔

ضروت کی ہر چیز موجو تھی یہاں۔

وہ دونوں کمرے میں داخل ہوتے ہی فریش ہونے چلے گئے۔

کھانا آرڈر کیا اور کھانا کھانے کے بعد سونے کے لیے لیٹ گئے۔

احمد صاحب سو گئے تو وہاج نے ان کے فون سے شاہزیب کے فلیٹ کا ایڈریس لیا اور نیچے چلا گیا۔

سڑک پر ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔اس وقت رات کے دو بج رہے تھے وہاں۔

سڑک پر جگہ جگہ لوگ سائیکلنگ کرتے نظر آرہے تھے۔

www.urdunovelsmania.com

وہاج نے بھی ایک سائیکل کرائے پر لی اور شاہزیب کے فلیٹ کی طرف چل پڑا۔

رات کے سناٹے میں وہ اکیلا سڑکوں پر گھوم رہا تھا۔ جتنا اس نے سوچا تھا۔ اتنا بھی نزدیک نہی تھا شاہزیب کا فلیٹ۔

کچھ دیر سائیکلنگ کرنے کے بعد وہاج کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔

جیسے ہی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تقریباً چھ لڑکوں کا گروہ اس کا پیچھا کر رہا تھا۔

وہ سارے شکل سے ہی غنڈے لگ رہے تھے۔

وہاج نے اپنی سائیکل کی رفتار بڑھا دی۔

ایسی سنسان جگہوں پر اکثر ایسے لوگ لوٹ لیتے ہیں۔ وہاج کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

مجھے رات کے اس وقت اکیلے نہی آنا چاہیے تھا۔ صبح تک کا انتظار کرنا چاہیے تھا۔

فون بھی نہی ہے میرے پاس۔۔۔شٹ!

وہاج تیز رفتار سے سائیکل چلا رہا تھا۔ مگر وہ سب مسلسل اس کا پیچھا کر رہے تھے۔

اچانک وہاج کی سائیکل کو زوردار کک لگی اور وہ لڑکھڑاتے ہوئے سائیکل سے نیچے گر گیا۔

وہ سب بھی اپنی اپنی سائیکل پھینکتے ہوئے وہاج کی طرف بڑھے۔

وہاج تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ایک لڑکے کے ہاتھ میں چاقو دیکھ کر وہاج کے ہوش اڑ گئے۔

اس نے سائیکل کی پرواہ کیے بغیر مخالف سمت دوڑ لگا دی۔

وہ سب بھی اس کے پیچھے دوڑنے لگے۔

وہاج تیز تیز بھاگتا چلا گیا۔

بھاگتے ہوئے اچانک وہ کسی سے ٹکرا گیا۔

آئی ایم سوری!

وہ تیزی سے کہتا آگے بڑھا۔

سامنے سے آنے والے شخص نے ہڈ پہن رکھا تھا اور اپنا چہرہ اور سر ہڈ کیپ سے ڈھانپ رکھا تھا۔

وہاج کے ذہن میں اس شخص کا خیال آیا۔وہ تیزی سے واپس پلٹ۔

اب وہ غنڈے اس کے پیچھے نہی تھے۔

وہاج نے واپسی کی طرف دوڑ لگ دی۔

سامنے کا منظر دیکھ کر وہاج حیران رہ گیا۔

وہ اکیلا ان چھ لڑکوں سے لڑائی کر رہا تھا۔

وہاج کو واپس آتے دیکھ ان میں سے ایک لڑ کا ہاتھ میں چاقو لیے وہاج کی طرف بڑھا۔

اس سے پہلے کہ وہ وہاج پر حملہ کرتا گولی چلنے کی آواز آئی اور اس لڑکے کے ہاتھ سے چاقو زمین پر گر گیا۔

گولی اس کے ہاتھ کو چھوتے ہوئے گزری۔اس کے ہاتھ سے خون بہنے لگا۔

گولی کی آواز سن کر وہ سب وہاں سے بھاگ گئے۔

www.urdunovelsmania.com
اردو ناولز مینیا

وہاج تیزی سے اس شخص کی طرف بڑھا۔

"پاگل ہو تم؟

تم نے گولی چلا دی اس پر!

اگر اسے کچھ ہو جاتا تو جانتے ہو کیا انجام ہوتا تمہارا؟

وہاج یہ بھی نہی جانتا تھا کہ وہ اس کی اردو زبان سمجھ بھی رہا ہے یا نہی۔۔وہ بس غصے سے اس پر چلا رہا تھا۔

"انجام کی پرواہ نہی کرتا میں!

کہتے ہی اس نے اپنے سر سے ہڈ کیپ ہٹا دی۔

اگر میں اس پر گولی نہی چلاتا تو وہ آپ پر حملہ کر دیتا۔جو میں نہی دیکھ سکتا تھا۔

یہ گن ہے کوئی کھلونا نہی!

آخر ضرورت ہی کیا ہے تمہیں گن رکھنے کی؟

وہاج غصے سے چلایا۔

"میرے لیے یہ کھلونا ہی ہے!

،آنکھ دباتے ہوئے بول کر اس نے اپنی جیب میں پسٹل واپس رکھ لی۔

وہاج بس حیرانگی سے اسے دیکھتا رہ گیا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

باقی اگلی قسط میں، امید ہے آج کی قسط پسند آئی ہو گی آپ سب کو 😊

تو کون ہے یہ شخص؟ 😝

کیا لگتا ہے آپ سب کو 'کمنٹ کریں 😉

اتنا بہادر بندہ 😋

کون ہو سکتا ہے 😕

آپ سب کے کمنٹس سے پتہ چلے گا اب، دیکھتی ہوں کون سہی جواب دیتا ہے 😍

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

#قسمت_کا_لکھا 💞

#از_خانزادی 💞

#قسط_20 💞

اچھا۔۔۔ تو یہ گن کھلونا ہے تمہارے لیے؟

وہاج نے اپنے الفاظ پھر سے دہرائے۔

جی سہی سنا آپ نے!

وہ پھر سے ڈھٹائی سے بولا۔

ویسے آپ کو میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے مسٹر!

وہاج احمد!

وہاج نے مسٹر کہنے پر اسے اپنا تعارف کروایا۔

ہاں ہاں۔۔ مسٹر وہاج!

وہ ایک ایک لفظ کھینچتے ہوئے بولا۔

آپ کو میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے، میں نے اُن غنڈوں سے آپ کی جان بچائی ہے۔

"کس بات کا شکریہ؟

"تم نے اس بے قصور انسان پر گولی چلادی اور مجھ سے شکریہ کی توقع کیے ہوئے ہو،،

وہاج واپسی کی طرف چلتے ہوئے بولا۔

"سر اگر میں اس پر گولی نہی چلاتا تو وہ آپ پر حملہ کر دیتا اور میرے سامنے کوئی میرے ہم وطن پر ہاتھ بھی اٹھائے میں برداشت نہی کر سکتا،،

وہ وہاج کے ساتھ قدم سے ملاتے چلتے ہوئے بولا۔

وہاج نے رک کر اس کم عمر نوجوان کو دیکھا، دیکھنے میں تو یہ خوش شکل، خوش اخلاق لگ رہا تھا۔ مگر وہاج کو اس کی گن رکھنے والی بات زرا پسند نہی آئی۔

تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں تمہارا ہم وطن ہوں؟

وہاج رک کر اس کی طرف پلٹا۔

آپ کے اخلاق سے اور آپ اس غصہ کرنے والے انداز سے۔

ہمممم ویری فنی!

وہاج اس کے جواب پر ہلکا سا مسکرا دیا اور آگے بڑھ گیا۔

وہ بھی مسکراتے ہوئے وہاج کے ساتھ چل پڑا۔

آپ نئے آئے ہیں یہاں لگتا ہے، ورنہ کبھی بھی رات کے اس وقت اکیلے باہر آنے کی غلطی نا کرتے۔

رات ہوتے ہی سوئے ہوئے مجرم جاگ جاتے ہیں، ان مجرموں کا کوئی دین مزہب نہی ہوتا۔ یہ لوگ بس پیسے کے بھوکے ہوتے ہیں۔

انہیں بس پیسے سے مطلب ہوتا ہے اور اس کام کے لیے یہ کسی کی جان لینے سے بھی نہی کتراتے۔

آخر چلتے چلتے وہاج اپنی سائیکل تک پہنچ گیا۔

اس نے اپنی گری ہوئی سائیکل اٹھائی۔ اچھی طرح اس کا جائزہ لیا۔

شکر ہے سائیکل کو کوئی نقصان نہی پہنچا ورنہ وہ آدمی بہت چلاتا۔ پہلے ہی وہ سائیکل دینے پر راضی نہی تھا۔

جو بھی ہو تمہیں اس پر گولی نہی چلانی چاہیے تھی۔ آئیندہ دھیان رکھنا۔

"ایک انسان کا قتل، گویا ساری انسانیت کا قتل!

"آج کل مجرم کون نہی ہے، ہمارے اپنے گھروں میں ہمارے اپنے ہی دولت کے پجاری بنے ہوئے ہیں۔ جو اپنے مفاد کی خاطر اپنوں کی زندگیاں برباد کرنے سے بھی نہی کتراتے،،

وہاج کو مسز حسن کی یاد آ گئی۔

سہی کہا آپ نے سر!

میں کوشش کروں گا۔

وہ لب بھنیچے گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔

اگر آپ کہیں تو آپ کو ڈراپ کر دوں؟

وہ سامنے میری گاڑی کھڑی ہے، اُن غنڈوں کو آپ کا پیچھا کرتے دیکھا تو میں اِس گلی سے اُس گلی کی طرف پہنچا جہاں آپ بھاگ رہے تھے۔

اٹس اوکے، میں چلا جاوں گا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

تھینکس!

شکریہ کس لیے سر؟

میری جان بچانے کے لیے، وہاج مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

"یہ تو میرا فرض تھا سر!

وہ بھی مسکراتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

وہاج نے سائیکل واپس کی اور کرایہ ادا کیا۔

ہوٹل پہنچا تو احمد صاحب مزے کی نیند سو رہے تھے۔

وہاج مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

موبائل اٹھایا اور واٹس ایپ پر اپنی مام کا نمبر ڈائل کیا۔

کچھ دیر بعد عمارہ نے وہاج کی کال پک کر لی۔

فون پر جگمگاتی وہاج کی تصویر دیکھ کر عمارہ کے چہرے پر خوشی کی مسکان پھیل گئی۔

اسلام وعلیکم!

وہاج نے مدھم سی آواز میں بولا۔

وعلیکم اسلام، کیسے ہیں آپ؟

خیریت سے پہنچ گئے تھے آپ؟

آپ نے فون کیوں نہی کیا، میں کب سے آپ کے فون کا انتظار کر رہی تھی۔

پریشان ہو گئی تھی میں، شکر ہے آپ نے کال کر لی۔

عمارہ بولتی چلی گئی۔

وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

بہت فکر ہو رہی تھی میری؟

وہاج مدھم سے لہجے میں بولا۔

عمارہ مسکرا دی اور سر کو ہلکا سا تھپکا۔

جی۔۔بس مختصر سا جواب دیا۔

ہمم۔۔مجھے بھی فکر ہو رہی تھی اپنی مسز کی، اسی لیے تو کال کی۔

اچھا یہ بتاو گھر پر سب خیریت تو ہے ناں؟

چچی جان نے کچھ کہا تو نہی تمہیں؟

نہی۔۔۔ایسا کچھ بھی نہی ہے۔ سب خیریت ہے۔

پھوپھو جان بھی ٹھیک ہیں، آپ کو یاد کر رہی تھیں بہت۔ ابھی بازار گئی ہیں نہی تو بات کروا دیتی آپ سے۔

اٹس اوکے پھر کال کر لوں گا میں۔

کچھ دیر پہلے ہی پہنچیں ہیں ہم، شاہزیب کا فلیٹ ہوٹل سے تھوڑے فاصلے پر ہے۔

ابھی وہ وہاں موجود نہی ہے۔ جیسے ہی اس کی موجودگی کی خبر ملے گی ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔

میں نے کوشش کی اکیلے وہاں جانے کی ابھی مگر!

مگر کیا؟

سب ٹھیک ہے ناں وہاج؟

ہاں سب ٹھیک ہے عمارہ، پریشان مت ہو۔

اصل میں ہوا یہ کہ راستے میں غنڈوں نے میرا پیچھا کیا۔

قریب تھا کہ وہ مجھ پر حملہ کر دیتے۔ مگر ایک نیک دل انسان نے آ کر گولی چلائی اور وہ لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔

آخری بات پر وہاج نے قہقہ لگایا۔

میری جان پر بنی چکی ہے اور آپ ہنس رہے ہیں، عمارہ رونے کو تیار تھی۔

عمارہ۔۔۔ میری جان میں بلکل ٹھیک ہوں۔

اللہ کا شکر ہے کہ وہ لڑکا اچانک وہاں آ گیا اور میری جان بچ گئی۔ ورنہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

میرے لیے فرشتہ بن کر آیا وہ۔

اب سب ٹھیک ہے۔ پریشانی والی کوئی بات نہی ہے۔

میں ہوٹل میں ہوں اس وقت، اب پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے۔

لیکن آپ کو اکیلے باہر جانے کی ضرورت ہی کیا تھی وہاج؟

انجان شہر، اجنبی لوگ۔۔اگر کچھ ہو جاتا تو!

ہوا تو نہی ناں یار!

اچھاناں سوری یار۔۔۔آئیندہ دھیان رکھوں گا۔

وہ تھا کون جس نے آپ کی مدد کی؟

آپ نے اس کا شکریہ ادا کیا؟

کون تھا یہ تو نہی جانتا۔۔۔نام پوچھنا یاد نہی رہا۔

بس اتنا پتہ ہے وہ پاکستانی تھا۔

ایسا جوش اور جذبہ میں نے پہلے کبھی نہی دیکھا، اتنی کم عمر میں اتنا بہادر شخص میں نے آج تک نہی دیکھا۔

اس کی عمر بائیس یا تیئس سال ہو گی۔مگر گن رکھتا ہے اپنے پاس، وہ بھی انجان ملک میں۔

میں نے شکریہ ادا کیا اس کا مگر اس سے پہلے اسے گن رکھنے پر ڈانٹا بھی۔

امید ہے آئیندہ کسی پر گولی نہی چلائے گا وہ۔

آپ بھی کمال کرتے ہیں ایک تو اس نے آپ کی مدد کی، الٹا آپ نے اسے ڈانٹ دیا۔

آپ کو ایسا نہی کرنا چاہیے تھا وہاج۔

ہاں جانتا ہوں۔مگر اس کو ڈانٹنا ضروری تھا۔

اگر انجان ملک میں اس سے کوئی قتل ہو جاتا تو ساری زندگی وہاں کی جیل میں گزارنی پڑتی۔یا پھر جان سے ہاتھ دھونا پڑتا۔

ٹھیک ہے۔۔۔جیسا آپ کو مناسب لگا آپ نے کیا۔

آپ ٹھیک ہیں۔ میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے۔

آپ آرام کر لیں۔ تھک گئے ہو گے،اتنا لمبا سفر تھا۔

کہی طبیعت نہ خراب ہو جائے آپ کی تھکن کی وجہ سے۔

ہممم۔۔۔ٹھیک ہے میں کچھ دیر تک کال کرتا ہوں۔

اگر نا بھی کروں کال تو پریشان مت ہونا،مصروف ہو سکتا ہوں۔

جی ٹھیک ہے،خدا حافظ۔

خدا حافظ۔۔۔وہاج نے مسکراتے ہوئے کال کاٹ دی۔

"تم کب تک آرام فرماتی رہو گی اب؟

عمارہ نے جیسے ہی فون کان سے ہٹایا مسز حسن کمرے میں داخل ہوئیں۔

چچی جان آپ!

عمارہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

ہاں میں ہی ہوں،مجھے بھول گئی ہو کیا؟

ننھی چچی جان۔۔۔عمارہ کو ان کا سوال عجیب لگا۔

یہ فون کہاں سے آیا تمہارے پاس؟

مسز حسن کی نظر جب عمارہ کے ہاتھ پر پڑی تو عمارہ کے ہاتھ سے فون کھینچ لیا۔

یہ پھوپھو جان کا فون ہے۔

اس کا فون تمہارے پاس کیسے آیا؟

مسز حسن غصے سے چلائیں۔

وہاج سے بات کرنے کے لیے دیا تھا انہوں نے مجھے!

عمارہ خود کو ریلیکس کرتے ہوئے بولی۔

کیوں؟

اس کیوں کا مطلب اچھی طرح جانتی ہیں آپ چچی جان۔

میرا نہی خیال کہ آپ کو سب کچھ بتانا پڑے گا۔

مسز حسن غصے سے عمارہ کی طرف بڑھیں۔اس کا جبڑہ دبوچ لیا۔

تم جتنی مرضی کوشش کر لو،اس قید سے رہائی نہی ملنے والی تمہیں۔

تم اسی گھر میں قید رہو گی ہمیشہ!

کہہ دو وہاج سے جتنی مرضی کوشش کرلے وہ،شاہزیب تک پہنچنا ناممکن ہے۔

اگر پہنچ بھی گیا تو وہ کبھی نہی مانے گا کہ تمہیں طلاق دے چکا ہے۔

جانتی ہو پھر کیا ہو گا؟

اسی کشمکش میں وہاج کے دس دن گزر جائیں گے۔

دس دن کے بعد وہ خالی ہاتھ واپس آئے گا پاکستان اور پھر باقی کی زندگی جیل میں گزارے گا۔اور تم رہو گی اس قید خانے میں، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

سن لیا تم نے؟

مسز حسن عمارہ کو چھوڑتے ہوئے بولیں۔

عمارہ لڑکھڑاتی ہوئی بیڈ پر جا گری۔

"مجھے یقین ہے وہاج پر، وہ ثبوت کے ساتھ ہی واپس آئیں گے،،

آپ کی یہ قید تو اسی دن ختم ہو چکی تھی جس دن میں عمارہ حسین سے عمارہ وہاج بنی۔

اب آپ کی یہ قید مجھے تکلیف نہی دیتی، میری آزادی کا پروانہ ہے یہ چند دن کی قید۔

وہاج جلدی واپس آئیں گے اور آپ کے بیٹے کو اور آپ کو اپنے کیے سزا ضرور دلوائیں گے۔

"جو شخص آٹھ سال تک سات سمندر پار رہ کر بھی میری محبت نہی بھلا پایا،اپنی زندگی میں آگے نہی بڑھ پایا۔

"جو آٹھ سال بعد بھی میری خاطر ہی واپس آیا،وہ شخص میرے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے کچھ بھی!

مگر یہ باتیں آپ کی سمجھ میں نہی آنے والی کیونکہ آپ محبت سے ناواقف ہیں۔ آپ تو بس نفرت کرنا جانتی ہیں اور خود غرضی ہی آپ کے لیے سب کچھ ہے۔

"یہ دولت، یہ جائیداد بس یہی آپ کی تمنا ہے، پیار، رشتے اور خلوص ان سب کی کوئی قدر نہی آپ کی زندگی میں"،

بند کرو اپنی یہ بکواس!

مسز حسن غصے سے چلائیں۔

ساری زندگی تمہاری پرورش کی، تمہیں آنکھوں پر سجا کر رکھا۔

تمہیں سر ڈھانپنے کو چھت دی، اپنے بیٹے کی زندگی میں شامل کیا۔ مگر تم نے شاہزیب کو کبھی دل سے قبول ہی نہی کیا۔

تمہیں تو بس وہاج کی پرواہ تھی۔ تم نے کبھی اس رشتے کو نبھانے کی کوشش ہی نہی کی،

اگر کوشش کی ہوتی تو شاہزیب آج تمہارے ساتھ ہوتا!

نہی چچی جان آپ ابھی بھی غلطی پر ہیں!

اگر مجھے یہ رشتہ نبھانا ہی نہ ہوتا تو میں کبھی اس رشتے کو قبول ہی نا کرتی۔

"میرا خدا جانتا ہے، میں نے ہر رشتہ خلوص سے نبھایا مگر مجھے بدلے میں مخلصی کی بجائے ہمیشہ نفرت ہی ملی"،

"بس ایک رشتہ تھا جو ہمیشہ مجھ سے مخلص رہا، وہ تھا وہاج کی محبت کا رشتہ"،

جس رشتے کو میں نے آپ کے خود غرضی کے رشتے کی خاطر ٹھکرایا۔

آپ سب سے مجھے کیا ملا؟

بس نفرت!

نفرت کے سوا کچھ نہی دیا آپ سب نے مجھے، مگر ایک رشتہ ایسا بھی تھا جس نے نفرت کے بدلے بھی محبتیں ہی نچھاور کی ہمیشہ۔

"وہ رشتہ تھا محبت کا رشتہ، جو کل بھی میرے ساتھ تھا اور آج بھی میرے ساتھ ہے"

اس رشتے سے تمہیں کچھ حاصل نہی ہونے والا، یاد کر لو میری بات۔

اب چلو باہر چل کر کھانا بناو، دو دن سے تھک گئی ہوں میں باہر کا کھانا کھا کر۔

عاصم بھی آنے والا ہے، اچھا نہی لگتا گھر کے داماد کو بار بار باہر کا کھانا کھلانا۔

سوری چچی جان!

"میرے شوہر کا حکم ہے کہ جب تک میں یہاں ہوں کوئی کام نہی کروں گی"

آپ اپنے کاموں کے لیے کسی ملازمہ کا انتظام کر لیں پلیز۔

مسز حسن کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں عمارہ کے جواب پر۔

تمہاری اتنی ہمت کے تم مجھے جواب دو گی اب!

مسز حسن نے عمارہ کو تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔

مام۔۔۔۔ حمزہ اچانک سے عمارہ کے سامنے آ گیا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟

تم ہٹو سامنے سے حمزہ، یہ تمہارا معاملہ نہی ہے۔

دور رہو اس معاملے سے!

نہی مام یہ میرا بھی معاملہ ہے، جب تک وہاج بھائی واپس نہی آجاتے عمارہ ہماری زمہ داری ہے۔

اب تم بھی زبان لڑانا سیکھ گئے ماں سے؟

سہی تو کہہ رہا ہے حمزہ مام!

ولی بھی وہاں آ گیا۔

عمارہ ہم سب کی زمہ داری ہے۔

آپ غلط کر رہی ہیں اس کے ساتھ،

مسز حسن عمارہ کے حق میں آواز اٹھائے اپنے دونوں بیٹوں کو بس دیکھتی ہی رہ گئیں۔

دیکھ لوں گی میں تم سب کو بس چند دن اور!

بس چند دن اور صبر کر لو، پھر دیکھنا میں کیسے اپنی بیٹی کے ساتھ ہوئے ایک ایک ظلم کا بدلہ لیتی

میری بیٹی کی آنکھوں سے گرے ایک ایک آنسو کا بدلہ چکانا ہو گا عمارہ اور وہاج کو، وہ غصے سے بولتی ہوئیں

کمرے سے باہر نکل گئیں۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

عمارہ تم فکر مت کرو ہم دونوں ہیں تمہارے ساتھ،ان دو بھائیوں کے ہوتے ہوئے تمہیں کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہی ہے۔

نہی حمزہ اور ولی، تم دونوں ایسا مت کرو۔

چچی جان سے ایسے بات نہی کرنی چاہیے تھی تم دونوں کو۔

نہی عمارہ کسی نا کسی کو تو آواز اٹھانی ہی پڑے گی۔ جواب ولی کی طرف سے آیا۔

"ظلم کرنے والے کے ساتھ ساتھ، چپ چاپ ظلم ہوتے دیکھنا بھی جرم ہے۔ جرم کرنے والا اور چپ چاپ ظلم ہوتے دیکھنے والا بھی مجرم ہوتا ہے،،

وہ دونوں بول کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

"پتہ نہی کیا پٹی پڑھا رہی ہے یہ میرے بیٹوں کو، دونوں ہی میرے خلاف ہو رہے ہیں۔

اگر ایسے ہی چلتا رہا تو بہت جلد یہ اس گھر پر قبضہ جما لے گی۔

مسز حسن بڑبڑاتے ہوئے چلتی جا رہی تھیں کہ اچانک عاصم سے ٹکرا گئیں۔

اوہ آئی ایم سوری آنٹی، آپ ٹھیک ہیں؟

جی عاصم بیٹا میں ٹھیک ہوں، اب تو بس تم ہی ہو جو میرا احساس کرتے ہو۔

باقی سب کے لیے تو مر ہی چکی ہوں میں۔

آنٹی آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں، سب ٹھیک ہے ناں؟

کچھ بھی ٹھیک نہی ہے بیٹا، میرے اپنے سگے بیٹے ہی میرے خلاف ہو رہے ہیں۔

صرف اور صرف اس عمارہ کے لیے مجھ سے زبان لڑانے لگے ہیں۔

تم ہی سمجھاو ان دونوں کو کچھ!

جی آپ فکر مت کریں، میں ابھی بات کرتا ہوں ان دونوں سے۔

کہاں ہیں وہ دونوں؟

عمارہ کے کمرے میں، لاسٹ والا کمرہ اسی کا ہے، مسز حسن جھوٹے آنسو صاف کرتے ہوئے عمارہ کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔

ٹھیک ہے میں ابھی بات کرتا ہوں، عاصم عمارہ کے کمرے کی طرف چل دیا۔

ہیلو بے بی ڈول!

عاصم کمرے کا دروازہ ناک کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

عمارہ کو عاصم کی آنا اچھا نہی لگا، اور اس کا بے بی ڈول کہنا عمارہ کو سخت ناپسند محسوس ہوتا مگر کچھ بولتی نہی تھی۔

"عاصم بھائی میرا نام بے بی ڈول نہی عمارہ ہے!

"بلکہ بہتر یہی ہو گا کہ آپ مجھے مسز وہاج کہہ کر پکاریں۔

عمارہ نظریں جھکائے بہت باادب انداز میں بولی۔

عاصم مسکرائے بنا نا رہ سکا۔

اوکے مسز وہاج!

سو کیسے ہیں آپ کے ہسبینڈ، خیریت سے پہنچ گئے امریکہ؟

جی الحمدللہ۔۔۔۔

عمارہ نے مختصر جواب دیا۔

میری خواہش کے تمہیں اپنی محبت مل جائے، خوش قسمت ہے وہاج جو اسے تم جیسی ہم سفر ملے گی۔

عاصم مسکراتے ہوئے بول کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمارہ حیرانگی سے عاصم کو جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی۔

تھوڑی دیر بعد مسز احمد گھر واپس آ گئیں۔

عمارہ ان کے لیے پانی لینے کچن کی طرف چل دی،اس کے قدم کچن کے باہر ہی تھم گئے اندر سے آنے والی آوازیں سن کر۔

دیکھو عاصم میں ابھی گھر نہی جا سکتی،منیبہ کی حالت تمہارے سامنے ہی ہے۔اسے ایسے تنہا چھوڑ کر نہی جا سکتی میں۔

اپنی مام سے کہہ دو کہ ساری دعوتیں کینسل کر دیں۔ابھی میرے پاس وقت نہی ہے۔

مگر انیسہ سارے ریلیٹوز کے فون آ رہے ہیں بار بار،ماموں کی طرف جانا ہے آج لازمی۔

امی ان کو شام کا بول چکی ہیں، منیبہ اب پہلے سے بہتر ہے۔

چلو اب گھر، کل پھر سے آجانا، مگر آج جانا ضروری ہے۔

اگر مگر میں کچھ نہی جانتی، تمہیں جانا ہے تو جاو۔

میں منیبہ کس اکیلی چھوڑ کر نہی جا سکتی۔

تو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی!

عاصم غصے سے کچن سے باہر نکل گیا۔ جیسے ہی اس کی نظر باہر کھڑی عمارہ ہر پڑی شرمندگی زے نظریں جھکاتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

عمارہ کچن میں داخل ہو گئی۔

پانی کا گلاس اٹھایا اور اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

باقی اگلی قسط میں۔۔امید ہے آج کی قسط اچھی لگی آپ سب کو 😊

وہاج کی مدد کرنے والا میجر اذنان ہے یا ملک حنان، یہ اگلی قسط میں پتہ چلے گا۔ 😉

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_21

چھپ کر میری باتیں سن رہی تھی ناں تم؟

عمارہ کو کچن سے باہر جاتے دیکھ انیسہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔

نہی انیسہ آپی،وہ تو میں گزر رہی تھی تو کانوں میں آواز پڑ گئی۔

آپ کو عاصم بھائی کی بات مان لینی چاہیے،وہ ناراض ہو کر چلے گئے آپ سے۔

آپ اپنے گھر کی اکلوتی بیٹی ہیں، آپ کا فرض بنتا ہے اپنے گھر والوں کا خیال رکھنا۔

"شادی کے بعد عورت کا اصل گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے،مائیکے سے زیادہ اپنے سسرال والوں کی فکر کرنی چاہیے عورت کو،،

تم مجھے مت سکھاو مجھے کیا کرنا چاہیے!

انیسہ غصے سے عمارہ کی طرف بڑھی۔

اچھی طرح جانتی ہوں مجھے کیا کرنا ہے۔ میری زندگی میں دخل اندازی مت کرو تم۔

بڑی آئی مجھے سمجھانے والی، خود کو دیکھو کس موڑ پر کھڑی ہو تم۔

مجھے سمجھاو گی۔۔۔ ہٹو راستے سے۔

انیسہ اسے دھکا دے کر راستے سے ہٹاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

عمارہ کے ہاتھ سے پانی کا گلاس فرش پر گر گیا۔

سارا کانچ بکھر گیا۔

انیسہ پھر سے واپس پلٹی۔

کیا کہا تم نے، مجھے اپنے سسرال کی زیادہ فکر کرنی شاہیے مائیکے کی بجائے۔

تمہارا مطلب ہے کہ اب میرا اس گھر سے رشتہ ختم ہو گیا ہے۔

پرائی ہو گئی ہوں میں!

تم مجھے گھر سے نکال دو گی۔

انیسہ زور زور سے چلاتے ہوئے بولی۔

نہی انیسہ آپی میں نے ایسا تو نہی کہا۔

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے، میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ آپ کو عاصم بھائی کی بات مان لینی چاہیے۔

تم ہوتی کون ہو میری بیٹی کو یہ سب کہنے والی، تمہاری اتنی ہمت۔

مسز حسن بھی وہاں آ گئیں۔

نہی چچی جان میں تو بس!

کیا میں تو بس!

انیسہ نے آگے بڑھ کر عمارہ کا بازو دبوچا۔

انیسہ۔۔۔۔!

عاصم غصے سے اس کی طرف بڑھا۔

کیا بد تمیزی ہے یہ؟

چھوڑو عمارہ کو، عاصم غصے سے چلایا۔

کیوں تمہارا کیا رشتہ ہے اس سے؟

انیسہ کے سوال پر عمارہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا انیسہ آپی؟

عمارہ اپنا بازو چھڑواتے ہوئے غصے سے بولی۔

بتاو عاصم کیا رشتہ ہے تمہارا اس سے؟

انیسہ غصے سے عاصم کی طرف بڑھی۔

کیا بول رہی ہو تم انیسہ؟

عاصم غصے سے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

مام دیکھا آپ نے کیسے اس جادوگرنی نے میرے شوہر کو بھی اپنے قابو میں کر لیا ہے۔

کیسے یہ اس کی طرف داری کر رہا ہے۔

شٹ اپ۔۔۔!

انیسہ بند کرو یہ گھٹیا باتیں، عمارہ میری چھوٹی بہن جیسی ہے۔

عاصم غصے سے چلایا۔

مام دیکھ لیں آپ یہ مجھے چپ ہونے کو کہہ رہے ہیں۔وہ بھی اس بد چلن، گھٹیا عمارہ کی وجہ سے۔

چٹاخ۔۔۔۔!

بس اتنا ہی کہنا تھا کہ عاصم نے ایک زوردار تھپڑ انیسہ کے گال پر جڑ دیا۔

وہ لڑکھڑاتی ہوئی فرش پر جا گری۔

مسز حسن جلدی سے آگے بڑھیں۔اس سارے معاملے کو سمجھنے سے قاصر تھیں وہ۔

عمارہ چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

کب سے کہہ رہا ہوں کہ چپ ہو جاو۔ مگر تم الزام پر الزام لگا رہی ہو۔

عمارہ بد چلن نہی ہے، میری لیے میری چھوٹی بہن جیسی ہے وہ۔

حیرانگی ہوتی ہے مجھے یہ دیکھ کر کہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے تم دونوں بہنوں میں اور عمارہ میں کتنا فرق ہے۔

اخلاق اور خلوص بھرا ہے اس کے لہجے میں، اور تم جب دیکھو زہر ہی اگلتی ہو۔

ایک ہی گھر میں تربیت ہوئی ہے تم سب کی، مگر عمارہ میں اور تم دونوں بہنوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

جا رہا ہوں میں، جب دل چاہے آجانا واپس۔

عاصم بیٹا رکو تو سہی!

مسز حسن اس کے پیچھے دوڑیں، مگر وہ نہی رکا۔

انیسہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

مسز حسن غصے سے عمارہ کے کمرے کی طرف بڑھیں۔

یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے، تمہاری وجہ سے عاصم نے ہاتھ اٹھایا انیسہ پر۔

آخر چاہتی کیا ہو تم میری بیٹیوں سے؟

ایک کی زندگی تو ویسے ہی عزاب بنادی تم نے اور ایک کا بسا بسایا گھر اجاڑنے پر تلی ہو تم۔

مسز حسن غصے سے چلا رہی تھیں عمارہ پر۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

کیا ہوا عمارہ؟

مسز احمد جلدی سے عمارہ کی طرف بڑھیں۔

وہ اپنے کمرے میں نماز پڑھنے چلی گئی تھیں۔

شور کی آواز سن کر یہی چلی آئیں۔

پھوپھو جان میری کوئی غلطی نہی اس میں، میں تو بس انیسہ آپی کو یہ سمجھا رہی تھی کہ عاصم بھائی کی بات مان کر اپنے گھر چلی جائیں۔ مگر وہ میری بات کا برا مان گئی اور الٹا میرے اور عاصم بھائی کے کردار پر انگلی اٹھانے لگیں۔

عاصم بھائی کو یہ بات ناپسند لگی تو انہوں نے ہاتھ اٹھایا انیسہ آپی پر۔

پھوپھو جان اب آپ ہی بتائیں اس میں میری کیا غلطی تھی۔

عمارہ سہی تو کہہ رہی ہے بھابی!

انیسہ کو عاصم کی بات مان لینی چاہیے تھی۔ ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں ان کی شادی کو۔

انیسہ کو اپنے گھر چلی جانا چاہیے، اس کے ساس سسر اکیلے ہیں گھر پر۔

اب انیسہ کا فرض بنتا ہے ان کا خیال رکھنا۔

مسز احمد نے بھی عمارہ کا ساتھ دیا۔

تم دونوں کا مطلب ہے کہ اب میری بیٹی کا اس گھر سے کوئی رشتہ نہی رہا۔

شادی ہو گئی ہے تو غلام بن گئی ہے وہ اپنے سسرال والوں کی۔

نہی بھابی میرا یہ مطلب تو نہی تھا!

بس بس رہنے دو سب جانتی ہوں میں تمہارا کیا مطلب تھا۔

مگر ایک بات کان کھول کر سن لو تم عمارہ!

آج کے بعد میری بیٹیوں سے دور رہنا تم۔۔۔وہ غصے سے بولتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئیں۔

عمارہ چھوڑو بیٹا، بھابی کی تو عادت ہے۔

آو تمہیں شاپنگ دکھاوں۔۔۔تمہارے لیے تھوڑی شاپنگ کی ہے اور کچھ زیورات کا آرڈر دے کر آئی ہوں۔

پھوپھو جان ان سب کی کیا ضرورت تھی۔

ضرورت ہے، آئیندہ ایسا مت کہنا۔

تم میری اکلوتی بہو ہو، یہ سب تمہارا حق ہے۔اب سب کچھ تمہارا ہی تو ہے۔

مطلب میں آپ کی بیٹی نہی ہوں؟

عمارہ ناراضگی سے بولی۔

نہی میں نے ایسا تو نہی کہا، تم پہلے میری لاڈلی بیٹی ہو پھر بہو!

مسز احمد کی بات پر عمارہ مسکرا دی۔

پھوپھو جان وہاج کی کال آئی تھی۔وہ لوگ خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔

آپ کا پوچھ رہے تھے،میں نے بتادیا کہ آپ بازار گئی ہیں۔

وہ کہہ رہے تھے کہ کچھ دیر بعد کال کریں گے۔

ٹھیک ہے۔۔ آجاؤ اب شاپنگ دکھاوں۔

مسز احمد عمارہ کو ساتھ لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

"وہاج کی آنکھ کھلی تو صبح کے دس بج رہے تھے۔وہ فریش ہو کر کمرے سے باہر آیا تو احمد صاحب اسی کے انتظار میں بیٹھے تھے۔

آ گئے صاحبزادے؟

آو ناشتہ کرنے چلیں نیچے۔۔۔اس بند کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر میرا تو دم گھٹنے لگا ہے۔

اوکے ڈیڈ چلیں!

وہاج مسکراتے ہوئے بولا تو وہ دونوں نیچے کی طرف چل پڑے۔

وہاج ناشتہ آرڈر کرنے کے بعد باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا۔

ایکسکیوز می؟

اس آواز پر احمد صاحب اور وہاج دونوں نے پلٹ کر دیکھا۔

وہاج سر آپ یہاں؟

وہی رات والا لڑکا۔

وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

جی میں یہاں۔۔۔وہاج مسکراتے ہوئے بولا۔

یہ میرے ڈیڈ ہیں۔ان سے ملو۔

ڈیڈ یہ۔۔۔،وہاج کو اس کا نام پتہ ہوتا تو تعارف کرواتا ناں۔

مائی سیلف "ملک حنان!

اس نے مسکراتے ہوئے احمد صاحب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اوہ۔۔نائیس ٹو میٹ یو مسٹر حنان۔

احمد صاحب نے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا۔

حنان۔۔۔بیٹھو ناشتہ کرو ہمارے ساتھ۔

احمد صاحب نے اسے آفر کی۔

نو سر تھینکس۔۔۔میں تو وائف کے ہاتھوں سے بنے آلو کے پراٹھے کھاوں گا۔

آلو کے پراٹھے وہ بھی یہاں؟

احمد صاحب کو حیرت ہوئی۔

جی یہاں۔۔۔آپ لوگ بھی چلیں میرے ساتھ،پلیز ناں نہی کہنا آپ لوگ۔

پاکستانی ہیں آپ لوگ تو ہمارے مہمان ہوئے۔

چلیں میرے ساتھ!

حنان ان دونوں کو فورس کرنے لگا۔

احمد صاحب نے وہاج کی طرف دیکھا اور وہاج نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکا دیئے۔

مگر ایک شرط پر؟

وہاج مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

کیا شرط؟

حنان تھوڑا حیران ہوتے ہوئے بولا۔

وہ یہ کہ اب تم مجھے وہاج سر نہی بس وہاج بولو گے۔

نہی آپ مجھ سے بڑے ہیں تو آپ کا نام کیسے لے سکتا ہوں میں۔

اب تم اتنے بھی چھوٹے نہی ہو حنان، شادی شدہ بندے ہو۔

وہاج کی بات پر حنان مسکرا دیا۔

صرف شادی شدہ ہی نہی، ایک بیٹی کا باپ بھی ہوں جناب۔

واہ۔۔۔احمد صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔

اوہ ریئلی۔۔۔؟

وہاج حیران ہوتے ہوئے بولا۔

اب آپ کی شادی بڑھاپے میں ہوئی تو اس میں میرا کیا قصور، حنان آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

وہاج نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا، میں بس ستائیس سال کا ہوں اور تمہیں بوڑھا دکھائی دیتا ہوں۔

وہاج حیرت انگیز نگاہوں سے حنان کو دیکھتے ہوئے بولا۔

حنان مسکرا دیا۔۔۔ تو اور کیا جناب جو پچیس سے اوپر ہو جائے وہ بوڑھا ہی کہلاتا ہے۔ میں تو ابھی پچیس کا ہونے والا ہوں۔ اس کا مطلب میں ابھی چھوٹا ہوں۔

ہاں بھئی تم چھوٹے ہو۔۔ واہ کیا مثال دی ہے، احمد صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔

وہاج بھی مسکرا دیا۔ ویسے میں تو سمجھا تھا کہ تم بائیس برس کے ہو۔

لیکن تم نے یہ کیسے کہا کہ میری شادی بڑھاپے میں ہوئی ہے۔ میں نے تو اس بارے میں کوئی بات ہی نہی کی ابھی تک؟

یہ اندازہ میں نے آپ کے بالوں سے لگایا ہے۔ اگر اس عمر میں بھی آپ کے بال سفید نہی ہوئے تو اس کا مطلب ہے ابھی آپ کی شادی کو زیادہ وقت نہی ہوا۔

ورنہ آج کل تو اس عمر تک پہنچنے والوں کے بال پک جاتے ہیں، وجہ جلدی شادی۔

کیوں انکل جی، سہی کہا ناں میں نے؟

ہاں ہاں بلکل ٹھیک کہا، اب مجھے ہی دیکھ لو۔

احمد صاحب کی بات پر وہاج اور حنان دونوں کا قہقہ گونجا۔

www.urdunovelsmania.com

وہاج بھائی کہہ لو تم، احمد صاحب نے حنان کو صلاح دی۔

ہاں کیوں نہی یہ ٹھیک ہے!

تو چلیں وہاج بھائی۔۔۔؟

وہاج مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

لیکن آرڈر کا کیا ہو گا؟

ڈونٹ وری۔۔!

میں کینسل کروادیتا ہوں، حنان کاونٹر کی طرف بڑھ گیا۔

ڈیڈ آپ کو نہی لگتا ہم نے کچھ زیادہ ہی بھروسہ کر لیا ہے اس لڑکے پر، وہاج رازداری کے انداز میں بولا۔

تم اس سے ملے کیسے؟

احمد صاحب نے وہاج سے سوال کیا۔

وہاج سوچ میں پڑ گیا، اگر میں نے ڈیڈ کو بتایا تو وہ پریشان ہو جائیں گے۔

نہی مجھے نہی بتانا چاہیے!

وہ ڈیڈ کل رات یونہی کافی پینے آیا تھا نیچے تو ملاقات ہو گئی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ دیکھنے میں تو اچھا انسان لگتا ہے، فیملی کے ساتھ ہے۔ ایسا انسان غلط نہی ہو سکتا۔

اوکے ڈیڈ۔۔۔ اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

حنان آیا تو وہ دونوں مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ چل دیئے۔

باقی اگلی قسط میں، امید ہے آج کی ایپیسوڈ اچھی لگی ہو گی آپ سب کو 😊

تو کیسی لگی ملک حنان کی اینٹر

#قسمت_کا_لکھا 💞

#از_خانزادی 💞

#قسط_22 💞

حنان ان کو ساتھ لیے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھا۔

www.urdunovelsmania.com

چابی گھما کر لاک کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

آپ لوگ یہاں بیٹھیں آرام سے میں اپنی وائف کو بلا کر لاتا ہوں۔

منال۔۔۔!

منال کہاں ہو یار؟

حنان شور مچاتے ہوئے کچن میں داخل ہوا۔

منال کچن میں ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔

جی۔۔ کیا ہوا سب خیریت تو ہے ناں؟

حنان آپ اتنی زور زور سے کیوں آوازیں دے رہے ہیں مجھے؟

ہاں سب خیریت ہے، جنت کہاں ہے؟

حنان عجلت میں بولا۔

جنت تو سو رہی ہے مگر ہوا کیا ہے؟

منال پریشان ہو چکی تھی۔

کچھ نہی تم پریشان مت ہو جایا کرو ہر چھوٹی چھوٹی بات پر۔

کچھ مہمان آئے ہیں، اگر ناشتہ تیار ہے تو لے آئیں۔

جی ناشتہ تیار ہے بس۔

www.urdunovelsmania.com

منال مسکراتے ہوئے پراٹھے کی سائیڈ چینج کرتی ہوئی بولی۔

ہممم۔۔لگتا ہے تم تھک گئی ہو منال۔

حنان،منال کے چہرے پر آئے بال کان کے پیچھے سنوارتے ہوئے بولا۔

نہی حنان آپ کے کام کرتے ہوئے میں کبھی تھکاوٹ محسوس نہی کرتی۔

اوہ رئیلی۔۔!

حنان اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولا۔

جی۔۔۔منال نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اتنی دیر میں جنت کی آواز حنان کے کانوں میں پڑی۔

بابا۔۔وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کرتی ہوئی حنان کی ٹانگ سے لپٹ گئی۔

حنان نے اسے گود میں اٹھا کر پیار کیا تو وہ ننھی سی بچی کھلکھلا اٹھی۔

اف۔۔۔دیکھیں تو سہی مہارانی کو کمرے سے باہر آ گئی۔ابھی تو سلایا تھا اسے۔

منال کی آواز پر جنت نے ماں کی طرف دیکھا اور منہ پھلانے لگی۔

یہ کیا منال تم اسے ڈانٹ کیوں رہی ہو؟

دیکھو تو سہی یار کتنی ڈری ہوئی لگ رہی ہے۔

میں نے اسے کبھی نہی ڈانٹا یہ تو میری جان ہے،منال نے ہاتھ دھو کر جلدی سے جنت کی طرف ہاتھ پھیلائے۔

وہ کھلکھلاتی ہوئی حنان سے چپک گئی۔

دیکھا آپ نے۔۔یہ بس مجھے ڈانٹ لگوا کر خوش رہتی ہے۔

حنان بھی مسکرا دیا۔

منال ڈوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے ناشتے کی ٹرے اٹھائے حنان کے ساتھ چل دی۔

وہ تینوں ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے تو وہاج نے حیران کن نگاہوں سے یہ منظر دیکھا۔

وہ تینوں ایک ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے،ایک مکمل فیملی۔

یہ ہے میری چھوٹی سی فیملی میری مسز منال اور پیاری سی شہزادی جنت حنان۔

اسلام و علیکم!

منال نے احمد صاحب کو سلام کیا تو احمد صاحب نے مسکراتے ہوئے منال کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔

وہاج نے بھی مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیا۔

ماشااللہ۔۔۔اللہ پاک نظرِ بد سے بچائے۔آمین

احمد صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

آپ لوگ ناشتہ کریں میں آتی ہوں!

منال کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہاج نے منال کو دیکھا تو اسے عمارہ کی یاد آگئی۔وہ بھی بلکل ایسی ہی ہے،سادگی پسند۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

وہاج اپنے ہی خیالوں میں مگن ہو گیا۔

احمد صاحب نے پکارا تو وہاج ناشتہ کرنے میں مصروف ہوا۔

منال واپس آئی تو حنان کی گود سے جنت کو لے لیا۔

حنان بھی ان کے ساتھ ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

آپ لوگ یہاں کس سلسلے میں آئے ہیں؟

وہاج نے بات شروع کی۔

حنان مسکرادیا،

میں یہاں ایک بزنس میٹنگ کے سلسلے میں آیا ہوں۔

سوچا اکیلے بور ہو تا رہوں گا کیوں نہ فیملی کو بھی ساتھ لے آوں۔

گڈ۔۔۔احمد صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔

اور آپ لوگ؟

حنان نے ان سے بھی سوال کر ڈالا۔

ہم بھی یہاں بزنس کے سلسلے میں ہیں،ایک ہفتے بعد واپسی کی فلائٹ ہے۔

ایک ضروری مشن پر نکلے ہیں،دعا کرو اس میں کامیابی حاصل ہو۔

احمد صاحب کچھ سوچتے ہوئے بولے۔

انشاءاللہ۔۔۔ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔حنان ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا۔

تھینکس بیٹا!

آلو کے پراٹھے بہت اچھے تھے، آپ نے تو گھر کی یاد دلا دی۔

میری بیٹی عمارہ بھی بلکل ایسے ہی پراٹھے بناتی ہے۔ہے ناں وہاج؟

احمد صاحب نے زبردستی وہاج کو بھی گھسیٹا۔

جی ڈیڈ۔۔۔وہاج مسکراتے ہوئے بولا۔

دراصل میری بیٹی بھی ہے اور بہو بھی، احمد صاحب کی بات پر حنان اور منال دونوں مسکرا دیئے۔

اب ہمیں چلنا ہو گا بیٹا، بہت شکریہ آپ کا۔

جی۔۔۔لیکن دوبارہ آنا ہو گا آپ کو، جب آپ کا دل چاہے۔

اسے اپنا ہی گھر سمجھیں انکل۔

منال بہت عقیدت مند لہجے میں مخاطب ہوئی۔

وہاج کے فون پر بیل ہوئی تو وہ فون کان سے لگائے بالکونی کی طرف بڑھ گیا۔

عمارہ کی کال تھی۔

آئی مِس یو، وہاج فون کان سے لگائے بولا۔

آئی مِس یو ٹو میری جان!

www.urdunovelsmania.com

اوہ۔۔یہ تو مام ہیں،وہاج نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا اور خود ہی اپنی بے وقوفی پر مسکرا دیا۔

ہمم۔۔مام کیسی ہیں آپ؟

وہاج جلدی سے بات پلٹتے ہوئے بولا۔

میں ٹھیک ہوں میری جان،تم کیسے ہو؟

ڈیڈ کہاں ہیں تمہارے؟

ان کو فرصت نہی ملی کہ اپنی بیوی کو کال ہی کر لیں۔

وہاج مسکرا دیا۔

مام پاس ہی ہیں،ایک پاکستانی فیملی نے ناشتے پر انوائٹ کیا تو ہم وہی ہیں۔ابھی ناشتہ کیا ہے۔

اچھا۔۔۔یہ تو اچھی بات ہے۔

عمارہ نے بتایا تمہاری کال آئی تھی۔اس وقت میں بازار تھی۔

عمارہ کے لیے کچھ شاپنگ کرنی تھی اور جیولری کا آرڈر دینا تھا۔

اوکے مام۔۔ تھینکس میری بیوی کا اتنا خیال رکھنے کے لیے۔

وہ تمہاری بیوی بعد میں پہلے میری بیٹی ہے!

ہمم۔۔۔ویسے وہ ہے کہاں؟

نماز پڑھ رہی ہے۔کچھ دیر بعد کال کر لینا۔

اوکے مام۔۔ آپ اپنا خیال رکھیں۔ خدا حافظ۔

وہاج واپس پلٹا تو حنان مسکراتے ہوئے اس کے پاس آرکا۔

"تمہاری بیوی جانتی ہے کہ تم گن رکھتے ہو؟

وہاج کے سوال پر حنان مسکرا دیا۔

جانتی ہے مگر وہ کچھ بولتی نہی، کیونکہ مجھ سے ڈرتی ہے۔ جانتی ہے میں جو بھی کرتا ہوں ٹھیک کرتا ہوں۔

تو تم گن رکھنے کو اچھا سمجھتے ہو؟

نہی۔۔۔ مگر یہ بہت کام کی چیز ہوتی ہے، وقت آنے پر بہت اچھا ساتھ دیتی ہے۔

"میری وائف کا کہنا ہے کہ میں نے تمہیں ڈانٹ کر اچھا نہی کیا، مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہیے تھا بس"

گڈ۔۔۔ حنان نے قہقہ لگایا۔

"جبکہ میری وائف کا کہنا ہے کہ میں نے گن چلا کر اچھا نہی کیا، مجھے اس غنڈے سے معافی مانگنی چاہیے"

اس بات پر وہاج بھی مسکرا دیا۔

وہ واقعی عمارہ جیسی تھی، نرم دل۔

ہمیں اب چلنا چاہیے دیر ہو رہی ہے۔ وہاج مسکراتے ہوئے بولا۔

جی کیوں نہی۔۔ دوبارہ ضرور آئیے گا اور یہ رہا میرا کارڈ، میرا نمبر مینشن ہے یہاں، جب بھی ضرورت پڑے یاد کر لیجیئے گا۔

www.urdunovelsmania.com

ملک حنان حاضر ہو گا!

وہاج نے مسکراتے ہوئے کارڈ تھام کر پرس میں رکھ لیا۔ اور احمد صاحب کی طرف بڑھ گیا۔

وہاج کو آتے دیکھ احمد صاحب بھی مسکراتے ہوئے جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

خدا حافظ کہتے ہوئے دونوں باہر کی طرف چل دیئے۔

حنان جنت کو اٹھائے دروازے تک ان کو چھوڑنے آیا۔

جنت وہاج سے چپک گئی۔

حنان اور احمد صاحب ہنس دیئے۔

دیکھا میری بیٹی بھی چاہتی ہے آپ دوبارہ یہاں آئیں۔

حنان کی بات پر وہاج بھی مسکرا دیا اور جنت کو حنان کو تھما دیا۔

ہم نہی اب کی بار تم آو گے ہماری گڑیا کو لے کر پاکستان ہمارے گھر۔

وہاج کی بات پر جنت کھلکھلا دی۔

ہمممم۔۔ضرور وہاج بھائی، اگر آپ نے بلایا تو!

حنان آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

وہاج اور احمد صاحب بھی مسکرا دیئے، اور دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے۔

حنان دروازہ بند کر کے پلٹا تو سامنے منال کھڑی تھی ناراضگی سے حنان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا مسز حنان؟

حنان اس کی ناک دباتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

جیسا کہ آپ کچھ جانتے ہی نہی!

"آپ نے سچ کیوں نہی بتایا انکل اور وہاج بھائی کو؟

کونسا سچ منال؟

حنان اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

حنان آپ سب جانتے ہیں میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں۔ آپ جان بوجھ کر انجان بن رہے ہیں۔

آخر کب سدھریں گے آپ؟

منال کی بات پر حنان مسکرا دیا۔

"سدھر جاوں اور وہ بھی میں "ملک حنان!

ایسا کبھی نہی ہونے والا۔

جو جیسے چل رہا ہے ویسے ہی چلنے دو، سہی وقت آنے پر سچ بتا دوں گا میں ان کو۔

تم فکر مت کرو منال۔

"میں جو دِکھتا ہوں وہ میں ہوں نہی اور جو میں ہوں وہ میں دِکھتا نہی،،

مجھے جانتی تو ہو تم!

ہاں ہاں جانتی ہوں میں آپ کو، جب دیکھو اپنی ہی من مانی کرتے ہیں آپ۔

منال آہستہ آواز میں بڑبڑائی۔

کیا کچھ کہا تم نے؟

نہی تو، منال ڈرتے ہوئے برتن سمیٹ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

حنان اسے جاتے دیکھ مسکرا دیا اور فون کان سے لگائے کسی سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"اب کیا کرنا ہے ڈیڈ؟

شاہزیب کے بارے میں کوئی خبر؟

نہی وہاج ابھی تک کوئی خبر نہی ہے، وہ اپنی فیملی کے ساتھ کہی گیا ہوا ہے۔

کہاں گیا ہے؟ یہ جاننا مشکل ہے۔ مگر ہماری نظر ہے اس کے فلیٹ پر۔

جیسے ہی کوئی خبر ملے گی ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔

ٹھیک ہے ڈیڈ!

آپ کمرے میں جائیں میں کچھ دیر تک آرہا ہوں۔

احمد صاحب کمرے میں چلے گئے۔ جبکہ وہاج پھر سے سائیکل رینٹ پر لیے شاہزیب کے فلیٹ کی طرح چل دیا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

شاہزیب کے فلیٹ سے تھوڑے فاصلے پر موجود ایک درخت کے پاس سائیکل روک کر درخت سے ٹیک لگائے دیکھنے لگا۔

وہاج کچھ دیر یونہی کھڑا رہا، پھر اس نے فون باہر نکالا اور فون پر مصروف ہو گیا۔

اچانک سے فرنٹ کیمرہ آن ہوا اور خوش قسمتی سے وہاج پلٹ گیا۔

سامنے وہی رات والے لڑکے کھڑے تھے۔ ایک کے ہاتھ میں لوہے کی سلاخ تھی۔ جو ابھی وہ وہاج کے سر میں مارنے والا تھا۔

وہاج تیزی سے واپس پلٹا اور وہ سلاخ اس کے ہاتھ سے کھینچ کر الٹا اسی پر نشانہ لگایا۔

اس لڑکے کے سر سے خون بہنے لگا، وہاج اس کی پرواہ کیے بغیر ہی آگے بڑھا۔

وہ باقی لڑکے وہاج کو آگے بڑھتے دیکھ تیزی سے واپس پلٹے۔

وہاج نے وہ سلاخ وہی پھینک دی اور سائیکل کی طرف بڑھا۔

اتنا تو سمجھ آچکا تھا وہاج کو کہ یہ لڑکے چوری کی غرض سے نہیں بلکہ اسے مارنے کی غرض سے آئے تھے۔

کل بھی جب میں نے شاہزیب کے فلیٹ میں پہنچنے کی کوشش کی تو یہ سب میرے راستے میں آگئے اور آج بھی ایسا ہی ہوا۔

اس کا مطلب کہ یہ شاہزیب کے بھیجے ہوئے غنڈے ہیں اور شاہزیب یہی ہے اپنے فلیٹ میں۔

وہاج سائیکل چھوڑ کر غصے سے شاہزیب کے فلیٹ کی طرف بڑھا۔ مگر اچانک اسے اپنے بازو پر ہلکی سی چبھن محسوس اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔

آخری نظر جب وہاج نے پلٹ کر دیکھا تو بے ساختہ منہ سے ایک نام نکلا۔

حنان۔۔۔!

بس اس کے بعد وہاج بے ہوش ہو گیا۔

حنان نے اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹایا اور گاڑی وہاں سے دور لے گیا۔

باقی اگلی قسط میں، امید ہے آج کی قسط اچھی لگی ہو آپ سب کو 😊

آخر حنان کا کیا تعلق ہے وہاج سے، منال کس راز کی بات کر رہی تھی؟ 😕

حنان نے وہاج کو اغوا کیوں کیا 😔

سب اپنی اپنی رائے سے آگاہ کریں 😉

#قسمت_کا_لکھا 💕

#از_خانزادی

#قسط_23

وہاج کی آنکھ کھلی تو خود کو ہوٹل کے کمرے میں پایا۔اٹھ کر پانی کا گلاس اٹھانا چاہا مگر سر چکرانے کی وجہ سے دوبارہ بستر پر گر گیا۔

بہت کوشش کی اٹھنے کی مگر سر بہت چکرا رہا تھا۔آنکھوں میں نیند کا غمار سا تھا۔

آخر کار ہمت کر کے اٹھا اور پانی کا گلاس اٹھا کر جلدی سے پانی کے چھینٹے منہ پر مارے۔تاکہ ہوش میں آ سکے۔

پانی کے چھینٹے مارنے پر وہاج کو کچھ بہتر محسوس ہونے لگا۔

بے ہوش ہونے سے پہلے جو کچھ ہوا اسے سب یاد آنے لگا۔

حنان۔۔۔۔غصے سے حنان کا نام لیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

احمد صاحب باہر صوفے پر بیٹھے تھے۔ وہاج کو آتے دیکھ تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

شکر ہے تمہیں ہوش آ گیا وہاج۔

میں تو بہت پریشان ہو گیا تھا۔ تم صبح سے بے ہوش پڑے ہو۔ ساری رات گزر گئی اب تو اگلا دن شروع ہونے والا ہے۔

آخر یہ سب ہوا کیسے؟

ڈیڈ مجھے یہاں کون لے کر آیا؟

وہاج ان کے سوال کا جواب دیئے بغیر بولا۔

تمہیں کچھ یاد نہی وہاج؟

انہوں نے الٹا وہاج سے سوال کر ڈالا۔

نہی ڈیڈ۔۔۔ وہاج سر نفی میں ہلاتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔

مگر مجھے اتنا یاد ہے ڈیڈ یہ سب کس نے کیا ہے میرے ساتھ۔

کس نے؟

احمد صاحب حیران ہوتے ہوئے بولے۔

حنان نے۔۔۔۔ حنان کے نام پر اس کا لہجہ غصیلہ ہو گیا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

www.urdunovelsmania.com

وہی تو لے کر آیا ہے تمہیں یہاں۔۔۔اس کا کہنا تھا کہ کچھ غنڈوں سے لڑتے ہوئے تمہیں سر پر چوٹ لگی ہے۔

نہی ڈیڈ ایسا کچھ نہی ہے، جھوٹ بولا ہے حنان نے آپ سے۔

میں شاہزیب کے فلیٹ کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک کچھ آوارہ لڑکے میرے راستے میں آ گئے اور مار پیٹ کرنے لگے۔

ان سے نمٹ کر میں شاہزیب کے فلیٹ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ مجھے اپنے بازو پر ہلکی سی چبھن کا احساس ہوا۔ جیسے ہی میں نے پلٹ کر دیکھا پیچھے حنان کھڑا تھا۔اس کے بعد میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور مجھے کچھ یاد نہی پھر کیا ہوا۔

اب آنکھ کھلی تو خود کو کمرے میں دیکھا۔

ڈیڈ ہو نا ہو اس حنان کا شاہزیب کے ساتھ کوئی کنکشن تو ضرور ہے۔

جیسے ہی میں شاہزیب کے فلیٹ کی طرف جانے کی کوشش کرتا ہوں۔یہ حنان میرے راستے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

کل رات بھی ایسا ہوا تھا!

وہاج اپنا سر دونوں ہاتھوں پر گرائے بولا۔

کل رات؟

احمد صاحب نے سوالیہ نظروں سے وہاج کی طرف دیکھا۔

کیا ہوا تھا کل رات وہاج؟

وہاج جو حادثہ ان سے چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔وہی بات بول گیا۔

اب اپنے ہی بولنے پر پچھتاوا ہوا۔

کچھ نہی ڈیڈ کل رات جب ہم یہاں پہنچے تو آپ سو گئے۔

میں نے سوچا کیوں ناں میں شاہزیب کے فلیٹ جاوں۔

ابھی میں شاہزیب کے فلیٹ سے تھوڑی دور ہی تھا کہ اچانک چھ غنڈے مجھ پر حملہ آوار ہو گئے۔

تبھی اچانک حنان وہاں آ گیا اور اس نے فائرنگ کی۔اس نے جو گولی چلائی اس سے ایک لڑکے کا ہاتھ زخمی ہو گیا اور وہ سب وہاں سے بھاگ گئے۔

میری جان بچ گئی۔

یوں میں واپس ہوٹل آ گیا!

اگلی صبح پھر سے حنان سے ملاقات ہوئی۔باقی سب تو آپ جانتے ہیں ڈیڈ۔

آج بھی ایسا ہی ہوا ڈیڈ!

جیسے ہی میں شاہزیب کے فلیٹ کے قریب پہنچا،اچانک پھر وہی رات والے غنڈے سامنے آ گئے۔

آخری بار میں نے اپنے سامنے حنان کو دیکھا بس اتنا یاد ہے مجھے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

یہ حنان والا معاملہ کچھ سمجھ نہی آرہا مجھے، یا تو یہ ہماری مدد کرنے والا ہے یا پھر یہ شاہزیب کے ساتھ ہے۔

شاہزیب کا بھی کچھ پتہ نہی چل رہا، وہ تو جیسے یہاں سے غائب ہی ہو چکا ہے۔

کہی سے اس کے بارے میں کوئی خبر نہی مل رہی۔

احمد صاحب بھی پریشان ہو چکے تھے۔

ڈیڈ آپ پریشان نہ ہو، سب سمجھ آچکی ہے مجھے!

مطلب۔۔۔؟

احمد صاحب نے چونک کر وہاج کی طرف دیکھا۔

مطلب یہ ہے ڈیڈ کہ شاہزیب کہی نہی گیا۔

وہ یہی ہے، اپنے فلیٹ کے آس پاس۔

اسے ہمارے یہاں آنے کی خبر پہلے سے ہی مل چکی تھی۔

اس نے یہاں سے فرار ہونے کی بجائے یہی پناہ اختیار کی۔

اپنی فیملی کو یہاں سے کہی دور بھیج دیا ہے اس نے اور خود چھپ کر بیٹھا ہے یہیں۔

وہ ہمیں فالو کر رہا ہے ڈیڈ!

جیسے ہی ہم اس کے قریب پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ وہ ہمیں اتنا ہی خود سے دور بھیجے گا۔

تو پھر کیسے ممکن ہو گا اس تک پہنچنا؟ احمد صاحب نے سوالیہ نظریں وہاج پر گاڑ دیں۔

"نہی ڈیڈ اب ہم اس تک نہی، وہ ہم تک پہنچے گا۔

مگر کیسے وہاج؟

وہاج نے ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا اور ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے فون احمد صاحب کی طرف بڑھایا۔

انہوں نے پہلے تو حیرانگی سے فون کی طرف دیکھا اور پھر مسکرا دیئے۔

ویل ڈن مائی سن!

مگر دھیان رہے، کسی قسم کا کوئی نقصان نہی پہنچانا کسی کو۔

وہ فون دوبارہ وہاج کی طرف بڑھاتے ہوئے بولے۔

ڈونٹ وری ڈیڈ!

آپ صبح تک میرا کام کروادیں، تاکہ جتنی جلدی ہو سکے میں اپنا کام شروع کر سکوں۔

ٹھیک ہے۔۔۔ جیسے ہی صبح ہوتی ہے تمہارا کام ہو جائے گا۔ اب تم کچھ کھالو۔

صبح بس ناشتہ کیا تھا اور بے ہوش ہو۔

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ ہمیں اس ناشتے کی اتنی بڑی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ تو میں کبھی حنان کی بات نا مانتا۔

ان کی بات پر وہاج مسکرا دیا مگر اگلے ہی پل اس کی آنکھیں غصے سے بھر گئیں۔

"ملک حنان"۔۔۔ وہاج نے غصے سے حنان کا نام پکارا۔

فریج میں پڑا ہے۔ میں گرم کر لاتا ہوں۔

www.urdunovelsmania.com

احمد صاحب کی آواز پر وہاج کے غصے کا تسلسل ٹوٹا۔

کچھ دیر میں ہی احمد صاحب وہاج کے لیے پزا اور اپنے لیے کافی بنا لائے۔

تھینکس ڈیڈ!

وہاج ہاتھ دھونے کے بعد پزا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

احمد صاحب کافی کے سپ لینے لگے۔

جانتے ہو وہاج جب تم چھوٹے تھے۔ وہ وقت جب مجھے تمہارے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔

وہ کئی سال میں نے ہمارے مستقبل کو سنوارنے کی خاطر گنوا دیئے۔

مگر آج مجھے بہت افسوس ہوتا ہے اپنی غلطی پر!

ڈیڈ۔۔۔ایسا کیوں کہہ رہے ہیں آپ؟

وہاج ان کو اداس ہوتے دیکھ خود بھی اداس ہو گیا۔

"اسے یاد آئے وہ دن، جب پیرنٹس ڈے پر سب بچے اپنے ڈیڈ کا ہاتھ تھامے سکول میں داخل ہوتے، جب وہ اپنے دونوں ماموں کو اپنی فیملی کے ساتھ ہنستے مسکراتے دیکھتا۔

اس وقت اپنے ڈیڈ کی کمی شدت سے محسوس ہوتی اسے، اس بات پر وہ اپنی ماں سے بھی اکثر جھگڑتا مگر کچھ نہی ہوتا تھا۔

وہ ہر بار وہاج کو پیار سے سنبھال لیتیں اور اسے سمجھاتی کہ اس کے ڈیڈ اس سے کیوں دور ہیں اور یوں وہاج سنبھل جاتا۔

گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ وہ سمجھدار ہوتا گیا۔مگر دل میں باپ کے لیے محبت کبھی کم نہی ہوئی بلکہ محبت کی جگہ اب عزت واحترام نے لے لی۔

نہی وہاج آج مجھے بولنے دو بیٹا!

میں نے اپنے بیٹے کی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ،اپنے بیٹے کا بچپن چھین لیا اس سے اور دولت کمانے میں جٹاں رہا۔

جب کہ اس وقت مجھے ساتھ ہونا چاہیے تھا تمہارے۔

احمد صاحب کا لہجہ افسوس بھرا تھا۔

جب میں واپس آیا تو تم نے گھر آنے سے انکار کر دیا۔اس وقت سے مجھے اپنی غلطیوں کا احساس ہونا شروع ہو گیا۔

دولت کمانے کی آڑ میں خوشیاں گنوادیں میں نے،حالانکہ میرے پاس دولت کی کمی نہی تھی۔

سب کچھ تو تھا،پیسہ، گھر، گاڑی!

مگر پھر بھی میں نے مزید دولت کمانی چاہی اور اپنے بیٹے کے سکھ،دکھ میں اس سے دور رہا۔

جس دن تم ہمیں چھوڑ کر لندن چلے گئے تھے۔اس دن مجھے شدت سے اس بات کا احساس ہوا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"مجھے اس دن پتہ چلا کہ میری حقیقی دولت، میرا سکون تو تم ہو،،

میری اکلوتی اولاد، میرا وہاج ہی تو ہے میری جائیداد۔

اس دن مجھے اپنی ساری دولت بہت پھیکی محسوس ہونے لگی، مجھے احساس ہوا کہ میں نے کیا کھویا ہے۔

مگر اس وقت تک دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔

تم دور جا چکے تھے مجھ سے،،بہت کوشش کی کہ تم سے کہہ دوں واپس آجاو۔

مگر کبھی ہمت ہی نہی کر پایا!

بس یہی سوچ کر چپ رہا کہ یہ تمہاری زندگی ہے، تمہارا حق ہے کہ تم اپنے فیصلے خود سے کرو، بلکل ویسے ہی

جیسے میں نے اپنے فیصلے خود کیے۔

اور جب تم نے واپس آنے کی بات کی تو میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہی رہا۔

ایسا لگتا ہے تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا۔اس کا قصوروار میں ہوں۔

اگر میں اپنے بیٹے کے ساتھ ہوتا تو شاید میرا بیٹا آج اس حال میں نا ہوتا۔

نہی ڈیڈ ایسا کچھ نہی ہے۔

جو کچھ میرے ساتھ ہو رہا ہے۔

"یہ قسمت کا لکھا ہے"

قسمت کا لکھا خدا کے سوا کوئی نہی مٹا سکتا،،

اس میں آپ کا کوئی قصور نہی ہے ڈیڈ۔

وہاج نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگا لیے۔

وہ نم آنکھوں سے مسکرا دیئے۔

صبح شاہزیب کو اس کے انجام تک پہنچاتے ہیں۔ بہت کھیل لیا اس نے یہ چوہے، بلی کا کھیل۔

اب اس کھیل کا سیمی فائنل ہے کل۔۔۔ اور فائنل ہو گا تب، جب شاہزیب میرے شکنجے میں ہو گا۔

اس حنان کا بھی کچھ کرنا پڑے گا ڈیڈ!

اب اگر یہ میرے راستے میں آیا تو میرے ہاتھ سے نہی بچے گا یہ۔۔۔

نہی وہاج مجھے لگتا ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

نہی ڈیڈ۔۔۔ ہو نا ہو اس کا شاہزیب سے کوئی لنک تو ضرور ہے۔

ٹھیک ہے۔۔۔ تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

وہاج فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ہوٹل سے باہر نکل گیا۔ صبح ہو چکی تھی۔ ایک نئی صبح "امید کی کرنوں کے ساتھ۔

وہاج گرے شرٹ اور بلیک جینز پہنے فون پر مصروف سا چلتا جا رہا تھا۔

آخر کار اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ کر اس نے ڈور بیل پر ہاتھ رکھا۔

www.urdunovelsmania.com

چند لمحوں بعد اس کے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔

اسلام و علیکم مسز حنان!

سامنے منال کھڑی تھی۔۔۔

وعلیکم اسلام وہاج بھائی۔۔۔منال کے چہرے پر حیرانگی کے آثار تھے۔

یقیناً وہ وہاج کو اتنی صبح یہاں دیکھ کر پریشان ہو چکی تھی۔

آپ آئیں وہاج بھائی۔۔۔منال نے اس کے لیے راستہ چھوڑا۔

نہی مسز حنان، آپ کائینڈلی حنان کو باہر بھیج دیں۔

میں یہی اس کا انتظار کر رہا ہوں۔

مگر وہ تو گھر پر نہی ہیں!

منال تیزی سے بول پڑی۔

وہاج نے بھنویں اچکاتے ہوئے منال کی طرف دیکھا۔

اتنی صبح وہ کہاں جا سکتا ہے مسز حنان؟

ایک ضروری بزنس میٹنگ کے لیے، جلدی اس لیے تاکہ وہ لیٹ نا ہو جائیں۔

وقت کی پابندی ان کی عادت ہے۔

منال کی آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی۔

وہاج کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

ٹھیک ہے جیسے ہی حنان گھر آئے اس کو بتا دیجیے گا میرے بارے میں۔

میں شام کو پھر سے آوں گا!

وہاج اپنی بات مکمل کرتے ہوئے تیزی سے واپسی کے لیے پلٹ گیا۔

منال افسوس سے دروازہ بند کرتے ہوئے واپس پلٹی۔

حنان بکھرے بال لیے ٹراوزر اور ٹی شرٹ میں ملبوس دروازے کے پیچھے سے باہر نکلا۔

منال اسے گھورتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی۔

حنان بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چل دیا۔منال کے گرد دونوں بازو پھیلا دیئے اور سر منال کے کندھے پر ٹکا دیا۔

ناراض کیوں ہو رہی ہو منال؟

جیسے آپ جانتے نہی!

منال اس کے بازووں کا گھیرا توڑتی ہوئی سینک کی طرف بڑھی اور کیتلی میں پانی بھرنے لگی۔

حنان دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے منال کو گھورنے لگا۔

جھوٹ بولنا بری بات ہے حنان۔

منال کیتلی چولہے پر رکھتے ہوئے بولی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

ہاں میں جانتا ہوں منال!

حنان کرسی کھینچتے ہوئے ٹیبل پر سر گرائے بولا۔

آپ جانتے ہیں پھر بھی جھوٹ بول رہے ہیں۔

مجھے لگتا ہے وہاج بھائی کو آپ پر شک ہو چکا ہے۔ تبھی تو وہ اتنی صبح ہمارے گھر آئے اور آپ نے انہیں دیکھ لیا۔

اپنے ساتھ ساتھ مجھ سے بھی جھوٹ بلوایا۔

آخر کب تک جھوٹ بولیں گے آپ؟

مجھے لگتا ہے اب آپ کو سچ بتا دینا چاہیے ان کو۔

نہی منال۔۔۔ابھی سہی وقت نہی ہے۔ جیسا چل رہا ہے چلنے دو۔

جب تک میرا کام مکمل نہی ہو جاتا، تب تک تو بلکل بھی نہی۔

مطلب آپ ان کو نہی بتائیں گے؟

منال آنکھیں سکوڑتے ہوئے بولی۔

نہی۔۔۔حنان بھی اسی کے انداز میں آنکھیں سکوڑتے ہوئے منال کی طرف بڑھا۔

بند کرو یہ منال، کیا صبح صبح کچن میں آجاتی ہو۔

ہم یہاں گھومنے آئے ہیں نا کہ کچن کے کام کرنے۔

چلو آرام کرو کمرے میں جا کر، پھر کہی چلتے ہیں جنت اٹھ جائے تو۔

آج ناشتہ ہم باہر کریں گے۔

نہی حنان مجھے ناشتہ بنانے دیں۔منال بولتی رہ گئی۔

مگر حنان اس کی ایک بھی سنے بغیر کچن کی لِاٹ بند کرتے ہوئے منال کا ہاتھ تھامے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"""وہاج واپس ہوٹل آ گیا اور احمد صاحب کے اُٹھنے پر ناشتہ آرڈر کر دیا۔

ناشتہ کرنے کے بعد احمد صاحب نے کسی کو فون ملایا اور چند گھنٹوں بعد ان کو ایک میسج موصول ہوا۔

انہوں نے وہ میسج وہاج کو فارورڈ کیا۔

میسج دیکھتے ہی وہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

مجھے ابھی نکلنا ہو گا ڈیڈ!

آپ یہی ہوٹل میں میرا انتظار کریں۔فون پر بات ہوتی رہے گی۔

آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے ڈیڈ، بس دعا کریں آپ۔

وہاج مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

باقی اگلی قسط میں، امید ہے آج کی قسط اچھی لگی ہو گی

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_24

عمارہ بہت پریشان تھی۔ وہاج نے فون نہی کیا تھا اسے۔ وہ خود کال کرنا چاہتی تھی مگر یہ سوچ کر رک جاتی تھی کہ ہو سکتا ہے وہاج مصروف ہو۔

ادھر مسز حسن کی عمارہ کے لیے نفرت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔

جیسے ہی وہ عمارہ کو کمرے سے باہر دیکھتیں، اپنے دل کی بھڑاس عمارہ پر نکالنے لگتیں۔

مجبوراً عمارہ ان کو نظر انداز کرتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں چلی آتی۔

عمارہ اپنے کمرے میں سو رہی تھی کہ اچانک اسے کمرے میں کسی اور موجودگی کا احساس ہوا۔

جیسے ہی عمارہ نے اٹھنے کی کوشش کی اسے اپنی گردن پر بھاری دباو سا محسوس ہوا۔

وہ خود کو آذاد کروانے کے لیے ہاتھ پیر مارنے لگی۔

تب ہی اچانک عمارہ کا بازو کسی نوکیلی چیز پر لگی اور اس کے بازو سے خون بہنا شروع ہو گیا۔

عمارہ نے پورا زور لگا کر اپنی گردن آذاد کروائی اور اس کی ایک زوردار چیخ پورے گھر میں گونجی۔

عمارہ نے اٹھنے کی کوشش کی مگر سر چکرانے لگا اور وہی بیڈ پر گر گئی۔

دیکھتے ہی دیکھتے سب عمارہ کے کمرے میں آ گئے۔

مسز احمد کے تو جیسے پاوں تلے زمین سرک گئی ہو عمارہ کو اس حالت میں دیکھ کر۔

وہ چیختی ہوئی عمارہ کے پاس پہنچیں۔

عمارہ۔۔۔عمارہ۔۔۔وہ چلا رہی تھیں مگر عمارہ بے خبر بیڈ پر پڑی تھی۔

حسن صاحب جلدی سے عمارہ کی طرف بڑھے اور اس کی نبض چیک کی۔ جو بہت مدھم چل رہی تھی۔

گاڑی نکالو جلدی، حسن صاحب حمزہ اور ولی دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

حسن صاحب کی آواز پر ولی تیزی سے باہر کی طرف دوڑا اور حمزہ عمارہ کو بازووں میں اٹھائے تیزی سے باہر کی طرف دوڑا۔

www.urdunovelsmania.com

مسز احمد نے عمارہ کا ڈوپٹہ اس کے بازو پر رکھ کر ہاتھ سے دباو ڈالا تاکہ خون بہنے سے رک سکے۔

حمزہ ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے گاڑی ہاسٹل کی طرف بڑھا دی۔

ولی اور مسز حسن گھر پر ہی موجود تھے۔انیسہ اور منیبہ دونوں آرام سے اپنے کمرے میں سو رہی تھیں۔

جیسے ہی وہ لوگ عمارہ کو لے کر ہاسپٹل پہنچے۔اسے فوراً ٹریٹمنٹ کے لیے ایڈمٹ کر لیا گیا۔

مگر ہاسپٹل انتظامیہ کے انکشاف نے ان سب کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔

ڈاکٹر کا کہنا تھا۔کیا انہوں نے خودکشی کی ہے؟

سب کے چہروں پر حیرانگی کے اثرات تھے ڈاکٹر کے سوال پر۔

نہی میری بیٹی خودکشی نہی کر سکتی!

اس کے ساتھ کوئی حادثہ ہوا ہے ڈاکٹر صاحب یا پھر یوں کہہ لیں کہ اسے کسی نے مارنے کی کوشش کی ہے۔مسز احمد نے آخری بات اپنے بھائی کی طرف دیکھتے ہوئے کی۔

یہ سب ہوا کیسے'میرا مطلب یہ کہاں تھی جب یہ حادثہ پیش آیا؟

ڈاکٹر صاحب نے ایک اور سوال کر ڈالا۔

یہ اپنے کمرے میں سو رہی تھیں۔

اچانک ہم سب کو چلانے کی آواز آئی۔جب ہم کمرے میں پہنچے تو ان کی یہ حالت تھی۔جواب حمزہ نے دیا۔

اوہ۔۔۔تو اس کا مطلب ان پر حملہ ہوا ہے!

ڈاکٹر نے افسوس سے جواب دیا۔

ان کو مارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مطلب ان کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ پولیس کیس ہے!

ہمیں پولیس کو اس معاملے میں بتانا ہو گا۔

آپ کو جیسا ٹھیک لگے آپ کریں ڈاکٹر صاحب، میں بھی اس قاتلانہ حملہ کرنے والے کو سزا دینا چاہتی ہوں۔ جس نے میری پھول سی بچی کو جان سے مارنے کی کوشش کی ہے۔ مسز احمد بہتے آنسووں اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں حسن صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہی تھیں۔

آپ کو کسی پر شک؟

ڈاکٹر کے سوال پر حسن صاحب نے چونک کر بہن کی طرف دیکھا۔

نہی ڈاکٹر صاحب ہمیں کسی پر شک نہی ہے، مجھے یقین ہے یہ کام کسی باہر والے کا ہو سکتا ہے۔

مطلب کسی چور کا!

ہو سکتا ہے کوئی چور گھر میں گھسا ہو چوری کی غرض سے اور عمارہ اسے دیکھ کر چلائی ہو۔

بدلے میں اس نے عمارہ پر حملہ کر دیا ہو۔ احمد صاحب ڈاکٹر کو مطمئن کرنے لگے۔

ہاں یہ ہو بھی سکتا ہے، خیر جو بھی ہوا ہو۔

پولیس اس معاملے کی جڑ تک پہنچ کر رہے گی۔ میں پولیس کو اطلاع دے کر آتا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب میری بچی۔۔۔وہ ٹھیک تو ہے ناں؟

مسز احمد تیزی سے ڈاکٹر کی طرف بڑھیں۔

خون بہت بہہ چکا ہے، ابھی کچھ نہی کہا جا سکتا۔ ٹریٹمنٹ چل رہا ہے۔ آپ لوگ دعا کریں۔

ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

پھو پھو جان آپ یہاں بیٹھیں، سب ٹھیک ہو جائے گا۔

حمزہ تیزی سے ان کی جانب بڑھا۔

آپ پریشان نہ ہو پھو پھو جان، عمارہ ٹھیک ہو جائے گی۔

بس تھوڑی سی چوٹ ہے، زیادہ خون بہنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہے۔

حمزہ ان کو دلاسہ دینے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ وہ خود بھی پریشان ہو چکا ہے عمارہ کی اس حالت پر۔

نہی حمزہ یہ تھوڑی سی چوٹ نہی ہے بیٹا، بہت خون بہہ رہا تھا میری بچی کا۔

میں وہاج کو کیا جواب دوں گی!

اس کی امانت، اس کی بیوی کا خیال بھی نہی رکھ سکی میں۔

وہ تو میرے بھروسے عمارہ کو اس گھر میں چھوڑ کر گیا تھا۔

کیسے سامنا کروں گی میں اس کا، کیا بتاوں اسے؟

نہی پھو پھو جان آپ سنبھالیں خود کو۔

عمارہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی، وہاج بھائی کو کچھ مت بتانا آپ۔

وہ پہلے ہی بہت پریشان ہیں، کیسے آئیں گے وہاں سے واپس۔

بہت مشکل ہو جائے گی ان کے لیے۔

آپ بس دعا کریں عمارہ کے لیے۔۔۔۔ میں آپ کے لیے پانی لے کر آتا ہوں۔

ہمت سے کام لو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

عمارہ ٹھیک ہو جائے گی۔

حمزہ کے وہاں سے جاتے ہی حسن صاحب بہن کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔

آپ تو رہنے ہی دیں بھائی صاحب!

اچھی طرح جانتی ہوں میں آپ کے دل میں کتنی محبت ہے عمارہ کے لیے۔

یہ سب آپ ہی مہربانی ہے!

آج تک عمارہ کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے۔ آپ برابر کے شریک دار ہیں۔

آپ نے اور بھابی نے مل کر اس معصوم بچی کے ساتھ بہت ناانصافیاں کی ہیں۔

اپنے بیٹے سے زبردستی نکاح کروا دیا اور اس کے بعد اسے امریکہ بھیج دیا اپنی مرضی سے شادی کرنے اور عمارہ کو بہو کے نام پر اس گھر کی نوکرانی کا درجہ دے دیا گیا۔

جبکہ شاہزیب وہ رشتہ ساتھ سال پہلے ہی ختم کر چکا تھا۔

www.urdunovelsmania.com

ایک جھوٹے بندھن کے نام پر عمارہ کو اپنے گھر میں قید کیے رکھا آپ لوگوں نے اور آج!

آج تو حد ہی کر دی آپ سب نے، عمارہ کو جان سے مارنے کی کوشش کی۔ وہ اس لیے تاکہ وہاج ثبوت لیے بنا ہی پاکستان واپس آجائے۔

مگر نہی اب اور نہی بھائی صاحب!

اب میں ہر گز عمارہ کو اس گھر میں واپس نہی جانے دوں گی۔

جیسے ہی عمارہ کی طبیعت سنبھلتی ہے۔ اسے اپنے گھر لے کر جاوں گی۔

"اس گھر میں جہاں رہنے کی اب وہ حقدار ہے، وہاج کی بیوی بن کر،،

آپ کے اعتراضات سے مجھے کوئی فرق نہی پڑتا بھائی صاحب۔

اگر میرا بیٹا چاہتا تو قانون کا سہارا لے سکتا تھا، اسے عمارہ کو اپنی بیوی ثابت کرنے کے لیے کسی ثبوت کی ضرورت نہی تھی، مگر جانتے ہیں بھائی صاحب وہ کیوں گیا امریکہ؟

کیوں وہ طلاق نامہ اتنا ضروری ہو گیا اس کے لیے؟

کیونکہ آپ نے اس کے ماں، باپ کے رشتے پر انگلی اٹھائی ہے۔

وہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نا تو اس کے ماں، باپ غلط تھے اور نا ہی ان کی تربیت۔

اگر وہ چاہتا تو اسی دن عمارہ کو یہاں سے لے جاتا، مگر نہی گیا۔

سچ کیا ہے میں نہی جانتا!

مگر ایک بات تم بھی سمجھ لو۔

"آج تک عمارہ کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس میں میرا کوئی قصور نہی ہے۔

شاہزیب نے دوسری شادی کر لی۔یہ بات تو میں جانتا تھا مگر عمارہ کو طلاق دی یا نہی اس نے،اس بارے میں مجھے کچھ علم نہی ہے۔

آج جو کچھ بھی ہوا ہے عمارہ کے ساتھ اس معاملے میں تحقیق ہو گی اور حملہ آور کو سزا ضرور ملے گی،یہ میرا وعدہ ہے تم سے!

"اگر آپ کو علم نہی ہے تو جاننے کی کوشش کیجیئے بھائی صاحب۔

سچائی خود بخود آپ کی آنکھوں کے سامنے آجائے گی۔

پھوپھو جان یہ لیں پانی۔

حمزہ نے پانی کا گلاس ان کی طرف بڑھایا۔

حسن صاحب گہری سوچ میں ڈوب چکے تھے۔

****

اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ کر وہاج نے بیل بجائی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہاج نے پلٹ کر دیکھا۔

"ہیلو ڈئیر!

وہاج نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

سامنے ایک پانچ سالہ بچہ غور سے وہاج کو دیکھ رہا تھا۔

جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"I,am your uncle,from pakistan.

اس بچے کو سوچ میں گُم دیکھ کر وہاج نے اپنا تعارف کروایا۔

From pakistan?

پاکستان کا نام سن کر اس بچے کے چہرے پر مسکان پھیل گئی۔

Yes,

وہاج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اس بچے نے جلدی سے وہاج کا ہاتھ تھام لیا۔

اسلام و علیکم!

اس کے سلام کرنے پر وہاج کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

حمزہ چاچو؟

اس سے پہلے کے وہاج کچھ اور بولتا اس پر مزید حیرت کا پہاڑ ٹوٹا۔

NO!

وہاج نے سر نفی میں ہلا دیا۔

Hmmm,

وہ بچہ سوچ میں پڑ گیا۔

ولی چاچو؟

اس نے پھر سے سوال کر ڈالا۔

NO!

وہاج نے پھر سے سر نفی میں ہلا دیا۔

تو پھر کون ہیں آپ؟

اس بچے کو اردو میں بات کرتے دیکھ وہاج حیران رہ گیا۔

Hey,you can speak urdu?

وہاج نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

YES,i can speak but who are you?

وہ چہرے پر دلفریب مسکراہٹ سجائے بولا۔

Hmmm,

وہاج مسکرا دیا۔

میں آپ کا وہاج چاچو ہوں، لگتا ہے آپ کے بابا نے میرے بارے میں نہی بتایا آپ کو۔

نہی۔۔۔بابا مجھے مام سے چھپ کر کبھی کبھی ولی اور حمزہ چاچو کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں۔ کیونکہ مام کو وہ لوگ پسند نہی۔

what's your name?....۔Hmm

وہاج نے اس کا نام پوچھا۔

بابا کے لیے عبداللہ، مام کے جاہن!

اس کا جواب افسردگی بھرا تھا۔

میرے لیے بھی عبداللہ ہو آپ، بہت پیارا نام ہے آپ کا۔

Where is your mom?

وہاج کے سوال پر وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔

He is uncle wahaj,from pakistan.....۔Mom

وہ اپنی ماں کو بازو سے کھینچتے ہوئے دروازے پر لے آیا۔

وہاج کو دیکھتے ہی وہ حیرت میں ڈوب گئی اور دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی کہ وہاج نے آگے بڑھ کر دروازہ بند ہونے سے روک دیا۔

"Not fare dear bhabi g!

وہاج نے لفظ بھابی پر تھوڑا زور ڈالا۔

بابا تو گھر نہیں ہیں انکل!

جواب عبداللہ کی طرف سے آیا۔ وہ حیرانگی سے وہاج کے اس بدلتے رویئے کو نوٹ کر رہا تھا۔

وہاج دروازہ کو دھکا مارتے ہوئے گھر میں داخل ہو گیا اور دروازہ بند کر دیا۔

What you want?

شاہزیب کی بیوی چلائی اور عبداللہ کو اپنے پیچھے چھپا لیا۔

Your Husband,Shahzaib!

Call him and tell him that,wahaj wants to meet him!

وہاج بڑے آرام سے صوفے پر بیٹھ کر دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے ٹانگ پر ٹانگ جمائے بولا۔

He is out of country at this time!

وہ ڈرتے ہوئے بولی۔

NO!

I know, He is here in chicago....near your home!

So don't trying to be over smart,and called him.

Otherwise i will forget our relation and i will traet you and your son like a target.so come on hurry up!

"Dont waste my time!

You have just five minutes!

I want shahzaib here!

Don't try to call the police or any one other,

وہاج نے آگے بڑھ کر عبداللہ کو گود میں اٹھالیا۔

Done try to be over smart!....And

Don't forgett,your son is with me.

وہاج اپنی بات مکمل کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔

وہ تیزی سے فون کی طرف بڑھی اور شاہزیب کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔

وہاج فریج سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے اس کے پاس آرکا۔

عبداللہ وہاج کا ہاتھ تھامے اس کے پاس ہی رک گیا۔

باقی اگلی قسط میں، امید ہے آج کی اپیسوڈ میں۔

کیسا لگا آپ سب کو شاہزیب کا بیٹا عبداللہ؟

کیا لگتا ہے شاہزیب آئے گا اپنی فیملی کو بچانے یا پھر واقعی شاہزیب نہی ہے یہاں؟

اور کس نے پہنچایا عمارہ کو اس حال میں؟

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_25

----

www.urdunovelsmania.com

Phone switched off,

وہ پریشان سی وہاج کی طرف مڑی۔

OK,no problem.

Let's go Abdullah,we are going to Pakistan .

وہاج تیکھے تیوڑ لیے عبداللہ کی طرف بڑھا۔

Oh really chachu?

عبداللہ پر جوش ہوتے ہوئے بولا۔

Yes,

وہاج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اسے گود میں اٹھائے دروازے کی طرف بڑھا۔

www.urdunovelsmania.com

I am so happy,

عبداللہ بہت خوش ہو رہا تھا پاکستان کے نام پر۔

اوہ۔۔۔مجھے یاد نہی رہا۔

وہاج پھر سے واپس پلٹا۔

شاہزیب کی بیوی حیران و پریشان سی عبداللہ کو وہاج کے ساتھ جاتے دیکھ رہی تھی۔

Where is Abdullah's documents?

I really need it!

Can you please....

وہاج مسکرا دیا۔

NO,

وہ ڈھٹائی سے بولی۔

Oh dear bhabi,i think you are forgetting some one!

وہاج کا اشارہ عبداللہ کی طرف تھا۔

وہ وہاج کا اشارہ اچھی طرح سمجھ گئی۔

Don't Do this...

Your enemy is shahzaib,not Abdullah.

(مت کرو ایسا، تمہارا دشمن شاہزیب ہے عبداللہ نہی)

Yeah,i know that shahzaib is my enemy but Abdullah is her weekness.

(میں جانتا ہوں میرا دشمن شاہزیب ہے مگر عبداللہ اس کی کمزوری ہے)

www.urdunovelsmania.com

So i think i choose right design,i know how i can reached to shahzaib.

(مجھے لگتا ہے میں نے سہی راستہ چنا ہے،میں جانتا ہوں کیسے پہنچ سکتا ہوں میں شاہزیب تک۔

عبداللہ کی تربیت دیکھ کر وہاج کو اندازہ ہو چکا تھا کہ شاہزیب اپنے بیٹے سے بہت مخلص ہے۔اسی لیے اس نے یہ راستہ چنا،وہ جانتا ہے یہ سب غلط ہے۔مگر پھر بھی کبھی نہ کبھی انسان خود غرض بن ہی جاتا ہے۔
وہاج عبداللہ اور اس کی ماں کو کوئی نقصان نہی پہچانا چاہتا۔بس شاہزیب تک پہنچنے کے لیے انہیں استعمال کر رہا ہے۔

Documents?

وہاج نے پھر سے اپنی بات دہرائی۔

Actually what you want?

وہ آنسو بہاتے ہوئے بولی۔

I wants amarah and Shahzaib's divorce proof.

عمارہ کے نام پر وہ سوچ میں پڑ گئی۔

But this case was closed before seven years.

(لیکن یہ شادی تو سات سال پہلے ختم ہو گئی تھی)

اس کی بات پر وہاج مسکرا دیا۔

Just for shahzaib but Amarah was still waiting for shazaib from last eight years.

Nobodt tell her that,

Now she is my wife,but shahzaib father wants this divorce' proof!

Before seven years ago shahzaib's mother fired this divorce papers,therefore i came here to meet shahzaib to take this divorce proof.

(بس شاہزیب کے لیے لیکن عمارہ پچھلے آٹھ سال سے وہاج کا انتظار کر رہی تھی۔اس طلاق کے متعلق کسی نے نہی بتایا اسے۔

اب عمارہ میری بیوی ہے،ہماری شادی ہو چکی ہے مگر شاہزیب کے والد کو اس بات پر یقین نہی ہے کہ شاہزیب عمارہ کو طلاق دے چکا ہے۔ان کو اس طلاق کا ثبوت چاہیے۔

جو طلاق کے پیپرز شاہزیب نے پاکستان بھجوائے تھے۔وہ پیپرز شاہزیب کی ماں نے جلا دیئے تھے۔

اسی لیے میں یہاں آیا ہوں،تا کہ شاہزیب سے کر وہ پیپرز دوبارہ حاصل کر سکوں)

Oh....it's really sad!

Shahzaib is a cheater,i will report to the police and make sure

his punished but please don't do this,my son is my life.

He is just a Innocent baby,please leave hum.

(شاہزیب نے بہت برا کیا۔ وہ ایک دھوکے باز انسان ہے۔ میں اسے پولیس کے حوالے کروں گی اور کڑی

سے کڑی سزا دلواوں گی اسے مگر پلیز تم ایسا مت کرو۔

میرا بیٹا میری زندگی ہے۔ یہ تو بس ایک معصوم سا بچہ ہے۔ اس کا کوئی قصور نہی اس میں۔ اسے چھوڑ دو۔

Sorry dear bhabi,i can't do this.

(سوری محترم بھابی، میں یہ نہی کر سکتا۔

ابھی وہاج اس سے بات کر ہی رہا تھا کہ چھت سے آواز آئی۔ جیسے کسی نے چھلانگ لگائی ہو۔

وہاج کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس کی نظر ریسیور پر پڑی جو نیچے اپنی جگہ پر موجود نہی تھا۔ مطلب

شاہزیب سے کال مل چکی تھی اور وہ اس کی ساری باتیں سن چکا تھا۔

چند سیکنڈز بعد ہی شاہزیب سیڑھیاں پھلانگتا ہوا وہاج تک آ پہنچا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی اور بیٹے کو دھمکانے کی۔

وہاج فقط مسکرا دیا۔

اب آیا بلی شکنجے میں، مجھے پتہ تھا تم ضرور آو گے۔

وہاج عبداللہ کو ساتھ لیے صوفے پر جا بیٹھا۔

چھوڑ دو میرے بیٹے کو وہاج، شاہزیب غصے سے غرایا۔

بابا یہ وہاج چاچو ہیں، پاکستان سے آئے ہیں۔ بہت اچھے ہیں یہ۔ عبداللہ معصومیت سے بولا۔

وہاج نے شاہزیب کی طرف دیکھتے ہوئے کندھے اچکا دیئے اور مسکرا دیا۔

شاہزیب کو اس کی یہ مسکراہٹ زہر لگی۔

عبداللہ یہاں آو میرے پاس!

باپ کی آواز پر عبداللہ وہاج کی گود سے نیچے اتر گیا۔

ارے یہ کیا عبداللہ؟

میں تو سوچ رہا تھا آپ کو پاکستان لے جاوں۔ دادا اور دادو سے ملواوں۔

حمزہ اور ولی چاچو آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور آپ ہیں کہ واپس جا رہے ہیں اپنے بابا کے پاس۔

وہاج کی چال کامیاب ہوئی۔ پاکستان کے نام پر عبداللہ واپس وہاج کے پاس بیٹھ گیا۔

وہاج نے شاہزیب کی طرف مسکراہٹ اچھالی۔

دیکھو شاہزیب وقت ضائع مت کرو۔

مجھے وہ پیپر زدو تاکہ میں یہ سب ختم کروں۔

وہاج کی بات پر شاہزیب مسکرا دیا۔

اگر میں وہ پیپر زنا دوں تو کیا کر لو گے تم؟

شاہزیب کے سوال پر وہاج بھی سوچ میں پڑ گیا۔

تم نے یہاں آ کر بہت بڑی غلطی کر دی وہاج!

تم آئے تو اپنی مرضی سے مگر جاو گے میری مرضی سے۔

شاہزیب ہاتھ میں گن لیے وہاج کی طرف بڑھا۔

مگر اس کے گولی چلانے سے پہلے ہی شاہزیب کے ہاتھ سے گن گر کر فرش پر جا گری۔

سامنے سیڑھیوں میں حنان کھڑا تھا، گن سے نکلتے دھویں کو پھونک سے اڑاتے ہوئے وہ مسکرا دیا۔

"میرا نشانہ کبھی نہی چونکتا"

حنان کی بات پر سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

سب سے زیادہ حیرت وہاج کو ہوئی حنان کو سامنے دیکھ کر۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو حنان؟

وہاج تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

یہ میرا پرسنل معاملہ ہے، تم اس معاملے میں مت پڑو۔

جاو یہاں سے، چھپا لو اس گن کو بچہ ڈر رہا ہے۔

گولی چلنے کی آواز پر عبد اللہ رونا شروع ہو گیا اور ڈر کر اپنی ماں سے لپٹ گیا۔

"اگر میں وقت پر نا پہنچتا تو اب تک آپ کا یہ بھائی آپ کا کام تمام کر چکا ہوتا،،

حنان تیزی سے بولتا ہوا نیچے گری گن اٹھانے کے لیے بڑھا جو شاہزیب بس اٹھانے ہی والا تھا۔ مگر اس سے پہلے حنان اس تک پہنچ چکا تھا۔

آج پھر آگئے تم اسے بچانے ہمیشہ کی طرح،شاہزیب کڑوے تیوڑ لیے حنان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

آخر تمہارا رشتہ ہی کیا ہے وہاج کے ساتھ؟

شاہزیب کی بات پر حنان مسکرا دیا۔

"بھائی کا رشتہ ہے،یہ میرے وہاج بھائی ہیں،،

حنان کی بات پر وہاج نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

جو سوال شاہزیب نے کیا وہی اس کے ذہن میں بھی آیا۔ جب جب میں مشکل میں پڑا یہ مجھے بچانے آیا مگر کیوں؟

وہاج سارے سوال نظر انداز کرتے ہوئے حنان کی طرف بڑھا۔

حنان تم جاو یہاں سے یہ میرا پرسنل معاملہ ہے۔ میں خود حل کر لوں گا اسے۔

ہاں وہ تو میں نے دیکھ ہی لیا ہے آپ کیسے ہینڈل کر رہے تھے۔

وہ آپ کا طریقہ تھا،اب میرے طریقہ دیکھیں۔

حنان آگے بڑھا اور شاہزیب کی بیوی کے سر پر گن رکھ دی۔

یہ کیا بدتمیزی ہے؟

شاہزیب تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

دور۔۔۔۔خبردار جو ایک قدم بھی آگے بڑھانے کی کوشش کی تو میرے ہاتھ سے گولی چل جائے گی اور میرا نشانہ چونکتا نہی یہ تو تم دیکھ ہی چکے ہو۔

حنان کی آواز پر شاہزیب کے بڑھتے قدم وہی رک گئے۔

میرے پاس کوئی پیپرز نہی ہیں۔عمارہ کو طلاق نہی دی میں نے،شاہزیب ابھی بھی جھوٹ بول رہا تھا۔

وہاج چپ چاپ کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔

حنان نے غصے سے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور گولی چلا دی۔

گولی شاہزیب کی بیوی کے پاوں کے پاس چلی مگر اسے کوئی نقصان نہی پہنچا۔

www.urdunovelsmania.com

لاسٹ وارننگ!

حنان نے پھر سے گن اس کے سر پر رکھ دی۔

یہ تم ٹھیک نہی کر رہے۔شاہزیب چلاتے ہوئے بولا۔

مجھے ابھی وہ پیپرز لا کر دو جلدی ورنہ اس بار میرا نشانہ تمہاری بیوی کے سر پر ہو گا۔

وہ پیپرز یہاں نہی ہیں،میرے گھر پر ہیں۔مجھے اپنے فلیٹ پر جانا پڑے گا۔

تو جاو لے کر آو!

ہم یہی تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

حنان کے جواب پر شاہزیب کڑوے تیور لیے حنان کی طرف بڑھا۔

وہ طلاق کے پیپرز تمہیں مل جائیں گے لیکن اگر میری بیوی یا بچہ دونوں میں سے کسی کو بھی کچھ ہوا تو تمہیں چھوڑوں گا نہی میں۔

آوٹ۔۔۔۔!

حنان چٹکی بجاتے ہوئے بولا۔

شاہزیب ایک کڑوی نگاہ وہاج پر ڈالتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گیا۔

ایکسکیوزمی میم۔۔۔۔پلیز سٹ ہئیر!

حنان نے شاہزیب کی بیوی کے لیے کرسی آگے بڑھائی اور خود صوفے پر بیٹھ گیا آرام سے دونوں پاوں میز پر ٹکائے۔

وہاج ناچاہتے ہوئے مسکرادیا اور حنان کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

عبداللہ ڈرا سہما سا حنان کو دیکھ رہا تھا۔

آخر تم چیز کیا ہو؟

وہاج کے سوال پر حنان نے پاوں ٹیبل سے نیچے اتارے اور وہاج کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

"ملک حنان ہوں میں, دشمن میرے نام سے تھر تھر کانپتے ہیں،،

دیکھ لیں کیسے آپ کے کزن ٹائپ بھائی کو سیدھی لائن پر لایا ہوں۔

ان جیسے لوگوں سے کیسے نپٹنا ہے اچھی طرح پتہ ہے مجھے۔

اگر تم نہ بھی آتے تو بھی میں شاہزیب سے وہ پیپرز نکلوانے ہی والا تھا۔

وہاج کی بات پر حنان نے قہقہ لگایا، سہی کہا آپ نے۔

وہاج اٹھ کر عبداللہ کی طرف بڑھا اور اسے گود میں اٹھاتے ہوئے صوفے پر بٹھا دیا حنان کے پاس۔

Don't worry little boy,

حنان نے اسے سہمے دیکھا تو بول پڑا۔

بڑی جلدی خیال آ گیا تمہیں بچے کا، حنان جوس کا گلاس عبداللہ کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

اب اس کے باپ کی حرکتیں ہی ایسی ہیں بیٹا کیا کرے۔

وہ سب چھوڑو مجھے یہ بتاؤ تم یہاں تک پہنچے کیسے اور تم شاہزیب کے بارے میں کیسے جانتے ہو؟

طلاق کے کاغذات۔۔۔۔

تمہیں کیسے پتہ ہے یہ سب؟

اور اس دن مجھے بے ہوش کیوں کیا تھا تم نے؟

کیا مجھے بتانا ضروری سمجھو گے؟

حنان گہری سانس لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

آپ کو بے ہوش میں نے نہی کیا تھا وہاج بھائی۔

شاہزیب نے کیا تھا!

مطلب۔۔۔؟

ایسا کیسے ممکن ہے۔اس وقت شاہزیب وہاں تھا ہی نہی۔آخری بار میں نے تمہیں دیکھا تھا اپنے پاس۔

اس گن سے کیا تھا شاہزیب نے آپ کو بے ہوش،حنان نے شاہزیب کی گن وہاج کی طرف بڑھائی۔

اس گولی میں ایک چھوٹی سی پن ہے جو جسم میں چبھتے ہی انسان ہو یا جانور بے ہوش ہو جاتا ہے۔کیونکہ یہ عام گولی نہی ہے۔نشے سے بھری گولی ہے یہ۔

اسی سے شاہزیب نے آپ کو نشانہ بنایا تھا اور یقیناً آج بھی وہ یہی کرنے والا تھا اگر میں وقت پر نہ پہنچتا تو۔اس دن میں لیٹ ہو گیا تھا۔

مگر تم یہ سب میرے لیے کیوں کر رہے ہو،اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ہر بار میری جان بچانے کیوں آجاتے ہو تم؟

کچھ باتیں نہی بتائی جا سکتیں،آپ بس یہی سمجھ لیں کہ میں آپ کا چھوٹا بھائی ہوں۔حنان نے مختصر سا جواب دیا۔

یہ میری سوالوں کا جواب نہی ہے حنان، سچ بتاو مجھے۔ وہاج نے اس کا بازو تھامتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔

حنان نظریں چرا گیا۔

سہی وقت آنے پر سچ بتادوں گا میں آپ کو۔

اور وہ سہی وقت کب آئے گا ملک حنان؟

وہاج ملک حنان پر زور ڈالتے ہوئے بولا۔

بہت جلد!

حنان دوبارہ صوفے کی طرف بڑھ گیا۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ مزید اس ٹاپک پر بات نہی کرنا چاہتا۔

وہاج جیب سے موبائل نکال کر اپنے ڈیڈ کا نمبر ڈائل کرنے لگا اور ان کو ساری بات بتادی۔

ان سے بات کرنے کے بعد وہاج عمارہ کو فون کرنے لگا، بیل جا رہی تھی مگر وہ کال نہی ریسیو کر رہی تھی۔

وہاج پریشان ہو گیا، ایسا پہلے تو کبھی نہی ہوا۔ عمارہ دوسری بیل پر ہی کال ریسیو کر لیتی ہے مگر آج کیوں نہی۔۔۔

وہاج لگاتار کال کرتا رہا آخر کار کال ریسیو ہو ہی گئی۔

عمارہ کہاں مصروف تھی تم، کب سے فون کر رہا ہوں یار؟

ہاسپٹل میں ہے عمارہ، زندگی کی آخری سانسیں گن رہی ہے۔

منیبہ۔۔۔۔تم؟

جی میں منیبہ ہی ہوں۔

یہ فون تمہارے پاس کیسے آیا اور عمارہ کہاں ہے؟

وہاج غصے سے دبی دبی آواز میں بولا۔

ابھی بتایا تو ہے وہاج وہ ہاسپٹل میں ہے آئی سی یو میں اپنی زندگی کی آخری سانسیں گن رہی ہے۔

رات کو سو رہی تھی کہ کسی نے اس پر چھری سے حملہ کر دیا۔

بازو پر گہری چوٹ آئی ہے،،بہت گہرا زخم!

خون بھی بہت بہا تھا اور ہو سکتا ہے کوئی وین بھی کٹ گئی ہو۔مگر حملہ آور کا کچھ پتہ نہی چلا کون تھا، کہاں سے آیا اور کہاں گیا۔

ساتھ ہی منیبہ نے زوردار قہقہ لگایا۔

منیبہ میں تمہاری جان لے لوں گا اگر عمارہ کو کچھ ہوا تو۔

وہاج غصے سے چلایا۔

وہاج کو چلاتے دیکھ حنان بھی اس کے پاس آر کا۔

چچچچ۔۔۔۔بہت تکلیف ہو رہی ہے اپنی بیوی کے لیے، تو منع کس نے کیا ہے آجاو واپس۔

میں بھی تمہیں اپنی بیوی کے لیے تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہوں، بلکل ویسے ہی جیسے میں تڑپ رہی ہوں تمہارے لیے۔

منیبہ تم نے یہ ٹھیک نہی کیا، میں آرہا ہوں واپس ابھی۔

"عمارہ کے ایک ایک خون کے قطرے کا حساب لوں گا میں تم سے!

بس اپنی فکر کرو تم!

وہاج نے فون بند کر دیا۔

منیبہ نے زوردار قہقہ لگایا، اگر کل رات انیسہ آپی میرے پیچھے نا آتی تو اب تک عمارہ کے کفن، دفن کی تیاری چل رہی ہوتی گھر میں مگر ابھی بھی کافی چانسز ہیں۔

وہ فون بیڈ پر اچھالتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔

کیا ہوا سب خیریت ہے ناں؟

نہی حنان۔۔۔کچھ خیریت نہی ہے۔وہاج حمزہ کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے بولا۔

حمزہ سلام بعد میں پہلے یہ بتاو عمارہ کہاں ہے۔

وہاج کے اس طرح اچانک فون کرنے پر حمزہ گھبرا گیا۔

حمزہ میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے!

وہاج غصے سے چلایا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

ہاسپٹل میں ہے وہ وہاج بھائی، اب طبیعت ٹھیک ہے عمارہ کی۔

میں بات کرواتا ہوں آپ کی۔

حمزہ نے فون عمارہ کی طرف بڑھایا۔

وہاج۔۔۔۔ عمارہ بہ مشکل بس اتنا ہی بول سکی اور آنسو بہانے لگی۔

عمارہ۔۔۔ شکر ہے اللہ کا تم ٹھیک ہو۔

میں بہت جلد آرہا ہوں تمہارے پاس، بس ابھی ٹکٹ بک کرواتا ہوں۔

تم پریشان مت ہونا پلیز۔۔۔۔ جس نے بھی یہ سب کیا ہے اسے معاف نہی کروں گا میں۔

آپ جلدی آجائیں وہاج مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔

عمارہ گھبراتی ہوئی بولی۔

ہاں میں بس آرہا ہوں جلدی تمہارے پاس، ڈرنے کی ضرورت نہی ہے۔ وہاج نے فون بند کیا اور اپنے ڈیڈ کو کال کی اور سارے معاملات سے آگاہ کیا۔

انہوں نے پاکستان کے لیے ٹکٹ بک کروائی آن لائن اور آج رات ہی کی ٹکٹس مل گئیں ان کو۔

باقی اگلی قسط میں۔۔۔امید ہے آج کی قسط پسند آئے گی آپ سب کو۔۔ تو کیا لگتا ہے آپ سب کو شاہزیب لائے گا طلاق کے کاغذات 'یا پھر چلے گا کوئی نئی چال؟

#قسمت_کا_لکھا 💞

#از_خانزادی 💞

#قسط_26 💞

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وہاج بھائی آپ پاکستان واپس جا رہے ہیں 'کیا ہوا سب خیریت تو ہے؟

حنان سوال پر سوال کر رہا تھا مگر وہاج فون پر مصروف تھا۔ جیسے ہی اسے اپنے ڈیڈ کا ٹکٹ کنفرمیشن میسج ملا وہ فون جیب میں رکھتے ہوئے حنان کی طرف متوجہ ہوا۔

نہی کچھ خیریت نہی ہے حنان!

عمارہ۔۔۔یعنی میری بیوی پر شاہزیب کی بہن نے جان لیوا حملہ کیا ہے۔

جان سے مارنے کی کوشش کی ہے اس نے عمارہ کو، مجھے جلد از جلد پاکستان پہنچنا ہو گا۔

عمارہ ہاسپٹل میں ہے۔اسے میری ضرورت ہے۔

بس یہ شاہزیب جلدی آجائے تو میں ہوٹل پہنچوں۔ میرا بس چلے تو ابھی اڑ کر پہنچ جاوں پاکستان۔

ویسے تم تو سب جانتے ہی ہو میرے بارے میں، میرا مطلب میرے نکاح، عمارہ کی طلاق، سب کچھ جانتے تو ہو تم۔ تو کیا اس بات کی خبر نہی ملی تمہیں۔

آپ کی وائف کے ساتھ جو ہوا مجھے اس کا افسوس ہے مگر آپ کے اس سوال کا کوئی جواب نہی ہے میرے پاس۔ حنان واپس صوفے پر چلا گیا۔

شاہزیب کو یہاں سے گئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔ حنان ابھی اسے فون کرنے ہی والا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

حنان گن لوڈ کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ کھولا تو سامنے شاہزیب کھڑا تھا۔

حنان نے اس کے لیے راستہ چھوڑا تو وہ اندر آگیا اور شرافت سے وہ پیپرز وہاج کی طرف بڑھا دیئے۔

وہاج نے پیپرز اس سے لے کر اچھی طرح کھول کر دیکھے۔ یہ اصلی پیپرز تھے۔

وہاج نے سکھ کا سانس لیا اور پیپرز اپنی جیب میں رکھ لیے۔

اگر شرافت سے میری بات مان لیتے تو مجھے تمہاری بیوی اور بیٹے کے ساتھ ایسا کچھ نہ کرنا پڑتا مگر تمہارا قصور نہی ہے اس میں شاہزیب،"یہ سب تو ممانی جان کی تربیت کا اثر ہے۔

مجھے امید ہے تم اپنے بیٹے کی تربیت ایسی نہی کرو گے۔

"زندگی میں دولت ہی سب کچھ نہی ہوتی،رشتے زیادہ اہم ہوتے ہیں۔

پیسے کی بجائے رشتوں کی قدر زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

"پیسہ تو ہاتھ کی میل ہے،پانی کی طرح بہہ جائے گا مگر رشتے ہمیشہ ساتھ رہیں گے،،

امید ہے تم میری بات سمجھ گئے ہو گے۔امید ہے اپنے بیٹے کی تربیت اپنی تربیت جیسی نہی کرو گے۔

کوشش کرو کہ پاکستان واپس آجاو اور ماموں جان سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو۔

ہو سکتا ہے ان کے دل میں تمہارے لیے کوئی نرم گوشہ پیدا ہو جائے اور وہ تمہیں معاف کر دیں۔

"کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ماں،باپ بچوں سے معافی کی امید رکھتے ہیں اور بچے اسے ان کی انا سمجھ بیٹھتے ہیں،،

ابھی بھی کچھ نہی بگڑا،بہت وقت ہے تمہارے پاس،اپنے بیٹے کا مستقبل یہاں رہ کر خراب مت کرو۔

عبداللہ بہت پیارا بچہ ہے۔اسے اپنوں کے پیار کی ضرورت ہے۔

اس کے دل میں اپنے وطن اور اپنوں کی محبت تو ڈال دی ہے تم نے مگر اسے اپنوں سے دور رکھ کر۔

اسے لے کر جاو پاکستان،ملواو اس کے اپنوں سے۔

وہ بچہ ہے شاید کبھی نا بول سکے تم سے مگر میں نے اس کی آنکھوں میں محبت دیکھی ہے سب کے لیے۔

چلتا ہوں، ہو سکے تو میری باتوں پر غور کرنا۔

وہاج اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے عبداللہ کی طرف بڑھا۔

عبداللہ کو گود میں اٹھا کر اسے پیار کیا اور خدا حافظ کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ حنان بھی اس کے ساتھ باہر آ گیا۔

ان کے جاتے ہی شاہزیب تیزی سے اپنی بیوی اور بیٹے کی طرف بڑھا۔

Maryam...listen to me!

مگر اس کی بیوی اسے دھکا دیتے ہوئے اوپر چلی گئی اپنے کمرے میں۔

You are a cheater!

اس کے منہ پر بس یہی الفاظ تھے۔

شاہزیب نے غصے سے ٹیبل کو ٹھوکر ماری۔ تم دونوں کو میں چھوڑنے والا نہیں۔

عبداللہ شاہزیب کے پاس آ گیا۔

بابا آپ کو چوٹ تو نہیں لگی؟

مام آپ سے کیوں ناراض ہیں؟

کچھ نہیں بیٹا آپ جاؤ اپنے کمرے میں، بابا کچھ دیر تک گھر واپس آئیں گے۔

شاہزیب اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھا تا کہ اپنی بیوی سے بات کر سکے مگر وہ کمرے کا دروازہ بند کیے بیٹھی تھی۔

"میری گاڑی میں چلیں ہوٹل!

حنان نے وہاج کو لفٹ کی آفر دی۔

وہاج مسکرا دیا۔

اگر میں ناں کہہ دوں تو؟

تو پھر میں یہ طریقہ اپنا لوں گا۔حنان نے اس کے سامنے شاہزیب کی گن لہرائی۔

وہاج مسکرا دیا، نہی مجھے پہلے والی آفر واپس دے دو۔ میری فلائٹ ہے آج رات۔

ہممم گڈ۔۔۔حنان نے قہقہ لگایا۔

اگر آپ پیار سے مان جاتے تو مجھے یہ دھمکی نا لگانی پڑتی۔

دونوں مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئے۔حنان نے گاڑی ہوٹل کی طرف بڑھا دی۔

اب تو بتا دو آخر تم میرے بارے میں سب کیسے جانتے ہو حنان؟

اب تو سب ٹھیک ہو چکا ہے۔

جیسے ہی حنان نے گاڑی ہوٹل کے باہر پارک کی وہاج نے سوال کر ڈالا یہ سوچتے ہوئے کہ پتہ نہی دوبارہ ملاقات ہو یا نہ ہو۔

حنان نے فقط مسکرانے پر اکتفا کیا۔

اسے مسکراتے دیکھ وہاج نے افسوس سے سر ہلایا۔ مطلب تم نہی بتانے والے۔

اگر ہم دوبارہ ملے تو ضرور بتاوں گا،

حنان کے جواب پر وہاج گاڑی سے باہر نکل گیا، پھر واپس پلٹا۔

Thanks!

بس اتنا بولتے ہوئے وہاج ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔

حنان نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی مگر اسی وقت اس کے فون پر منال کی کال آنے گی۔

حنان نے گاڑی سائیڈ پر پارک کی اور منال کی کال پک کی۔

ہیلو۔۔۔حنان کے کانوں میں ایک مردانہ آواز گونجی۔

آواز تو پہچان لی ہو گی ملک حنان!

غصے سے حنان کی رگیں تن گئیں وہ گاڑی سے باہر نکل گیا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟

حنان غصے سے چلایا۔

دوسری طرف سے قہقہ بلند ہوا۔

ہمت تو ابھی دیکھی ہی نہی تم نے ملک حنان!

www.urdunovelsmania.com

ویسے تمہیں داد تو دینی پڑے گی میری ہمت کی۔

اب آئے گا شکار پنجرے میں!

.بہت شوق ہے نہ تمہیں دوسروں کی کمزوری کا فائدہ اٹھانا کا،اب تمہاری کمزوری میرے قبضے میں ہے۔

ہمت ہے تو آکر بچا لو اپنی بیوی اور بیٹی کو۔

"اگر میری بیوی اور بیٹی کو ہاتھ بھی لگایا تو میں تمہاری جان لے لوں گا شاہزیب۔۔حنان غصے سے چلایا۔

ہاتھ تو لگانا پڑا مجھے اس کے ہاتھ پیر باندھنے کے لیے،.بہت پھڑ پھڑا رہی تھی۔

حنان۔۔۔حنان۔۔۔بس تمہارے نام کی رٹ لگا رکھی تھی اس نے۔.بہت مشکل سے سلایا ہے اسے۔آخری بات پر شاہزیب نے قہقہ لگایا۔

تمہاری بیٹی بھی سو رہی ہے آرام سے۔۔۔پورا فیڈر خالی کر دیا اس نے۔

شاہزیب کے سر پر جنون سا سوار تھا۔

حنان غصے سے چلایا۔

"اگر میری بیوی یا بیٹی دونوں میں سے کسی کو کوئی نقصان پہنچا تو میں تمہاری جان لے لوں گا یہ بات یاد رکھنا،

کیا چاہیے تمہیں؟

حنان غصے سے دھاڑا۔

یہ ہوئی ناں بات،شاہزیب ہنستے ہوئے بولا۔

مجھے وہ پیپرز واپس چاہیے!

اگلے ہی پل شاہزیب سنجیدگی سے بولا۔

"مل جائیں گے مگر میری بات یاد رکھنا تم، میری بیوی اور بیٹی کو کچھ نہی ہونا چاہیے۔

اگر تم وقت پر پہنچ گئے تو ٹھیک۔۔۔ورنہ نقصان کے زمہ دار تم خود ہو گے ملک حنان!

شاہزیب نے کال کاٹ دی۔

حنان نے غصے سے فون گاڑی کی سیٹ پر پھینک دیا۔

****

یہ بتاو کام ہو گایا نہیں۔۔۔اگر وہ پیپرز تم نے وہاج سے واپس نہی لیے تو ہم دونوں کے لیے بہت بڑا مسلہ ہو جائے گا۔

مسز حسن رازدانہ انداز میں شاہزیب سے بات کرنے میں مصروف تھیں۔

ممی آپ فکر مت کریں۔ہر کسی کو اپنی فیملی بہت پیاری ہوتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ملک حنان وہاج سے وہ پیپرز ضرور واپس لائے گا۔

ملک حنان!

یہ کون ہے۔۔۔؟

مسز حسن ناسمجھی کے انداز میں بولیں۔

یہ نام میں پہلے بھی کہی سن چکی ہوں مگر یاد نہی کہاں۔

پتہ نہی ممی یہ کون ہے، ہر وقت وہاج کے ساتھ رہتا ہے سایے کی طرح۔

اسی کی وجہ سے اب تک میں وہاج کا کام تمام نہی کر پایا۔ ورنہ آج تک میرے ہاتھ سے کوئی شکار بچا نہی کبھی۔

جو بھی کرنا ہے جلدی کرو شاہزیب۔۔۔یہاں ایک نئی مصیبت کھڑی ہو گئی ہے۔

منیبہ نے عمارہ کو جان سے مارنے کی کوشش کی ہے۔ کل رات سے وہ ہاسپٹل میں ہے۔ اگر مر کھپ گئی

ناں تو لینے کے دینے پڑیں گے۔

میں جانتی ہوں وہاج چپ نہی بیٹھے گا، جیسے ہی وہ یہاں آئے گا پولیس کاروائی کرائے گا۔

اگر منیبہ کو حملہ کرتے دیکھ لیا ہو عمارہ نے تو بہت بڑی مصیبت ہو جائے گی۔

منیبہ تو جیل جائے ہی گی ساتھ میں بھی۔۔۔ عمارہ کی طلاق چھپانے کے جرم میں۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا ممی!

سب ٹھیک ہی ہو گا، جیسا آپ چاہتی ہیں۔

وہاج پاکستان واپس نہی پہنچ سکے گا یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔

آپ یہ سب سوچنا بند کریں اور ریلکس رہیں۔ کہی ایسا نا ہو کسی کو آپ پر شک ہو جائے۔

مجھ سے بات کرنے سے بھی گریز کریں۔

اب میں کال کاٹ رہا ہوں۔۔۔ خدا حافظ

ٹھیک ہے۔۔۔!

مسز حسن جیسے ہی ریسور رکھ کر واپس پلٹیں پیچھے حسن صاحب کھڑے تھے۔

مسز حسن کے ہاتھ، پیر پھولنے لگے اور چہرہ پسینے سے بھرنے لگا۔

آآآآپپپ۔۔۔۔ ککککب آئے؟

مسز حسن کے لیے ایک ایک لفظ بولنا محال ہو رہا تھا۔

حسن صاحب چہرے پر سنجیدگی لیے پلٹے اور اپنی گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔

بس ابھی ابھی جب تم فون پر باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

ان کے جواب پر مسز حسن کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

وہ میں عاصم سے بات کر رہی تھی۔وہ انیسہ سے ناراض ہو کر جو چلا گیا تھا۔

میں نے سوچا میں خود بات کر لوں اس سے!

ککککیسی طبیعت ہے اب عمارہ کی؟

مسز حسن بات بدلتے ہوئے بولیں۔

پہلے سے بہتر ہے اب وہ، لیکن یہ عاصم کس بات پر ناراض ہے انیسہ سے؟

وہ انیسہ سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا بس اسی لیے، آپ تو جانتے ہیں انیسہ کتنی ضدی ہے۔

عاصم چاہتا تھا کہ وہ گھر چلے اس کے ساتھ مگر انیسہ نے انکار کر دیا کیونکہ وہ کچھ دن اور منیبہ کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔

یہ سب کب ہوا اور کسی نے مجھے بتانا ضروری نہی سمجھا؟

حسن صاحب غصے اور صدمے کی ملی جلی کیفیت میں بولے۔

وہ چھوٹی سی بات تھی حسن صاحب!

کیا یہ چھوٹی سی بات لگتی ہے تمہیں؟

سمجھاو انیسہ کو اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔

"عورت کا حقیقی گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے،،

تم نے سمجھایا نہی اسے؟

وہ میں بس سمجھانے ہی والی تھی اسے۔۔۔۔

کب؟

کب سمجھاو گی؟

جب سب کچھ لٹ جائے گا، تمہیں اسی وقت انیسہ کو عاصم کے ساتھ گھر بھیجنا چاہیے تھا۔

"عورت جب مرد کی انا کو آزمانے لگے تو انا جیت جاتی ہے اور رشتے ہار جاتے ہیں،،

حسن صاحب شدید غصے میں لگ رہے تھے۔

جی جی میں اس کو ابھی بھیجتی ہوں گھر۔۔۔ آپ غصہ مت کریں۔ وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئیں۔

انیسہ کے کمرے میں پہنچیں تو عاصم وہاں پہلے سے ہی موجود تھا۔

اچھا ہوا عاصم تم آ گئے۔۔۔ میں انیسہ کو گھر بھیجنے ہی والی تھی۔

میاں، بیوی میں چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہو جاتی ہیں۔ اس طرح ناراض نہی ہونا چاہیے ایک دوسرے کو۔

عاصم مسکرا دیا۔

جی۔۔بلکل سہی کہا آپ نے آنٹی جی!

مگر میں ان مردوں میں سے نہی ہوں جو اپنی بیوی کو ماں، باپ پر ترجیح دیتے ہیں۔

کچھ لوگوں کی سچائی وقت سے پہلے ہی سامنے آجاتی ہے۔

یہ تو بہت اچھا ہوا میرے لیے کہ انیسہ کی سچائی وقت پر میرے سامنے آ گئی ورنہ ساری زندگی پچھتانا پڑ سکتا تھا مجھے۔

"جس عورت کی نظر میں میرے باپ کی کوئی قدر نہی، اس عورت کے ساتھ میں پوری زندگی نہی گزار سکتا،،

کیا مطلب میں سمجھی نہی بیٹا۔۔۔ مسز حسن کی گھبراہٹ ان کے چہرے پر واضح نظر آ رہی تھی۔

آئِیے میں سمجھاتا ہوں آپ کو!

وہاج کمرے سے باہر نکل گیا اور انیسہ کا نام پکارنے لگا۔

انیسہ۔۔۔۔انیسہ!

انیسہ اپنے نام کی پکار سن کر وہاں آ پہنچی اور اس کے ساتھ ولی، حسن صاحب اور منیبہ بھی باہر آ گئے۔

عاصم کو سامنے دیکھ کر انیسہ نے گردن غرور سے اکڑائی اور منہ دوسری طرف موڑ لیا۔

مسز حسن انیسہ کے پاس آ رکیں۔

دیکھا ممی آپ نے آ گیا ناں مجھے منانے، میں جانتی تھی عاصم میرے بغیر نہی رہ سکتا۔

وہ اپنی ماں کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی، مسز حسن نے اسے گھورا۔

اچھا ہوا آپ سب یہاں آ گئے ہیں!

مجھے معاف کیجئیے گا انکل مگر اب میں یہ رشتہ مزید نہی نبھا سکتا۔

یہ رہے طلاق کے پیپرز۔۔۔۔

انیسہ حسن میں ان سب گواہوں کے سامنے تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔

طلاق دیتا ہوں۔۔۔

طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔

انیسہ کے چہرے کا رنگ فق پڑ گیا عاصم کے الفاظ سن کر۔

وہ لڑکھڑاتی ہوئی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔

عاصم۔۔۔۔ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟

اس کے مزید بولنے سے پہلے ہی عاصم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

www.urdunovelsmania.com

"جو عورت اپنے شوہر کی فرمانبردار نہی بن سکتی، وہ زندگی بھر ساتھ کیا نبھائے گی،،

اب آرام سے زندگی گزارو اپنی بہن کے ساتھ۔۔۔

خدا حافظ!

عاصم حسن صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

مسز حسن اور باقی سب جہاں کھڑے تھے وہی کھڑے رہ گئے۔

حسن صاحب وہ پیپرز میز پر رکھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

مسز حسن اور منیبہ دونوں انیسہ کی طرف بڑھیں مگر انیسہ سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی اپنے کمرے میں چل گئی۔

****

باقی آخری قسط میں، امید ہے آج کی اپیسوڈ اچھی لگی ہو گی آپ سب کو۔

انیسہ کے ساتھ جو ہوا بہت برا ہوا، دراصل اس کا قصور نہی اس میں۔۔۔ قصور اس کی تربیت کا ہے۔۔ مسز حسن نے جیسی تربیت کی بیٹی کی اس کا انجام ایسا ہی ہونا تھا۔

باقی حنان کیسے بچائے گا منال اور جنت کو اور وہاج کھودے پھر سے وہ پیپرز یا پھر حنان چلے گا شاہزیب کے ساتھ چلے گا کوئی چال؟؟؟؟؟

یہ سب پتہ چلے گا آخری قسط میں۔

#قسمت_کا_لکھا

#از_خانزادی

#قسط_27

---

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

حنان کچھ دیر بعد ہی اپنے فلیٹ واپس پہنچ گیا۔

ڈور بیل بجی تو شاہزیب نے دروازہ کھولا۔

حنان اندر داخل ہو گیا۔

منال اور جنت کہاں ہیں؟

اندر آتے ہی حنان نے پہلا سوال منال اور جنت کے بارے میں کیا۔

تم یہ بتاؤ پیپرز لائے ہو کہ نہیں؟

شاہزیب اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

وہ پیپرز میں اپنے ساتھ لایا ہوں، پہلے مجھے میری بیوی اور بیٹی کو دیکھنا ہے۔

حنان کے جواب پر شاہزیب کے چہرے کے تیور بگڑے مگر اگلے ہی پل وہ مسکرا دیا۔

ٹھیک ہے جاؤ دیکھ لو مگر دور سے!

حنان نے بہت مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیا۔

جیسے ہی شاہزیب نے کمرے کا دروازہ کھولا سامنے کا منظر دیکھ کر حنان کا خون کھول اٹھا۔

منال فرش پر بے ترتیب گری ہوئی تھی اور جنت بھی اس کے پاس لیٹی تھی۔

حنان تڑپ کر ان کی طرف بڑھا مگر شاہزیب اس سے پہلے ہی راستے میں آ گیا اور گن کا رخ منال کی طرف موڑ دیا۔

نہیں ملک حنان۔۔۔ کہا تھا نہ بس دور سے!

پہلے مجھے وہ پیپرز دو!

حنان اس وقت ضبط کی انتہاؤں پر تھا، اس نے اپنے بڑھتے قدم وہی روک دیئے۔

جیب سے پیپرز نکال کر شاہزیب کی طرف اچھال دیئے۔

شاہزیب نے بے چینی سے وہ پیپرز اٹھائے اور جلدی سے کچن کی طرف بڑھا کیبن سے لائیٹر نکال کر وہ پیپرز جلا دیئے۔

یہ کیا کر دیا تم نے شاہزیب؟

حنان غصے سے چلایا۔اس کے کمرے سے باہر آنے پر حنان بھی اس کے پیچھے چلا آیا۔

تم چپ رہو یہ تمہارا معاملہ نہی ہے ملک حنان۔۔۔

یہ میرا اور میری فیملی کا مسلہ ہے۔تم اس معاملے سے دور ہی رہو تو بہتر ہے۔

بہت کر لی تم نے وہاج کی مدد،اب اس معاملے کو یہی بھول جاو۔

اپنی بیوی اور بیٹی کو سنبھالو!

یہی تمہارے لیے بہتر ہو گا۔

ویسے تم نے میری اتنی مدد کی ہے تمہیں انعام تو ملنا چاہیے ملک حنان۔۔۔

کیا خیال ہے؟

شاہزیب آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

تمہیں پیپرز چاہیے تھے وہ میں دے چکا ہوں،حساب برابر۔

اب جاو یہاں سے شاہزیب!

حنان دبی سی آواز میں بولا۔

ایسے کیسے ابھی تو بہت سے حساب باقی ہیں تمہارے ساتھ،شاہزیب نے مسکراتے ہوئے گن کا رخ حنان کی طرف موڑا۔

بہت ستایا ہے تم نے مجھے،ہر بار،ہر بار!

ہر بار جب بھی میں نے وہاج کو راستے سے ہٹانا چاہا تم راستے میں آ گئے۔

جب راستے کا پتھر بار بار راستے میں چلنے والوں کے لیے رکاوٹ بننے لگے تو اسے راستے سے ہٹانے میں ہی بہتری ہوتی ہے۔

تم میرے راستے کا پتھر بن چکے ہو، تمہیں راستے سے ہٹانا بہت ضروری ہو چکا ہے۔

میں جانتا ہوں یہ کہانی یہی ختم نہی ہونے دے گا وہاج۔

مجھ پر مقدمہ چلائے گا وہ، کسی نا کسی طرح وہ اس طلاق کا ثبوت ڈھونڈ ہی نکالے گا۔

یہ سب بعد کی باتیں ہیں،وہاج سے تو میں نمٹ لوں گا مگر اس سے پہلے میں تم سے نمٹ لوں زرا۔

بس اتنا ہی کہنا تھا اور شاہزیب نے حنان پر گولی چلا دی۔

ایک,دو اور تین۔۔۔

تین گولیاں ایک ساتھ!

مگر حنان کو تو ایک بھی گولی نہی لگی،وہ سینے پر دونوں بازو فولڈ کیے شاہزیب پر کڑی نگاہیں گاڑے کھڑا تھا۔

چہرے پر گہری سنجیدگی اور غصہ چھایا ہوا تھا۔

گولی نا چلنے پر شاہزیب کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور ایک گیا۔

شاہزیب کے ہاتھ کانپنے لگے، اس نے اچھی طرح گن دیکھی تو وہ خالی تھی۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

شاہزیب کا سر چکرانے لگا۔

جس وقت شاہزیب کیبنز سے لیٹر ڈھونڈنے میں مصروف تھا۔ بے وقوفی میں اس نے گن شیلف پر رکھ دی اور اس موقع کا فائدہ حنان نے بھرپور انداز میں اٹھایا۔

"Game Over!

حنان غصے سے بولتے ہوئے شاہزیب کی طرف بڑھا اور اسے گریبان سے کھینچتے ہوئے کچن سے باہر لے گیا۔

حنان کے اس طرح اچانک حملہ کرنے پر شاہزیب سنبھل نہ سکا اور اس کے ساتھ کھینچتا چلا گیا۔

حنان نے اس کے منہ پر پوری قوت سے زوردار گھونسا رسید کیا۔

شاہزیب کا سر دیوار میں جا لگا۔

حنان اس پر ایک کے بعد ایک وار کرتا چلا گیا۔

شاہزیب کی حالت بری ہو رہی تھی مگر حنان رکنے کا نام ہی نہی لے رہا تھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری منال کو ہاتھ لگانے کی، تمہاری ہمت کیسے ہوئے میری پھول سی جنت کے ساتھ ایسا گھٹیا سلوک کرنے کی،

بس یہی الفاظ بولے جارہا تھا حنان اور شاہزیب کو پیٹ رہا تھا۔

شاہزیب کے ماتھا دیوار سے ٹکرانے پر زخمی ہو چکا تھا اور خون نکل رہا تھا مگر حنان کو اس پر ترس نہی آیا۔

حنان بس کسی جنون کے تحت اس پر وار کرتا جارہا تھا۔

شاید وہ شاہزیب کو آج مار ہی ڈالتا اگر آچانک پولیس سیڑھیوں کا دروازہ توڑ کر گھر میں داخل نہ ہوتی۔

حنان چھوڑ دو اسے جان سے مارو گے کیا؟

وہاج کی آواز پر بھی حنان نہی رکا۔

ہاں میں اسے جان سے ماردو گا آج،اس کا گناہ بہت بڑا ہے۔

اس نے ملک حنان کی بیوی اور بیٹی کو ٹارچر کیا ہے اگر میں اسے جان سے بھی ماردوں تب بھی مجھے چین نہی ملے گا۔

حنان کسی صورت شاہزیب کو معاف کرنے والا نہی تھا۔

آخر کار دو پولیس آفیسرز نے آگے بڑھ کر بے قابو ہوتے حنان کو تھام لیا۔

وہاج نے آگے بڑھ کر حنان کو بازو سے تھام کر اپنی طرف متوجہ کیا۔

حنان پولیس آگئی ہے اسے دیکھ لے گی تم ریلیکس ہو جاو پلیز۔

وہاج نے اس کا کندھا تھپتپایا۔۔

پولیس شاہزیب کو ہتھ کڑی پہناتے ہوئے سہارا دے کر گھر سے باہر نکل گئی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

حنان کچھ یاد آنے پر تیزی سے کمرے کی طرف بڑھا۔

جنت کو اٹھا کر سینے سے لگالیا اس کا ماتھا چوما اور اسے جھولے میں لٹا کر منال کی طرف بڑھا۔

منال کو بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹا دیا اور منال کے ماتھے پر ہونٹ رکھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہاج پانی کا گلاس لے کر حنان کی کی طرف بڑھا۔

یہ پانی پی لو تھک گئے ہو لڑائی کر کے۔

اگر آپ نہ آتے تو میں اس کی جان لے لیتا، حنان پانی کا گلاس تھام کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

لیکن آپ یہاں آئے کیسے؟

میرا مطلب آپ کو کیسے پتہ چلا شاہزیب یہاں ہے؟ حنان یاد آنے پر چونک کر بولا۔

وہاج مسکرا دیا۔

جب تم مجھے ہوٹل ڈراپ کر گاڑی سے باہر نکل کر فون پر مصروف تھے۔ تب ہی میں سمجھ گیا ضرور کوئی پریشانی ہے۔

میں نے شاہزیب کو کال ملائی تو اس کا فون گھر پر ہی تھا۔ اس کی بیوی نے کال پک کی اور مجھے بتایا کہ شاہزیب حنان کے گھر گیا ہے۔ تب ہی مجھے اندازہ ہو گیا کہ تم کیوں پریشان ہو گے۔

میں سب سے پہلے پولیس سٹیشن پہنچا، پولیس کو اپنا بیان ریکارڈ کیا اور مدد کی التجا کی۔

پھر پولیس کو ساتھ لیے سیڑھیوں کے راستے تمہارے فلیٹ میں داخل ہو گیا۔

لیکن ایک بات مجھے سمجھ نہی آئی حنان؟

کیا۔۔۔؟

حنان حیرانگی سے بولا۔

وہ یہ کہ اگر شاہزیب کو وہ پیپرز چاہیے تھے تو تم نے مجھ سے بات کرنا بھی ضروری نہی سمجھا،اگر کچھ ہو جاتا تو؟

کچھ ہوا تو نہی ناں!

میں نے ویسے ہی کوئی پیپرز انویلپ میں ڈال کر شاہزیب کی طرف بڑھائے اور اس بے وقوف نے بنا دیکھے ہی وہ پیپرز جلا دیئے۔

اگر وہ پیپر کھول کر دیکھ لیتا تو؟

تو بھی میں اس سے نمٹ لیتا۔بہت محنت سے وہ پیپرز آپ کو ملیں ہیں۔میں کسی بھی قیمت پر انہیں کھونا نہی چاہتا تھا۔

کیا وہ پیپرز تمہاری فیملی کی جان سے زیادہ قیمتی تھے حنان؟

جو تم نے اتنا بڑا اقدم بڑھایا۔

نہی۔۔۔لیکن میں کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہی جانے دینا چاہتا تھا۔اسی لیے میں نے سوچا کوشش کرنے میں کیا حرج ہے اور میری کوشش ناکام نہی ہوئی۔نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔حنان لاپرواہی سے کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

"میری سمجھ سے باہر ہو تم!

وہاج مسکرا کر بولتے ہوئے فون کان سے لگاتے ہوئے ٹیرس کی طرف بڑھ گیا۔

جی ڈیڈ بس آرہا ہوں کچھ دیر تک کہتے ہوئے وہاج واپس حنان کے پاس آیا۔

کیا اب بھی نہی بتاوگے کہ میری مدد کیوں کی تم نے؟

وہاج کے سوال پر حنان مسکرا دیا۔

جب پتہ ہے تو پوچھ کیوں رہے ہیں۔ میرا جواب اب بھی ناں ہی ہے۔

وہاج فون جیب میں رکھتے ہوئے مسکرا دیا۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی!

اب مجھے چلنا ہو گا چند گھنٹوں بعد میری فلائٹ ہے پاکستان کے لیے۔

بیسٹ آف لک۔۔۔ خیریت سے جائیں، حنان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

کیا ہم دوبارہ ملیں گے؟

وہاج کے سوال پر حنان کو حیرت ہوئی۔

"اگر قسمت میں لکھا ہوا تو ضرور ملیں گے وہاج بھائی،،

وہاج مسکرا دیا، اسے حنان کا وہاج بھائی کہنا بہت اچھا لگا۔

تو ٹھیک ہے میں اس پل کا انتظار رہے گا۔

مجھے بھی!

حنان اٹھ کر وہاج کے گلے لگ گیا۔ خدا حافظ

وہاج نے پہلے حیرت سے حنان کو دیکھا پھر مسکراتے ہوئے خدا حافظ بول کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا وعدہ مکمل ہوا"

حنان گہری سانس لیتے ہوئے صوفے پر گر سا گیا۔

فون پر کسی کا نمبر ڈائل کیا۔

ہو گیا بھئی تمہارا کام، اب تو خوش ہو ناں؟

دوسری طرف کسی کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ پھیل گئی۔

بہت بہت شکریہ جناب کا!

اگر تم ساتھ نہ دیتے تو پتہ نہی کیا ہوتا، دوسری طرف سے بہت مودبانہ میں شکریہ ادا کیا گیا۔

دوست بھی کہتے ہو اور شکریہ بھی ادا کرتے ہو بھاڑ میں جاؤ تم!

حنان غصے سے بولا۔

اچھا بابا سوری۔۔۔۔ کوئی احسان نہی کیا مجھ پر دوستی کا فرض نبھایا ہے تم نے گھٹیا انسان، اب ٹھیک ہے؟

حنان نے فون کان سے ہٹا کر گہری سانس لی اور ساتھ ہی دونوں کا قہقہ گونجا۔

ہاں اب ٹھیک ہے، حنان ہنستے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے میں اب تھک گیا ہوں تھوڑا آرام کر لوں پھر بات کرتا ہوں۔

اوکے۔۔۔دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی۔

(یہ حنان کس سے بات کر رہا تھا؟کون ہو سکتا ہے یہ؟یہ جاننے کے لیے آپ کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا 😕

ارے نہی نہی گھبرائیے مت 😉

اسی ایپیسوڈ میں آپ ملیں گے اس شخص سے جو حنان کا دوست ہے۔جس کے کہنے پر حنان سائے کی طرح وہاج کے ساتھ رہا،اس کی مدد کی۔تو جاننے کے لیے پڑھیں بقیہ قسط 😉)

حنان کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

رات کے آخری پہر اس کی آنکھ کھلی جنت اس کے گال پر تھپتھپاتے ہوئے بابا،بابا بول رہی تھی۔

حنان تیزی سے اٹھ بیٹھا اور جنت کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگائے اور اسے سینے سے لگا لیا۔

میری ننھی سی معصوم جان،حنان کے ایسا بولنے پر جنت کھلکھلا اٹھی۔

حنان کی نظر منال پر پڑی جو سر پر ہاتھ رکھے ہوش میں آ رہی تھی۔

حنان نے آگے بڑھ کر منال کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو منال ڈر کر اٹھ بیٹھی اور حنان سے لپٹ گئی۔

حنان آپ کہاں چلے گئے تھے؟

آپ کو پتہ ہے اس نے ہماری جنت کے ساتھ کیا کیا؟

ششش۔۔۔منال اب سب ٹھیک ہے میری جان پلیز ریلیکس ہو جاو،حنان اس کا بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی دینے لگا۔

یہ دیکھو جنت بلکل ٹھیک ہے ادھر دیکھو۔

حنان نے اسے خود سے الگ کیا تو منال کی نظر گم سم سی جنت پر پڑی۔یقیناً وہ ماں کو روتے دیکھ گھبرا گئی تھی۔

منال نے آگے بڑھ کر اسے گود میں لیا اور آنسو بہانے لگی۔

حنان نے منال کی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کیے اور مسکرا دیا۔

منال اب سب ٹھیک ہے۔ گھبرانے کی ضرورت نہی ہے۔اب وہ گھٹیا انسان جیل کی سلاخوں میں ہے۔

میں ہوں تمہارے پاس!

چلو جا کر تیار ہو جاو باہر چلتے ہیں کھانا کھانے۔بہت بھوک لگی ہے یار صبح ناشتہ کیا تھا بس۔

ٹھیک ہے۔۔۔منال مسکرا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

تینوں تیار ہو کر باہر کی طرف بڑھے گاڑی میں بیٹھ کر ریسٹورنٹ کے لیے روانہ ہو گئے۔

اب سے سارا ٹائم میری فیملی کے نام،حنان گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے باہر روکتے ہوئے بولا اور تینوں اندر کی طرف بڑھ گئے۔

٭٭

وہاج نے ہوٹل پہنچ کر ساری بات احمد صاحب کو بتا دی۔ ان کو شدید افسوس ہوا شاہزیب کی حرکت اور گرفتاری پر۔

بس تھوڑی دیر کے لیے!

وہ اب بیٹے کی آنے والی خوشیوں کی دعا مانگنے لگے۔

رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ شکاگو ائیر پورٹ کے لیے نکل پڑے۔

چند گھنٹوں بعد ان کی فلائٹ پاکستان کے لیے روانہ ہو گئی۔

لمبے سفر کے بعد آخر کار وہ لوگ پاکستان پہنچ ہی گئے۔

وہاج کے چہرے پر خوشی کے تاثرات تو تھے ہی مگر دوسری طرف عمارہ کو ہاسپٹل میں دیکھنا اس کے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔

ائیر پورٹ سے ہاسپٹل پہنچنے تک کا ایک ایک لمحہ وہاج کو بھاری محسوس ہو رہا تھا۔ وہ جلد از جلد عمارہ تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔

جیسے ہی گاڑی ہاسپٹل کے باہر رکی وہاج تیزی سے اندر کی طرف بڑھا جبکہ احمد صاحب گاڑی سے بیگز باہر نکال کر کرایہ ادا کرنے لگے تب ہی حمزہ وہاں آ گیا اور ان سے بیگز لے کر اندر کی طرف بڑھا۔

وہاج دروازہ ناک کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

وہاج کو آتے دیکھ عمارہ کا چہرہ کھل اٹھا۔وہاج کو آتے دیکھ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

مسز احمد کی بھی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا اچانک بیٹے کو دیکھ کر۔

وہاج ان سے لپٹ گیا، مسز احمد کی آنکھیں خوشی سے جھلک اٹھیں۔

بہت اچھا ہوا تم آ گئے وہاج لیکن وہ پیپرز؟

وہ وہاج کو خود سے الگ کرتی ہوئی پریشانی میں بولیں۔

وہ پیپرز میرے پاس ہیں مام آپ فکر مت کریں سب ٹھیک ہے اب۔

وہاج مسکراتے ہوئے عمارہ کی بڑھا۔

کیسی طبیعت ہے اب میری وائف کی؟

عمارہ مسکرا دی۔

آپ آ گئے ہیں تو اب جلدی ٹھیک ہو جاوں گی۔

اسلام و علیکم!

احمد صاحب کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولے۔

سب نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا اور سلام کا جواب دیا۔

وہ آگے بڑھے اور عمارہ کے سر پر ہاتھ رکھا، کیسی طبیعت ہے اب میری بیٹی کی؟

پہلے سے بہتر ہوں پھوپھا جان، عمارہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

بیٹا اب پھو پھو جان کہنے کی عادت چھوڑ کر بابا جان کہنے کی عادت ڈال لو۔

جی بابا جان۔۔۔ عمارہ مسکراتے ہوئے بولی۔

بیگم صاحبہ آپ کیسی ہیں؟

احمد صاحب مسز احمد کی طرف بڑھے وہ صوفے پر بیٹھی سب دیکھ رہی تھیں۔

احمد صاحب بھی وہی آ کر بیٹھ گئے۔

شکر ہے اللہ کا آپ لوگ خیریت سے واپس آ گئے اب میں ٹھیک ہوں۔

میرا خیال ہے ہمیں باہر چلنا چاہیے بچوں کو اکیلا چھوڑ دینا چاہیے کچھ دیر کے لیے، احمد صاحب سرگوشی کے انداز میں بولے تو مسز احمد مسکرا دیں۔

وہاج تم بیٹھو عمارہ کے پاس ہم لوگ ڈاکٹر سے مل کر آتے ہیں مسز احمد بول کر باہر کی طرف بڑھ گئیں اور احمد صاحب بھی۔

عمارہ یہ سب ہوا کیسے، کچھ یاد ہے تمہیں؟

نہی وہاج مجھے کچھ یاد نہی، کمرے میں اندھیرا تھا میں سو رہی تھی جب مجھ پر اچانک حملہ ہوا۔ اس کے بعد میری ہاسپٹل میں آنکھ کھلی۔

لیکن مجھے پتہ چل چکا ہے وہ کون ہے!

کون؟

عمارہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔

وہ منیبہ تھی جس نے تم پر حملہ کیا"

نہی وہاج آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے منیبہ ایسا کیوں کرے گی۔

عمارہ تم بہت بھولی ہو،وہاج اس کے دائیں گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

"حسد، جلن اور بدلے کی آگ میں منیبہ نے یہ سب کچھ کیا ہے،ایسے لوگ اپنے مقصد کے لیے کسی کی جان لینے سے بھی گریز نہی کرتے،،

میں منیبہ کو کسی صورت معاف نہی کروں گا،اسے جیل جانا ہو گا اور وہ بھی آج۔

نہی وہاج آپ ایسا کچھ نہی کریں گے آپ کو میری قسم!

چاچو جان کے دل پر کیا گزرے گی جب منیبہ جیل جائے گی۔سارا خاندان اور محلے کے لوگ طرح طرح کی باتیں بنائیں گے۔اس کی تو زندگی تباہ ہو جائے گی۔

دیکھو تمہیں ابھی بھی منیبہ کی فکر ہے جبکہ اس نے تمہیں جان سے مارنے کی کوشش کی ہے۔وہاج افسوس میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔

رہنے دیں ناں آپ، میری خاطر!

اور کوئی چارہ بھی نہی ہے میرے پاس،وہاج ناراضگی سے بولا۔

"جب آپ میرے ساتھ ہیں تو مجھے اب کوئی فرق نہی پڑتا کوئی مجھ سے نفرت کرے یا محبت، میری ذات کی ساری خوشیاں بس آپ سے جڑی ہیں اب"

"میرے لیے بس آپ کی محبت ہی کافی ہے"

عمارہ کے اقرار پر وہاج مسکرا دیا۔

یہاں سے اب ہم اپنے گھر جائیں گے اس گھر سے اب ہمارا کوئی رشتہ نہی ہے، اب میں مزید اس بارے میں کچھ نہی سنوں گا بس۔

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی، مجھے آپ کے حکم کی پاسداری کرنی ہے۔ عمارہ مسکراتے ہوئے بولی۔

کمرے کا دروازہ ناک ہوا، حمزہ مسکراتے ہوئے اندر آیا۔

کیسے ہیں بھائی؟

وہ مسکراتے ہوئے وہاج کی طرف بڑھا۔

وہ دونوں گلے ملتے ہوئے مسکرا دئیے۔

میں ٹھیک ہوں حمزہ تم کیسے ہو اور بہت شکریہ تمہارا، تم نے مام اور عمارہ کا اتنا خیال رکھا۔

کیا بات کر رہے ہیں آپ وہاج بھائی میرا بھی ان سے کوئی رشتہ ہے۔ ایسا بول کر مجھے شرمندہ تو نا کریں۔

میں کھانا لایا ہوں آپ سب کے لیے، آپ فریش ہو جائیں تب تک پھوپھو اور پھوپھا جان بھی آجائیں گے۔

وہاج اٹھ کر ہاتھ منہ دھونے چلا گیا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

واپس آیا تو مسز احمد کھانا لگا چکی تھیں۔

سب مل کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

****

کھانا کھا کر تیار ہو جاو ہمیں ہاسپٹل جانا ہے عمارہ کی خبر لینے اور حمزہ کا فون آیا تھا وہاج اور احمد واپس آ گئے ہیں امریکہ سے۔

حسن صاحب کی آواز پر مسز حسن کے ہاتھ سے چمچ پلیٹ میں گر گیا۔

کککیا۔۔۔۔؟

اتنی جلدی!

ہاں وہ لوگ واپس آ گئے ہیں، تم کیوں پریشان ہو رہی ہو؟

تمہیں تو خوش ہونا چاہیے تمہارے بیٹے کی بے گناہی کا ثبوت نہی ملا ان کو۔

کککیا مطلب حسن صاحب؟

مسز حسن بہت گھبرائی ہوئی لگ رہی تھیں۔

مطلب یہ کہ ان کو وہ طلاق کے پیپرز نہی ملے وہ لوگ ہار مان چکے ہیں۔

اچھا۔۔۔ہاں وہ تو ہونا ہی تھا،میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ میرا بیٹا بے قصور ہے۔وہ غرور سے گردن اکڑاتے ہوئے بولیں۔

سہی کہا تم نے!

چلو اب جلدی سے تیار ہو جاو۔

ولی اور منیبہ چپ چاپ ان کی باتیں سن رہے تھے۔منیبہ دل ہی دل میں مسکرادی۔

کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں ہاسپٹل کے لیے نکل گئے۔

جیسے ہی وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

وہاج نے بلند آواز ان کو سلام کیا۔مسز حسن وہاج کو دیکھ کر عجیب سے انداز میں مسکرائیں۔

کیسی ہو عمارہ بیٹا؟

حسن صاحب عمارہ کے پاس بیٹھتے ہوئے بولے۔

چاچو جان میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟

اپنی بیٹی کو دیکھ لیا اب میں ٹھیک ہوں۔انہوں نے مسکراتے ہوئے عمارہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

وہاج کمرے سے باہر نکل گیا اور حمزہ بھی۔

کچھ دیر بعد وہاج کمرے سے باہر آیا اور وہ پیپرز حسن صاحب کی طرف بڑھائے۔

یہ لیں ماموں جان میری بے گناہی کا ثبوت!

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

انہوں نے وہ انویلپ تھامتے ہوئے مسز حسن کی طرف دیکھا۔ مسز حسن کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے۔

حسن صاحب نے پیپر دیکھنے کے بعد مسز حسن کی طرف بڑھا دیئے۔

انہوں نے کانپرے ہاتھوں سے وہ پیپرز تھام لیے۔ پیپرز دیکھتے ہی ان کے ہاتھ پیر کانپنے لگے۔

یہ جھوٹ ہے۔۔۔ وہاج تم نے جھوٹے پیپرز بنوائے ہیں، وہ غصے سے وہاج کی طرف بڑھیں مگر حسن صاحب سامنے آر کے اور ایک زوردار تھپڑ ان کے چہرے پر لگایا۔

ماموں جان!

وہاج تیزی سے آگے بڑھا۔

تم ایک انتہائی گھٹیا عورت ہو، سچ سامنے آنے پر بھی تم جھوٹ بول رہی ہو۔

سب جان چکا ہوں میں، تمہاری اور شاہزیب کی ساری باتیں سن چکا ہوں۔

اگر میں چاہتا تو اسی وقت تم سے جواب طلب کر لیتا مگر نہی۔۔۔ مجھے انتظار تھا کہ شاید تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور تم خود مجھے سچ بتا دو۔

مگر نہی تم میں تو احساس نام کی کوئی چیز ہے ہی نہی، تم ایک مطلبی عورت ہو۔

صرف اور صرف دولت کی لالچ میں تم نے عمارہ کی زندگی کے آٹھ سال برباد کر دیئے اور اس کی باقی زندگی برباد کرنا چاہ رہی تھی۔

وہ تو شکر ہے اللہ کا کہ وقت پر تم دونوں کی سچائی سامنے آ گئی۔ ورنہ میں بھی اس گناہ میں برابر کا شریک کہلاتا۔

دراصل غلطی میری بھی ہے میں بزنس چمکانے کے چکر میں اتنا مصروف ہو چکا تھا کہ گھر کی خبر ہی نہی رہی۔

بس یہی میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی کہ میں نے اس عورت پر بھروسہ کیا۔

مسز حسن گال پر ہاتھ رکھے چپ چاپ سب سن رہی تھیں۔

حمزہ جاؤ وہ لے آو!

حسن صاحب کی آواز پر حمزہ کمرے سے باہر نکل گیا اور تھوڑی دیر بعد ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے اندر آیا۔

حسن صاحب وہ پیپرز لے کر عمارہ کی طرف بڑھے۔

بیٹا یہ رہی تمہاری امانت!

میرے بھائی کی بقیہ ساری جائیداد کی وارث تم ہو اور یہ رہی اس اکاونٹ کی چیک بک اور اے ٹی ایم۔۔ جو میں نے تمہارے نام پر بنوایا تھا اور ہر مہینے منافع کی آدھی رقم تمہارے اکاونٹ میں کروادیتا تھا۔ سوچا تھا کہ جب شاہزیب سے تمہاری شادی ہو گی تو تمہیں یہ گفٹ دوں گا مگر قدرت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔

عمارہ نے سوالیہ نگاہوں سے وہاج کی طرف دیکھا۔ وہاج نے سر نفی میں ہلا دیا۔

نہی ماموں جان اس کی ضرورت نہی ہے آپ یہ سب واپس رکھ لیں۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

تمہیں کون دے رہا ہے وہاج۔۔۔یہ سب عمارہ کا ہے تمہارا اس میں کوئی حصہ نہی ہے۔ حسن صاحب مسکراتے ہوئے بولے تو وہاج بھی مسکرا دیا۔

یہ عمارہ کا حق ہے اور حق حقدار تک پہنچانا بہت ضروری ہوتا ہے۔ عمارہ اس جائیداد اور بزنس دونوں میں برابر کی حقدار ہے۔ حسن صاحب اپنی بیوی کی طرف دیکھتے ہوئے بولے جو عمارہ کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھیں۔

ہو سکے تو اپنے چاچو کو معاف کر دینا عمارہ بیٹا، میری غلطی تھی کہ تمہارے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں پر غور نہی کیا کبھی۔ اب مجھے اپنی غلطیوں کا احساس ہو چکا ہے۔

وہ عمارہ کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے۔

نہی چاچو جان آپ ایسا مت بولیں، عمارہ آنسو بہاتے ہوئے بولی۔

تو پھر ٹھیک ہے یہ سب قبول کرو ورنہ میں سمجھوں گا تم نے مجھے معاف نہی کیا۔

عمارہ نے پھر سے وہاج کی طرف دیکھا۔

وہاج نے ہاں کا اشارہ دیا تو عمارہ نے وہ فائلز تھام لیں۔

یہاں سائن بھی کر دو بیٹا، انہوں نے عمارہ کی طرف پین بڑھایا۔ عمارہ نے پین تھام کر سائن کر دیئے۔

فائلز عمارہ کے حوالے کرتے ہوئے وہ وہاج کی طرف بڑھے اگر ہو سکے تو تم بھی مجھے معاف کر دو بیٹا۔

نہی ماموں جان آپ ایسا مت بولیں، آپ بڑے ہیں اور بڑے بچوں سے معافی نہی مانگتے۔

وہاج ان کے گلے لگتے ہوئے بولا۔

اور تم دونوں بھی معاف کر دو گے مجھے، وہ بہن اور بہنوئی کی طرف بڑھے۔

وہ دونوں بھی مسکرا دیئے۔ ہم تو آپ سے کبھی ناراض نہی تھے بھائی صاحب۔

مسز احمد آگے بڑھ کر بھائی کے گلے لگ گئیں۔

چلو اب سب گھر۔۔۔ عمارہ کی طبیعت اب بہتر ہے ڈاکٹر سے بات ہو گئی ہے میری۔

ان کی بات پر سب سوچ میں پڑ گئے۔

کیا ہوا میں نے کچھ غلط بولا کیا؟

سب کو حیران ہوتے دیکھ حسن صاحب پریشانی سے بولے۔

میں چاہتا ہوں کہ عمارہ کی رخصتی اپنے ماں باپ کے گھر سے ہو۔ بلکل ویسے ہی جیسے ایک بیٹی کو رخصت ہونے کا حق ہوتا ہے۔

لیکن ماموں جان!

لیکن ویکن کچھ نہی نہی وہاج۔۔۔ جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔ اب کیا میرا اپنی بیٹی پر اتنا بھی حق نہی ہے کہ اسے دھوم دھام سے رخصت کر سکوں؟

نہی ماموں جان آپ کو پورا حق ہے، جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا۔

تو پھر چلو سب گھر!

ٹھیک ہے بھائی صاحب جیسے آپ کی مرضی، مسز احمد باہر کی طرف بڑھ گئیں۔

عمارہ کو ہاسپٹل سے چھٹی ملی تو سب گھر کے لیے روانہ ہو گئے۔

مسز حسن جلتی بھنتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

پورا گھر جگمگاتی روشنیوں سے سجا دیا گیا۔ ٹھیک تین دن بعد آج عمارہ اور وہاج کی مہندی کا فنکشن چل رہا ہے۔

گارڈن میں فنکشن کا انتظام کیا گیا تھا۔

وہاج وائٹ شلوار قمیض پہنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے سٹیج پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمارہ بھی وائٹ شلوار قمیض جس پر ملٹی شیڈ میں لیس اور شیشے جگمگا رہے تھے اور ساتھ ملٹی شیڈ میں شیشوں اور ستاروں سے جگمگاتا ڈوپٹہ سر پر اوڑھ رکھا تھا۔ پھولوں سے بنے زیورات پہنے، ہلکے میک اپ میں وہ وہاج کے ساتھ بیٹھی تھی۔

دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے۔

دونوں کے چہرے پر خوشی کے تاثرات تھے۔ رسم بہت اچھی چل رہی تھی کہ اچانک وہاں سناٹا چھا گیا۔

شاہزیب اپنی بیوی اور بیٹے کے ہمراہ وہاں آ پہنچا۔

مسز حسن تیزی سے اپنے بیٹے کی طرف بڑھیں۔

بہو اور بیٹے سے گلے ملیں جبکہ عبداللہ ان سے ملے بغیر ہی وہاج کی طرف بڑھ گیا۔

وہ وہاج سے لپٹ گیا، وہاج نے اسے پیار کیا اور اس کو ویلکم کیا۔

یہ آپ کی عمارہ آنٹی ہیں ان سے بھی ملو عبداللہ۔

وہاج کے کہنے پر وہ عمارہ کی طرف بڑھ گیا۔

کیوں آئے ہو تم یہاں؟

حسن صاحب غصے سے بولے۔

ڈیڈ میں آپ سب سے اور عمارہ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔ میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں۔

"پلیز مجھے معاف کر دیں آپ سب، شاہزیب سب کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔

مجھے نہی چاہیے تمہاری معافی، چلے جاو یہاں سے!

حسن صاحب نے رخ دوسری طرف موڑ لیا۔

نہی ڈیڈ پلیز ایسا مت بولیں آپ میں بہت امید سے آیا ہوں آپ کے پاس۔

عمارہ پلیز تم مجھے معاف کر دو اگر تم نے مجھے معاف کیا تو ڈیڈ بھی کر دیں گے، شاہزیب تیزی سے عمارہ کی طرف بڑھا۔

عمارہ وہاج کا بازو تھامتے ہوئے اس کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرنے لگی۔

وہاج نے عمارہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور اسے اپنے ہونے کا یقین دلایا۔

عمارہ کا فیصلہ ہے تمہارا؟

وہاج اسے بازو سے تھامتے ہوئے سامنے لے آیا۔

میں نے آپ کی خاطر اور سب گھر والوں کی خاطر ان کو معاف کیا۔

عمارہ کے جواب نے سب کو حیران کر دیا۔

مسز حسن سٹیج کی طرف بڑھیں اور عمارہ کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔

کیا میری بیٹی مجھے بھی معاف کر دے گی؟

عمارہ نے ان کے ہاتھ تھام کر آنکھوں سے لگا لیے۔۔ نہی چچی جان آپ ایسا مت بولیں۔

آپ سے جو کچھ بھی ہوا اس میں آپ کی کوئی غلطی نہی ہے۔۔۔ میری قسمت میں ہی ایسا لکھا تھا۔

"قسمت کا لکھا تو صرف خدا جانتا ہے"

مسز حسن عمارہ کے گلے لگ کر آنسو بہانے لگیں۔

عمارہ کی آنکھیں بھی نم ہو چکی تھیں۔

حسن صاحب نے عمارہ کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ دونوں مسکراتی ہوئی الگ ہوئیں۔

بھئی جب عمارہ نے تم دونوں کو معاف کر دیا ہے تو میں نے بھی معاف کیا۔

حسن صاحب کے جواب شاہزیب ان کے گلے لگ گیا۔

حسن صاحب نے اس کا کندھا سہلایا۔

لیکن وعدہ کرو کہ اب تم یہاں سے کہی نہی جاؤ گے یہی رہو گے ہمارے ساتھ۔

ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔۔ شاہزیب مسکراتے ہوئے ان سے الگ ہوا اور ولی، حمزہ اور بہنوں کی طرف بڑھا۔

www.urdunovelsmania.com

وہ چاروں بھائی سے مل کر بہت خوش لگ رہے تھے۔

حسن صاحب پوتے کے ساتھ مصروف ہو چکے تھے۔ رسمِ حنا پھر سے شروع ہو چکی تھی اور سب کے چہرے خوشی سے کھلکھلا اٹھے۔

مریم اسلام قبول کر چکی تھی تو کسی کو بھی اس سے کوئی شکایت نہی تھی اب۔ وہ بھی سب ست مل کر خوش لگ رہی تھی۔

ابھی رسمِ حنا ختم ہوئی ہی تھی کہ مہمان اپنے گھروں کو روانہ ہونے لگے۔

تب ہی اچانک راہداری سے ایک اور جوڑا بر آمد ہوا۔

سامنے سے آتے کپل کو دیکھ کر وہاج سٹیج سے اتر کر ان کی طرف بڑھا۔

حنان تم یہاں؟

وہاج کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

جی میں یہاں وہاج بھائی!

مگر میں آپ کی شادی میں تو بلکل نہی آیا اپنے دوست سے ملنے آیا ہوں۔

تمہارا دوست؟

جی میرا دوست آئیے ابھی ملاتا ہوں آپ کو اپنے دوست سے۔

حنان تیزی سے آگے بڑھا اور حمزہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا جو فون کان سے لگائے مصروف سا کھڑا تھا۔

حمزہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی حنان کو سامنے دیکھ کر۔

آ گئے تم!

وہ دونوں مسکراتے ہوئے گلے ملنے لگے۔

وہاج بھی وہاں آ گیا۔

یہ رہا میرا دوست!

حنان نے حمزہ کی طرف اشارہ کیا۔

وہاج حیرت سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

حمزہ نے بالوں میں ہاتھ پھیرا، وہاج بھائی میں بس آپ کو بتانے ہی والا تھا۔

کب؟

کب بتانے والے تھے تم مجھے؟

چلیں چھوڑیں بھائی معاف کر دیں ویسے بھی آج معافی مانگنے کا دن ہے سب معاف کر رہے ہیں ایک دوسرے کو۔

آپ بھی مجھے معاف کر دیں۔

حمزہ کی معصومیت پر وہاج مسکرا دیا۔

چلو یہ سب چھوڑو آؤ حنان بھابی کو لے آؤ میں تمہیں سب سے ملاتا ہوں۔

ضرور۔۔۔حنان کندھے اچکاتے ہوئے منال کی طرف بڑھا جبکہ وہ پہلے سے ہی سٹیج پر جا چکی تھی اور عمارہ سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

وہ تینوں بھی سٹیج کی طرف بڑھ گئے۔

جنت مسز احمد کے پاس تھی وہاج نے سب سے ان کا تعارف کروایا۔حنان سب سے ملا سوائے شاہزیب کے اور یوں ہنسی خوشی یہ رات ختم ہوئی۔

حمزہ کے کہنے پر حنان نے اسے معاف کر دیا اور شاہزیب نے خود بھی معافی مانگ لی ورنہ حنان اسے کبھی معاف نہی کرتا۔

حنان اور منال کو یہی روک لیا تھا وہاج نے۔

اگلے دن شادی کا فنکشن بہت اچھا گزرا۔

عمارہ سرخ عروسی جوڑا پہنے وہاج کے ساتھ رخصت ہو گئی۔

پلین کے زریعے وہ اپنے گھر پہنچے۔ائیر پورٹ پر سب اس جوڑے کو دیکھ رہے تھے۔

پورا گھر دلہن کی طرح سجایا گیا تھا،ولی،حمزہ،حنان اور منال یہ لوگ پہلے ہی یہاں آ چکے تھے۔

ان کا استقبال گلاب کے پھولوں سے کیا گیا۔

عمارہ کو منال اس کے کمرے تک چھوڑ آئی اور کھانا لگا دیا ٹیبل پر لگا دیا۔

سب نے ان کے کمرے میں ایک ساتھ کھانا کھایا اور سونے کے لیے چلے گئے۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

اف۔۔۔ کتنا رومانٹک ہی یہ سب کچھ میرا دل کر رہا ہے پھر سے شادی کراوں اپنی۔

حنان صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

ہاں تو کر لیں منع کس نے کیا ہے منال کڑوے تیور لیے بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔

ایک نہی میری طرف سے چار کر لیں،منال کمبل سر تک تانے لیٹ گئی۔

حنان مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا چہرے سے کمبل ہٹا کر منال کے تھوڑا قریب ہوا۔

ٹھیک ہے مگر میری ایک شرط ہے،ہر بار میری دلہن تم ہی بنو گی۔

منال مسکرا دی۔۔ نہی نہی ایک دلہن ہو گی تو بور نگ سا لگے گا آپ کو،ہر بار دلہن بھی نئی ہونی چاہیے۔

منال بھی اتنی آسانی سے معاف کرنے کے موڈ میں نہی تھی۔

مذاق کر رہا تھا منال!

حنان پریشان ہو گیا۔منال ناراض ہو چکی تھی۔

"صرف تم!

"تم ہو میری زندگی،بس تمہارا حق ہے مجھ پر اور کسی کا نہی وہ پیار سے منال کے ماتھے پر ہونٹ رکھتے ہوئے

الماری کی طرف بڑھ گیا۔

میں چینج کر کے آتا ہوں۔

منال سکون سے آنکھیں بند کیے لیٹ گئی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

وہ جانتی تھی حنان مذاق کر رہا مگر جان بوجھ کر ناراض ہوئی تا کہ حنان محبت کا اظہار کر سکے اسے اچھا لگتا ہے حنان کا اظہار کرنا،اس کی محبت میں جینا۔

دونوں کی زندگی اسی طرح خوشیوں سے بھری رہے آمین۔

وہاج کمرے میں آیا تو مسز احمد نے اسے عمارہ کے لیے گفٹ دیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہاج نے کوئی تحفہ نہی خریدا مگر ایسا نہی تھا۔وہاج نے بھی اس کے لیے کچھ خریدا تھا۔

وہ مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا اور عمارہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

عمارہ کا ہاتھ تھام کر ماں کے دیئے ہوئے کنگن اسے پہنا دیئے۔

عمارہ مسکرا کر وہاج کو دیکھنے لگی۔

وہاج بھی مسکرا دیا اور جیب سے دوسری ڈبیہ نکالی جس میں ایک خوبصورت نیکلس تھا۔

وہاج نے آگے بڑھ کر وہ نیکلس عمارہ کو پہنا دیا اور اٹھ کر الماری کی طرف بڑھا ایک فائل عمارہ کی طرف بڑھائی۔

عمارہ نے سوالیہ نظروں سے وہاج کی طرف دیکھا۔

منہ دکھائی کا تحفہ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

عمارہ نے کھول کر دیکھا تو اس میں عمرہ کے چار ٹکٹ اور ویزے تھے۔

ہم سب عمرے پر جا رہے ہیں ولیمے کے بعد اور صرف ہم نہی ماموں جان اور ممانی بھی۔

www.urdunovelsmania.com

عمارہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

شکریہ اتنے پیارے تحفے کے لیے عمارہ وہاج کے کندھے پر سر رکھے آنسو بہانے لگی۔

شکریہ میرا نہی اللہ کا ادا کرتے ہیں چلو آو دو رکعت نفل ادا کرتے ہیں شکرانے کے۔

عمارہ اٹھ کر چینج کرنے چلی گئی دونوں وضو کرنے کے بعد دو رکعت شکرانے کے نفل ادا کرنے لگے۔

نفل ادا کرنے کے بعد دونوں نے اپنے اچھے مستقبل کے لیے دعا کی۔

اس طرح ایک خوبصورت رات نے تکمیل پائی۔

عمارہ وہاج کی چاہت میں پوری طرح نکھر چکی تھی،یہ "قسمت کا لکھا تھا۔

کون کب، کہاں، کیسے کس کے نصیب میں لکھ دیا جائے یہ سب تو قسمت کا لکھا ہوتا ہے۔

ولیمے کے دو دن وہ لوگ عمرہ ادا کرنے چلے گئے۔

عمارہ کو یہ سب ایک خواب سا لگ رہا تھا،وہاج کے ساتھ گزرتا ہر پل اس کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دیتا۔

دونوں ایک دوسرے کے لیے مکمل ہو چکے تھے۔

دو سال بعد اللہ نے انہیں چاند سے بیٹے سے نوازا اور ان کی زندگی کی خوشیاں دوبالا ہو گئیں۔

عمارہ گھر کی اکلوتی اور لاڈلی بہو بن گئی۔بیٹے کی خوشی میں اس کی زندگی مزید نکھرتی گئی۔

وہاج کی محبت اس کے خدا کی رحمت ثابت ہوئی۔

اللہ پاک اسی طرح تمام شادی شدہ جوڑوں میں اپنی رحمت کا سایہ قائم رکھے آمین۔

www.urdunovelsmania.com

ختم شدہ

،***

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com